

100 years old

Wm. L. Jett

در تاج المصطفیٰ منزه عن النار وبالانوار حسان عین عرصیت



بسم الله الرحمن الرحيم

بتلاش از ظهور جلوه باناه تھا ۱

خوب دیکھا تو تیرہ اشمع ہر کاشا تھا

تیری آگنی حسن میں کیا آبر و پا کوئی

کھل گئی جب آنکھ دیکھا جلوں تیری حسن کا

اشمع و گل دونوں میں تیرا جلوہ آتا تھا ^{خط}

شمع جب روشن نہتی محفل میں میں واپس تھا

ایک ہی جلوہ میان کعبہ و تہخانہ تھا

دونوں عالم تھی صدف تو گوہر یکا تھا

کان کہہ کر جو سنا جس سی ترا افسانہ تھا

صبح کو طبل مرادل شام کو پروا تھا

اور وہاں اک حبا

اگیا موسیٰ کو عشق سمجھی کہ اب بھلی گری

اک طرف ذکر صمد تھا اک طرف شوم

کوئی مستران مین نہ سمجھا معنی قالو علی

غیر ذات حق جسمی بچھا اوسی پایا فنا

گور مین جا کر حقیقت ہم کو دنیا کی کھلی

میسماں سارا زمانہ ایک صاحب خانہ

زندگی کی رات تھوڑی تھی دراز افسانہ تھا

کمل گمنان آنکھیں تو صفدر ہم کو یہ روشن ہوا

مخمل عالم مین وہ خود شمع خود چراغ تھا

بہت مشتاق ہوں یارب مین احمد کی زیارت کا

ابھی کیا دیکھنا پھر جو عشق تم دریا کی ریت کا

کھلا بند نقاب روی احمد کیا قیامت کا

یہی آتا ہوں مین دل مین شب قیامت دلکش

ملی سخت ہم یوں سی محبی افسر سعادت کا

کوئی قطرہ ٹپکنی دو مری اشک بے ریت کا

گنہگاروں کی سنہ پر کھل گیا دروازہ

تہ و بالا نہو حبا کی کہیں عرصہ قیامت کا

میں نہیں ای شافع محشر

بغل میں جسم گنہگاروں کی محضر ہی شفاعت کا

سنگہ ڈرتی ہے

تماشا دیکھتا ہوں عالم کثرت میں تیرا

خبر پائی

چمک کر اشک موتی گنجیا تاج عیبت کا

ہوں
ن چار یاری

بہر و سحر کی دلی ہی محبت یاریں خیر کا

سر پاپہ برام

دماغ اہل معنی تازہ ہونگی دیکھ صفد

گنجیا ہی اس غزل میں عطر گلہاں محبت کا

بندہ جو خدا کا ہی وہ بندہ ہی علی کا

جو نقش قدم ہی پیدیا ہی علی کا

کیا جانی کوئی مرتبہ کیا ہی علی کا

آغاز بھی انجام بھی اچھا ہی علی کا

عالم میں نہ ہمسرے نہ ہمتا ہی علی کا

۳

ہم نام خدا کی ہیں یہ رتبہ ہی علی کا

موسیٰ کی طرح مرتبہ اعلا ہی علی کا

ہیں
ہم نام خدا دست خدا شیر خدا

کبھی میں ولادت ہوئی سجد میں شہادت

اندنی کی اپنی صفت او نکو عنایت

اسد کی بھی ہی نطنہ لطف اوسی پر	سوحبان سی جو عاشق شید ہی علی کا
	صفدر ہی عیان گرمی خورشید تیا
	پر خوف ہی کیا سہ پہ جو سایا ہی علی کا
<p>پر تو ہوں ایک مین بھی رب غفور تیرا ۴</p> <p>کعبہ کہ بت کدہ ہو دونوں مکان تیری</p> <p>یہ بھولی بھولی صوت یہ پیاری پیاری ^{طلعت}</p> <p>سب جانتی ہیں عاشق تیرا چپا نہیں ہوں</p> <p>اگے نہ خود نمائی اتنی مسداج مین تھی</p> <p>عاشق بننا کی مجھ کو دونوں جہان کھویا</p> <p>سمجھا رہا ہی کس کو مین اور ترک الفت</p> <p>بدگو ہیں غم یہ کتنی کرتی ہیں روز شکوہ</p>	<p>آنکھوں مین نور تیرا دل مین ظہور تیرا</p> <p>یہ جان بھی ظہور تیرا وہاں بھی ظہور تیرا</p> <p>پاؤں کھانسی نقشہ غلمان و حور تیرا</p> <p>ہمراہ میری چرچا ہو گا ضرور تیرا</p> <p>آئینی فی بڑھایا کبہ وغرور تیرا</p> <p>مین خوب حبان تیرا ہوں ای دل تصور تیرا</p> <p>چل بیٹھہ جا کی ناصح دیکھا شعور تیرا</p> <p>تیری حضور میرا میری حضور تیرا</p>

ہر چند وہ خفا ہی صفدر ہی عذر نام

چل تو معاف کردی شاید قصور

بیان بخودی میں تھا جلو اس کا ۵

اوی حال معلوم ہو گیا کیا

کہا تو فی پامال کیون دل کو ظلم

کلیجا کپڑ کر ابھی مٹیہ جاتی

جو زکس کو دھیا بھی یاد

بتوں کو جو دیکھوں نہ منع و غلط

اوٹھای جو یہ ناز سبیا تھاری

عبث دکو لستی ہوا جی جان تم

خوشی و نکی ہی ضرب غم کر رہا ہوں

خودی ہو گئی اپنے پردا کیا

نہ عاشق کیا نہ شید کیا

اری تھایہ ناز و ن کا پا کیا

سنا ہی نہیں تمنی نال کیا

وہ شد ماکی انہیں جب کا کیا

تھا شاہی انکا تماشا کیا

ہماری سوا حوصلہ کیا کیا

جو میرا نہیں کیا یہ ہو گیا کیا

ترپنا ہی میرا تماشا کیا

شب وصل آنا نہتسا موت تجکو بنا کھیل تو نے بگاڑا سیکا

سایہ امرنا تو بولے دھند

چلو ہو گیا قول پورا سیکا

<p>شوخ کی سائے کچھ رہی پردہ حجاب کا</p> <p>جھگڑون میں میری روز خیرا ہو گیا تمام</p> <p>اتنا عنبر و حسن پہ لازم نہیں متو</p> <p>کس کس طرح تڑپ کی بسر کی شربِ فراق</p> <p>پروا اگرزک کی کسکو ہی لاسا قیاس ترا</p> <p>ای شہسوار حسن ذرا روک لی عین</p> <p>زاہد کا دل خدا کی قسم چھپ نہ رہ سکی</p> <p>پنی لون اگر شراب تو زراہد معاف کر</p>	<p>آغاز ہے ابھی تری حسن شباب کا</p> <p>قصہ نہ طی ہوا دل خانہ شرب کا</p> <p>ہمان چندر روزہ ہی موسم شباب کا</p> <p>پوچھو نہ حال نہیں مری اضطراب کا</p> <p>جل جل کی دل میں ہو گیا عالم شباب کا</p> <p>لیلون میں چشم شوق سی بوسہ رکا</p> <p>دین اپنی ماتہ سی جو وہ ساغر شراب کا</p> <p>یہ موسم بہار یہ عالم شباب کا</p>
---	---

کیسا پھنسا دیا ہی بلاؤں میں عشق کی

صفدر براہو اس دل خانہ خراب کا

تھا شکایت کا جو اونسی حوصلہ جاتا رہا	سانا جب ہو گیا سا اگلہ جاتا رہا
فصل گل میں بیڑیاں کاٹیں عبت	تھا جو سہ کار جنوں سی سلسلہ جاتا رہا
وہی قسمت بخودی میں کہو گئی تصویریا	دل کی بہلائی کا یہ بھی شغلہ جاتا رہا
اس قدر صدمی سہی ہمیں تو نکی عشق میں	دل لگانی کا کسے سے حوصلہ جاتا رہا
جام ٹوٹی اتنی دور پرچ نیا رنگ سی	محبیب کا شکوہ قاضی کا گلہ جاتا رہا
تین ہزار چشتیں جوش جنوں تک	سہری وہ سودا وہ دلی ولولہ جاتا رہا
ساتھ یار فکا چھوڑا یا تو نے ای ایلگی	خاک اور اتنی رہ گئی ہم قافلہ جاتا رہا
دوستوں کی ہاتھ سی صدمی وٹھائی	دل سی اپنی دشمنوں کا بھی گلہ جاتا رہا

عہد پیری میں کہاں صفدر جوانی کی

وہ بہار آئندہ ہوئی وہ ولولہ جاتا رہا

وصف واعظ سی تو ہم سنتی ہیں حسن جو کا	۸	کون جانی ہوٹ ہی یا سچ ہی شہرہ دو کا
دیکھ کر تیری سراپا کو یہی سبکا قہقہل		آدمی کا فتد پری کا ناز چہرہ حور کا
پردہ اولٹا رخی اوسنی دیکھی ہوتا ہی کیا		سامنا ہی شل موسے آج برق طوکا
نالہ وزاری و بیتابی و نہ یاد و فغان		رات دن سی شغل ای ست تیری نچو کا
ہر فرشتی کی زبان پر لالہ مان کی ہی کیا		میری نالی فی کیا شاید ارادہ دور کا
نالہ کرتا قبر سی اوٹھا جو تیرا نالہ کش		پہونختا محشر میں اسرافیل ہو لی صورت کا
ہو سکا ہم گز نہ در عشق کا جہدم علاج		رنگہنی منہ دیکھ کر عیسے تری رنجو کا
گوشتہ گیسر و پوچھتی ہو حال مجھ پر کیا		دور سی آیا ہوں رکھتا ہوں ارادہ دور کا

مہر نہ و شون کا کہی جعفر نہیں شتاہی نا

ذکر اہلک ہی زبان دار پر منصور کا

جو وہ اُسی بزم میں رات کو تو عجیب بزم کا حال تھا

کوئی مست تھا کوئی خسیہ کہیں وہ تھا کہیں حال تھا

جو نہ دغِ حسنِ نظر پُر مین ازل سی اوس پہ فدا ہوا

مری مرغِ دل کا تھا آشیان نہ طور پر جو حال تھا

سو غنچہ کا بیکو بھیت کہ مین اوس دہن کا تھا مبتلا

رگِ گل سے مجھ کو عنہ ضلّ تھی محیا کہ کسی کس کا خیال تھا

رہی جب تک کہ زمانہ مین ہو بس وصالِ بیتان ہی

نہ ہو اسی حشمت و جاہ تھی نہ خیالِ دولت و مال تھا

وہ عجیب مری کا زمانہ تھا کہ جنون سی طبع تھی آشنا

نہ کیسی تھی مجھی کچھ خبر نہ کیسی وہ خیال تھا

پسندان فی اُگی غضب کیا کہ فسر وہ پہولون کو کر دیا

کوئی سبز تھا کوئی زرد تھا کوئی نیلگون کوئی لال تھا	
	یہی چند روز جہان میں ہم چلی نامہ ادا سو عدم
یہی زندگی سی حصول تھا یہی اس جہان کا مال تھا	
	کبھی عیش وصال تھا اور ہم نہیں اب نصیب سوئی
یہی سوچ دل میں ہی دسبدم کہ وہ خواب تھا کہ خیال تھا	
	کروں صفدر اور تلاش کیا نہیں مجھ کو حیران ہوا
جو حقدانی مجھ کو عطا کیا یہ مری موافق حال تھا	
<p>دل صد چاک شانہ بگیا زلفِ پشیمان کا</p> <p>خنا کا غسل کا یا قوت کا خون شہیدان کا</p> <p>سبق مرغِ چمن ہوئی درقِ اولٹا گلستان کا</p> <p>اگر اس جلی سے شاید ہشنا ہو دستِ جان کا</p>	<p>۱۰ تصور روز و شب خاطر میں ہی گسوی جہان کا</p> <p>تمہارے ہی لہجے اور ایاز نک ہنس کر</p> <p>۲۰ ہوا سب ہو گئی عاشق جو سبزہ چہری پر آیا</p> <p>لکھون برگِ حنا پر مارے کلکِ شاخِ مرغان سے</p>

تصور آگیا قاتل کا جب شوق شہادت میں	رگین گردن کی دم بھرنی لگین شمشیر بربک کا
بڑی قسمت ہی عالم میں قاتیل دست نگین کی	دعا میں مغفرت کرتا ہی اتناک پنجہ مرجان کا
مری جانب سی ای پیک صبا صیاد سی کھنا	کھن بل کو دینا چاہی گلچین کی دامان کا
اوڑی پرزی گریبان کی تو مہنس ہنسک خون ^{بولا}	وہ شیرازہ کملا مجموعہ حال پریشان کا

نہ فرصت وصل کی دی رات بھرا دس سوخ^{صفہ}

کیا جیلہ ستر تک پان کامی کا افسان کا

ہوا ہی عشق جب سی ابرو و ترکان لبہ کا	۱۱	گلا مشتاق ہی آب دم شمشیر و خنجر کا
مرا سکتا گھیا تو کٹ گیا کچھ غم نہیں کا		بہت اچھا ہوا او ترا تھا ضابطہ خنجر کا
مری زنجیر فی زندان میں اب غل چھایا		کہ پر پارات دن بہتا ہی اک ہنگامہ محشر کا
فرہی حق پرستی کا ہمیں تو بت پرستی میں		صدائے فوس کی نعرہ ہی بیان اکسہ کا
زہی طالع ہوئی معراج کیسی خواب میں بھکو		بخان کو دیکھ آئی ٹپک نقشہ ہی تری کا

<p>وہ بسمل ہوں کہ وقت بچ خون گرم سی کی نگاہ واپس سی دیکھ لوں حسرت نہ رہ جا اندھیر کیوں نہ چسای کیوں تہ و بالا ہو</p>	<p>پُرین تلوار میں چسالی تو منہ آجانی خچر کا نہ گھبراؤ بھڑ جا فقط وقفہ ہی م بھر کا ورق ہنچا ہی محشر میں ی عصیان کی</p>
	<p>بلا کر دان اگر ہوں حسانہ دل کا تو زیبا اسی گھسری تیا ملتا ہی صعدا کی</p>
<p>۱۲ یہ گلچین ہی شفیق اپنا نہ موس باغبان پنا بیان کیا تصویری ہی ہی قصہ نہان پنا میں کیا کام تھا اس گلشن ویران میں آئینے و گھسرتی تہناتی ہی غم غمستی پتی پتی تلاش اک رشک یوسف کی رہی ایسی دل سون شب و صلت ہوئی آخر عدم کو ہم بھی چلی</p>	<p>یہ دونوں ہو گئی دشمن ٹھکانا ہی کھان پنا زبان کا ذکر کیا دل بھی نہیں ہی راز دان پنا چھڑایا آب و دانہ فی قیدی اشیان پنا عجب عالم ہی منہ قہقہہ زبان اونکا تھان پنا پھر انزل منبزل کاروان درکاران پنا کھو شمع سحر آگ کی بڑی لیکر شان پنا</p>

ریاضِ دهر میں ہی ختم مجہر خانہ بردوئے

کہ اپنی مشیت پر کو حبا نسا ہوں آشیانِ پنا

پس آئینہ ہم طوطی ہیں سستی ہیں کشتی

زبان او کی زبان اپنے دہن افکارِ بان

شکر ریزی نہایت ہی سخن میں اپنی امی ^{صفا}

بجا ہی گر لقب ہو طوطی شیریں بان

۱۳ رسوا اگر حبان میں ہو چکر سیکو کیا

زلفونکو او کی سینی ہو چکر سیکو کیا

اجباب منہ کرتی ہیں کجین محبو عشقی

سجن کیا بتوں کو تو ناصح ہی کھوین خا

اوس سو فاکو کچہ تو سمجھ کر دیا ہی دل

اپنی خوشی سے ہمتو چلی راہِ عشق

ہندو سی کچہ غرض نہ سلمان سی کچہ غرض

اچھا سہی میں سب سی بُرا چکر سیکو کیا

خود ہو گیا اسیر بلا چکر سیکو کیا

رسوا ہو احسراب ہو چکر سیکو کیا

مجرم ہو امین پیش خدا چکر سیکو کیا

اچھا کیا کہ بہمنے بُرا چکر سیکو کیا

دل حناک میں ملا تو ملا چکر سیکو کیا

سب سی حبا ہی دین مرا چکر سیکو کیا

کرتابون وصف حسن تو کنتی بین بیک	جو بن ہی ہمپہ نام خدا پھر سیکو کیا
	<p>جو ہی جهان میں اس کی ہیں اعمال اس کی تیا</p> <p>صفت رُبراستے خواہ بہلا کچھ سیکو کیا</p>
<p>خوشا وہ روز کہ دل عشق میں آنتیا</p> <p>قیامت آئی تو فتون کا کچھ حساب تیا</p> <p>میں کیا کہوں جو مزہ اس کی گالیوں دیا</p> <p>عجب دماغ میں بونہی عجب مزاج نگار</p> <p>چپا یا آپ فی ہمپہ نقاب میں با حق</p> <p>میں بس کی مفت میں منت پذیر گویں ہوتا</p> <p>خوشا وہ دن کہ حیا سی ہی تھی جیا</p> <p>گھنی گھنی جو قیامت کی دن گناہ می</p>	<p>۱۳ یہ درد و غم یہ مصیبت یہ خطر انتیا</p> <p>تمہاری چال کا سیکن کوئی جواب تیا</p> <p>کرم تھا لطف تھا احسان تھا عتاب تیا</p> <p>وہ دن بہار کی تھی عالم شہا تیا</p> <p>فروغ عارض پر نور کیا اجا تیا</p> <p>جباب خضر کچھ آپ بقا شرب تیا</p> <p>حجاب سی ہی تیرا حسن بی جا تیا</p> <p>فقط یہ ہمپہ کی باتیں تھیں کچھ حساب تیا</p>

ہم اوٹھی صورت کی آواز سنکی کیونچہ صفہ

یہ تھلکہ تو سنا اور اضطراب انتہا

ستم کا نام شاعلم کا نشان نہ رہا	۱۵	ہماری بعد او نہیں لطف امتحان نہ رہا
خزان کی آتی ہی وہ رنگ بستان نہ رہا		وہ ہمہ صغیر وہ گلشن وہ آشیان نہ رہا
چمن میں دشت میں ندان میں کو جان نہ رہا		شریک حال مرا غم کھان کھان نہ رہا
وہی ہیں جوش و ہی و لولی جوانی کی		دل آج تک ہی جوان گو کہ میں جوان نہ رہا
فنائی لیلی و بنون کا گہیا باقی		وہ دشتِ نخبہ وہ تاقہ وہ ساربان نہ رہا
یہ سجیاب اوٹھای فراق میں صد		فنائی شبِ غم قابلِ بیان نہ رہا
لیا جو ایک دل اوسنی تو دو دیوی کے		ہزار شکر یہ سودا بہت گران نہ رہا
یہ ہمیں سنگِ دریا سی حسین رگزی		کہ نام کو خطاقتِ دیر کا نشان نہ رہا

بہنو کی بھیری بھیک کر عین صفہ

ذرا ہی حوصلہ نہ مالہ و فغان نہ

جب کسی حباباوس گل رعنائی اوٹھیا

گلشن میں تری نگر س محنت کی انگی

اوٹھانہ فرشتوں سی بھی جو بار محبت

دل تہا یہ ہمارا کہ علی عشق میں بسوں

بچتا نظر آتا نہیں ہمیں بیا محبت

دم بھر ہی ٹھہرنی ندیا باد فتنی

کب باد یہ گردی سے ہی بہتر کوئی

جب سیب زخندان کا دیا یارنی

۱۷

کیا لطف تماشا دل شیدا فی اوٹھیا

نخلت سی نہ سر نگر س شہلا فی اوٹھیا

وہ بوجہ تری عاشق شیدا فی اوٹھیا

کیا داغ تھا جو لالہ صحرانی اوٹھیا

مجبور ہوئی مہمانہ سپہانی اوٹھیا

سر لاکھ حباب لب و یانی اوٹھیا

کانٹوں کا مڑہ آبلہ پانی اوٹھیا

کیا ذلت اپنی دل شیدا فی اوٹھیا

شاعر تھا میں ایک کہ پس مرگ بھی صفا

تا بوت مرا ہیر فی سودانی اوٹھیا

رونق فندای باغ جو وہ گلبدن ہوا

۱۷

کسکی شمیم زلف شگمادی سیمنی

کوچی بین اوسکی خون شہیدان نازکا

رہتا ہی دل بو شانی کی مانت چاک چاک

پھر فصل گل بین دست درازی بن کی

پوکی تم انجمن سی اوٹھانا تھا مجھی

شب بھر شب وصال رہی منہ ^{زبان} مین ^{وہ}

لکھا صباحت رخ محبوب کا جو ^{صف}

بیل تو کیا نصال چمن کا چمن ہوا

مغرب اپنا نافرمانہ مشک ختن ہوا

جس سنگ پر گرا وہ عقیق مین ہوا

شاید اسیر زلف شکن شکن ہوا

پھر کل کھٹیر چاک مرا پیر مین ہوا

بدنام کہے کون سدا انجمن ہوا

میرا دھن سنہ یار کا گویا دھن ہوا

خارے سارا شاخ گل یا مین ہوا

صفدر کی دل سے اسکو نکلنا تھا ^{کبھی}

نازعہ نکل کے عنبر مین الوطن ہوا

۱۸

کبھی چہرہ ہمیں چپ الیا کبھی پردہ اوسنی اوٹھا دیا

کبھی ن کو رات بنا دیا کبھی شب کو روز دکھا دیا

کبھی بیڑیوں سی جنوں میں ہم ہوئی خوفناک نہ طوق

سراٹھکا جھکا دیا قدم شبات بڑھا دیا

نہ تو صبر ہی نہ تیرا ہی شب دروزنما تزار ہے

دل سہیتہ ار کو عشق نے یہ کہاں کا روگ لگایا

کہیں کیا جنوں میں جو حال ہے کسی پرہیز گار کا

جو کسینی لاکھی نہا دیا وہیں پرزی پرزی اوڑا دیا

عبث کو آپ کو یہ خیال ہی کہ نظیر اب تو محال ہی

کہیں اور بھی یہ حال ہی تمہیں آئے نہ تو دکھا دیا

تری کوچی میں جو گذارتھا فقط ایک دم کا تیرا تھا

پرکاش یہ تن زار تھا کہ ہوا نے آگے اوڑا دیا

جو دیا خدائی کسی کو دی جو گداہن آدمی دعا یمن لے

ترمی کام آئی گا ای غنہ ہی ایک روز لیا دیا

مجھی غیر رنج خوشی کہسان کہ فلک ہو اہی عد و جان

کبھی ہوں کہ جو ہنسا دیا تو ہنسی کے ساتھ رولا دیا

ہو صدف را بتو وہ ہر بان کہ مٹنی جو شعر کہا کہ ہاں

یہ زبان ہے سحر فسون بیان تری شاعری تھی مزا دیا

کسی سی کہ نہیں سکتی معاملہ دل کا ۱۹ ایکلی بیٹھی کیا کرتے ہیں گلہ دل کا

گلی لگاتی ہیں اسکو نہ قتل کرتی ہیں کسی طرح نہیں ہوتا سی فیصلہ دل کا

خدا کری وہ دم نزع دیکھنے آجائیں کہ مرقی مرقی نکلجای حوصلہ دل کا

کمال مجاہد پریشانیوں کا احسان ملا دیا تری گیسو سے سلسلہ دل کا

یہ کیا اداری لگاتی ہو تیغ رُک رُک کر بڑھاتی حباتی ہو تم آپ ہی گلہ دل کا

<p>وہ زلف لینی کو آتی ہی ہوش و صبر تیرا بجای اشک جو آنکھوں سے خون آتا ہے کوئی حسین نظر آیا ہم اوس پہ لوٹ گئی</p>	<p>اندھیری رات میں لٹتا ہی قافلہ دکھا کوئی تو پہوٹ گیا آج آبلہ دل کا یہاں تو جان کا گھونا ہی مشغلہ دل کا</p>
<p>اگلی میں طوق نہ پاؤں میں بیڑیاں صفد ایک بار کی ہمراہ ولولہ دل کا</p>	
<p>۲۰ وصل کا آج ادس پری سی ہو کی سامان گھیا اوٹھتی اوٹھتی ناز کی سی دست چابان گھیا ایک میری قتل فی دو بوجہ کئی روٹ درد و غم رنج و الم سی کب ہا خالی دل اور تو سب حسرتیں نکھین تہ شیشہ نہا ادھی رہتا نہیں دنیا میں رہتا ہی نشا</p>	<p>شرم تیرا ہو ہر اد و نون کو ارمان گھیا جکو حسرت رگینی قاتل کو ارمان گھیا تیری سر پر خون میری سر پر احسان گھیا چار دن کوئی نہ کوئی آہمین مہمان گھیا پر تر پنی لوٹنی کا دل میں ارمان گھیا ذکر جسم باقی رہا نام سلیمان گھیا</p>

ہم ہی صفہ قفس میں ہو چکی فصل بہا

حسرت گل رنگی شوق گلستان بگیا

۲۱ ابھی گونگھٹ میں چہرہ ہی عروس جوانی کا

کہ وقفہ چند روزہ ہی بہا زنگانی کا

وہ صوت ہی لڑکپن کی نقشہ ہی جوانی کا

پلا ساقی کوئی ساغر شراب ارغوانی کا

دم رخت جو میں طالب ہوا اونسٹانی کا

یہ فصل گل یہ جوش عشق یہ عالم جوانی کا

وہ جو بن پر جو آئین لطف اوٹھی زندگانی کا

دکھادی دُورای ساقی شراب ارغوانی کا

ہلال و بدر و نون ہیں تری تصویر کی جانی کا

بھار آئی ہی گل پیو لی ہیں سبرہ لہلہا

کھاد داغ جبرانی عاشقوں کی لپکا

کرون میں ترک میخواری ذرا دوا عطا خدائی

نہ جاسکتا ہوں میں صغیر نہ استغنا ہی وہ

نراکت کا ہی اوستکو غدر مجبوتاوانی کا

۲۲ بڑے پیچ یہ دل اوٹھاتا ہریگا

وہ گیسو جو محب کو دکھاتا رہیگا

جو ہنسکر وہ تائل رولا تا رہیگا
 صاحب بناو تو تم سیر دیل کو
 عدم کو چیلین دیر ہوتی ہی ہسکو
 ملا ہی جو عتیاب دل مجھ کو خوش
 اگر ہنسکی بولیگا تو مجھ کداسے

مرا ز جسم رو کر ہفتا تا رہیگا
 زمانہ کی قصے سننا تا رہیگا
 جسی ہوگا آنا وہ آتا رہیگا
 کھد میں یہ ہر دم جگتا رہیگا
 ترابول بالا بھی داتا رہیگا

اگر رہ گیا بزم بسان میں چندی
 بڑی رنگ صفدر جاتا رہیگا

ان آنکھوں فی دنیا میں کیا کیا بچیا
 نہ پرواہی اوسکی نہ غافل ہیں اوس
 ٹپتی رہے در پہ بسمل تمہاری
 دم سیر کس راستی سی وہ گدڑی

۶۳ کسی من مگر اوسکا جلو اندکھیا
 جو دیکھا تو دیکھا اندیکھا اندیکھا
 کبھی تنہے اگر تماشا اندیکھا
 جہان فتنہ حشر بر پا اندیکھا

ہوئی ایسی یارون کو دنیا سی نصرت
کسینی چہرہ اگر دو بار اندکھا

بہت تیز رفت دمون کو مہنے پکارا
کسینی بھی چہرہ کر نہ کھاند کھا

وہ بی مثل سے سب حسینوں میں **صفہ**

بہت دیکھی محبوب ایسا نہ کھا

عدم میں ساتھ نہ ہستی سی جسم زار آیا **۲۴**
لباس عاریتی میں وہیں اوتا آیا

حرم میں دیر میں مسحور میں میکی میں **صنم**
کہان کہان نہ تجھی جاکی میں پکار آیا

ہماری دلکی تڑپ بعد مرگ بھی نگئی
زمین میں گڑکی کھجنت کو متہا آیا

برنگ آئینہ دیکھی کبھی نہ شکل ملال
میں اور صاف ہوا دل میں غیب آیا

ہو اسی آئی ہی وہ زلف روی نگین پر
چمن میں جو م کے یا ابرو بجا آیا

پس فنا یہ اثر جذب دل فی کھلا
جگر کو تہامی بحر پر وہ بیتہا آیا

چہاؤن راز محبت میں کس **صفہ**

کہ جاکی نالہ مرا عرش تک پہنچا رہا

۲۵	اسی حال ہو گیا ہی دل بہتہ دار کا مشہور ہی جو روز قیامت ان میں پتی خزان میں پتی ہیں جو نہال کی دشمن سے دل مرا نہ کڈ رہا کبھی اس سال دیکھتا مری شت کی لولی راہ اونکی تختی تختی یہ مدت گذر گئی	آزار ہو سیکو الہی نہ پیار کا پہلا پھر ہی میری شب انتظار کا زیور او تر رہا ہی عروس بہار کا اس آئنی فی سُنہ نہیں دیکھا غبار کا آیا ہے دہوم دہام سی موسم بہار کا انگوٹوں کو وصل نہ رہا انتظاں کا
----	--	--

گستاخیوں سی پار کو آزر دہ کر دیا

صفدر برا ہو میری دل بہتہ دار کا

۲۶۰	تری غم میں بد لایہ نقشا ہما تہ تیغ دو کچہ تر پنے کی مہلت	کہ کوئی نہیں اب شناسا ہمارا اگر دیکھتا ہو تماشائے ہمارا
-----	---	--

بہلا دیکھیں کس طرح رہتی ہی بخش	ذرا سنا تو ہوا اونکا ہمارا
بڑی بات یہی کہ قاصد کسی فی	لکھا ہی ہمیں خط میں شیدا ہمارا
گوارا نہیں ہے جنہیں بات کرنا	سنیں گی وہ کاہیکو قصا ہمارا
گئی گھر کو سب دفن کر کی حدیں	دیا ساتھ یاروں فی اچھا ہمارا
۲۷	رہی تو بچ الفت جو زلفِ سیہ کی
	نہ جای گا صف در یہ سودا ہمارا
انگ پر آ کی محو زینت کبھی جو وہ گلزار ہوگا	
پسین گی منہ دی پل گلوں کی چمن میں بے جا ہوگا	
دم فنا ہی ہی جو دل کو تصور زلفِ یار ہوگا	
ہو اسی پھر کو بکو پریشان یقین ہی میرا غبار ہوگا	
نہ مال و دولت نہ جاہ و حشمت نہ دویں نہ ہمار ہوگا	

نقطہ ہی یہ چاروں کی ہستی ہم اور کچھ مزار ہوگا

فراق گذرا وصال آیا کہو کہ اب حشر میں ہوں رخصت

کہ ایک پہلو میں ہوگا ساتی تو ایک پہلو میں بار ہوگا

نہ کہنچو تلو اور کیا ہی حاجت ہمارا دل ہی شہید ہوگا

یہ آپ ہو جای گا تصدق یہ آپ تمہرے نشان ہوگا

چہا چہر اگر کبھی جو پی لی تو اس کی فانی تھامے

نہ سیکدی میں جگہ ملے گی نہ میکشون میں شمار ہوگا

یہی ہیں چالین اگر تمہاری تو دیکھنا مرثین کی ہم

جہان پر گیکام قدم تمہارا وہیں ہمارا مزار ہوگا

بہلا ہوا یہ کہ مٹ گیا میں برنگ نقشب قدم جسے

نہ اب اوٹھی گا مرا جہان نہ دوش بایران پائے ہوگا

یہ رات بھر کی ہیں ساری جیسا ہی صبح پھر تو صفحہ

نہ شیشہ ہوگا نہ جام ہوگا نہ شمع ہوگی نہ یار ہوگا

تو ایدل عبت مبتلا ہی کیا	۲۸	سمجھ تو کوئی بھی ہوا ہے کیا
ذرا بزم سے اوٹھہ کی خلوت میں سنلو		خدا جباتی کیا دعا ہی کیا
پونج جلد جام و سبویلی ساقی		گمنا آئی ہے دل بڑا ہی کیا
ویا دل تو نے مجھے کیا اپنا نقصان		اجاں کہو اس میں کیا ہی کیا
غنیمت ہی جو دم ہی ٹھہر و نجاؤ		کہ دور و زمین فیصلہ ہی کیا
فقط چار دن کی ہے یہ جاہ و حشمت		زمانہ کہاں آشنا ہی کیا

وہ مسی لبون پر جمباتی ہیں صفحہ

اگر آج نقشہ جمباتی کیا

وہ مزہ ملا ترپ میں اگر خستیاں ہو	۲۹	تو تمام عمر دل کو نہ کہی و تہا رہو
----------------------------------	----	------------------------------------

مجھ یاس سلیسی ہی کہ یہ بتا ہن سخت ترین

تری وصل میں تو حیات تری ہجر میں جیات

جو ہیں اس نخل میں جو رہیں ہیں وہ نخل غلین

تمہیں بھنتی زلیخا تو عنبر مصر کیا

شب بھر کو گھٹا نا شب وصل کو بڑھاتا

جو خدا سی بھی یہ ملتی ہیں اسید وار ہوتا

مجھ مرگ و زندگی میں اگر اختیار ہوتا

تری در پہ گرنہ گرتی یہ کھسان و قار ہوتا

نہ وہ ذوق شوق ہوتا نہ وہ چاہ پیا ہوتا

جو فلک کی گر دشون میں مجھ اختیار ہوتا

جو مٹا تھا دل تو دیتا وہ جگر کو داغ

کہ مسافر عدم کا یہی یادگار ہوتا

۳۰ گزر گئیں مری سر پر قیامتیں کیا کیا

اوٹھائیں ہمیں شب وصل لذتیں کیا کیا

۰ کہ باغبان سی ہیں کہنی حکایتیں کیا کیا

اگر چہ دل میں بہری تہیں شکایتیں کیا کیا

فراق پار میں جلیں مصیبتیں کیا کیا

لب او کی لب پہ ہا سینہ او کی سینی پر

تفس سی چوٹ کی جاؤں کہیں گلتا کو

حضور پار کوئی بات ہمسی ہونہ کی

<p>محیط عشق میں گنجین شقتیں کیا کیا جو لوگ رکھتی تھی ہمسی محبتیں کیا کیا</p>	<p>اوہ پلٹی دُوبتی سنتے تمام عمر کٹی سجد پہ فاتحہ خوانی کو بھی نہ آئی کبھی</p>
<p>جو دیکھی گور میں تنہائی مکانِ صفد تو یاد آگئیں یاروں کی صحبتیں کیا کیا</p>	
<p>عالم میں مگر عشق کا افسانہ رہی گا یہ شمع رہی گی نہ یہ پروانہ رہی گا بنو تو تقسیم درِ سینا نہ رہی گا قابو میں نہ اپنا دل دیوانہ رہی گا صد چاک دل اپنا صفت شانہ رہی گا شہرہ ترا اسی ہمتِ مردانہ رہی گا</p>	<p>۳۱ ہم ہونگی نہ حسن رخ جانانہ رہی گا شب بھر فقط آرائشِ محفل ہی سحر کو مسجد کی طرف جاتی ہیں توجہ جانیں نہا رستی میں اگر کوئی پریر و ظنہ آیا جتیک کہ نہ ہاتھ آئی گی وہ لعلِ مہربان سرِ خنجر قاتل سی جو کٹ جائی کٹ جائی</p>
	<p>دور و زقطہ دور می عیش ہی صفد</p>

	یہ شیشہ رہی گانہ یہ مہیا نہ رہی گا	
<p>مٹی ہو و کمو یہ طالم ٹسای گا پھر کیا</p> <p>یہ جا کی عرش کا پایہ ہلائی گا پھر کیا</p> <p>وہ پھول آکی حد پر چڑھائی گا پھر کیا</p> <p>ترپ کی سیر یہ تھکود کھائی گا پھر کیا</p> <p>گلی سی ماری کی قاصد نہ آئی گا پھر کیا</p> <p>بگاڑ کر مرا چہرہ بنای گا پھر کیا</p>	۳۲	<p>پس فنا ہمیں گے دون ستای گا پھر کیا</p> <p>ضعیف نالہ دل و کسا بلا نہیں سکتا</p> <p>شریک جو نہوا ایک دم کو پہون</p> <p>خدا کو مانو نہ بسمل کو اپنی فرج کرو</p> <p>کما سنا جو یہ لوگوں سی بخشوا کی چلا</p> <p>کو مصورت دیر سی کہ خیر تو ہی</p>
	<p>ہلال بدر ہی ہوتا ہی ایک شب صفد</p> <p>گٹا کی محکونہ گردون ٹپہ ہائی پھر کیا</p>	
<p>یہ بام فلک زیر دیوار تھا</p> <p>بڑی چین چین یہ دل زار تھا</p>	۳۳	<p>مین جیت تک مقتیم دریا رتھا</p> <p>کسی سے نہ جتیک سر و کار تھا</p>

جوان نہ جیست سی دیکھو منھے	کبھی مین ہی آئینہ رخا تھا
وہ کا ندھا جیسی کو دین کینا	کہ مین بھی کبھی ناز بردار تھا
گرہٹا سی ہی زلف پر چھ کی	جو آزاد تھا وہ گرفتار تھا
کیا او کی رحمت فی عصیانسی پاک	گھنگار تھا مین گھنگار تھا

کبھی ہمنی صفدر کی دیکھی تھی ننگ

جوان سیکڑون مین نمودار تھا

خال عارض کسی پیار نہوا	۳۳	کسی آنکھون کا وہ تار نہوا
ہو گیا دل بھی او نہیں کی جانا		یہ بھی کھینچت ہمارا نہوا
وصل کا ذکر تو کیا قاتل کو		قتل کرنا بھی گوارا نہوا
یار آیا نہ اجل منہ وقت		ایک مطلب بھی ہمارا نہوا
ہاں وہ حنا لہ رخ ماہین		میری قسمت کا ستارا نہوا

نیچ دشمن بھی گوارا نہوا	غیر کا دل نہ کھرایا نہ منے	
	<p>ہو رہے تم تو اوسیکلی صفہ</p> <p>وہ نہونا تھا تمہارا نہوا</p>	
<p>یا شرم سی لیتا نہیں اب نام ہمارا</p> <p>کچھ کرن کی گردشیں ایام ہمارا</p> <p>اس می سی نہ لبیر ہوا جام ہمارا</p> <p>سید نہ بد نام کرو نام ہمارا</p> <p>یہ کام تمہارا ہی تو وہ کام ہمارا</p> <p>دزدین نگہ لی گئی آرام ہمارا</p>	۳۵	<p>یا بھول گیا وہ بت خود کام ہمارا</p> <p>ہم بھینٹی الی تھی کسی ایسی کئی کھین</p> <p>جی بھر کی ندیمین کبھی آنکھیں تیر ساقی</p> <p>قاتل جو کھامیسی تو شرما کی بولی</p> <p>ہم بوسی لی جانتیگی تم دارگا</p> <p>اب چین نہیں سینی مین دلو کسی پہلو</p>
	<p>نواب بھبا دروہ ہمیں کہتی ہیں صفہ</p> <p>پورا نہیں لیتی ہیں کبھی نام ہمارا</p>	

ہوی دام و قفس میں اسیر جو ہم تو ذرا ہمیں لطف چہنچہا

کرین کس سی بیان کشاکش غم کہ سفر میں خیال وطن ما

ترا چہرہ ہی گل تر غنچہ دہن ترا سینہ سمن ترا سیب فن

تر شمع گل پہ جب سی پڑی سے نظر ہمیں فتنی بہار چمن نوحہا

نہ وہ دانت گہرہ عتیق وہ لب نہ وہ آئینہ رخ نہ وہ

وہ عدن نرہا وہ یمن نرہا وہ حلب نرہا وہ حقن نرہا

خبر انہی نہیں ہی حضور کو کچھ گئی چاہنی والی عیان ہوا

کوئی بستہ زلف دو تانہا کوئی قیدی چاہ و فتنہا

تھی جوان تو بدن میں تھی تاب تو ان جوشایا گیا بھٹکا

وہ زبان نرہی وہ بیان نرہا وہ دہن نرہا وہ سخن نرہا

نہ شراب میں ہی کوئی ذائقہ اب نہ کباب میں ہی کوئی تہہ

وہ صفا نہ ہی وہ ہوا نہ ہی وہ مر نہ رہا وہ چمن نہ رہا

جو زبان سی دعویٰ عشق کیا رہی صفہ اب اسکا خیال ذرا

کوئی یہ نہ کہی کہ یہ مر نہ مٹا اسی پاس دل کا ظم نہ رہا

جلوہ گر آئینی میں پر تو ترا کیونکر ہوا ۳۷ تو تو یکتا تھا یہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا

آپ ہی بسمل کیا تیغ نگاہ ناز سے آپ ہی کہتا ہی وہ کیا ہوا کیونکر ہوا

ہمنی قاتل سی نہ پوچھا یہ بھی شوق میں لائق تعزیر بندہ بیخدا کیونکر ہوا

بھاگتا تھا اپنی ساتی سی میں دھمکا تھا ادنیٰ زلفون میں گرفتار بلا کیونکر ہوا

اتھک آئینہ او کی نرم میں پہنچا نہیں ہی تعجب خود بخود وہ خود نما کیونکر ہوا

جب کشیدہ تیغ ہی خنجر ہی منہ مٹوئی پھر سر گردن کا قاتل فیصلہ کیونکر ہوا

کیسی می نہ قمتین او کی چو دین لذتیں

کوئی کیا جانی کہ صفہ رہا سا کیونکر ہوا

بٹیکہ کر میں نہ دریا پر اصلا اوٹھا	۳۸	مان جو اوٹھا تو پس مرگ جنا اوٹھا
اوٹکا اوٹھنا تھا کہ بیتاب دل میرا		حشر برپا ہوا اور یہ فتنہ اوٹھا
کبھی رخ کی کبھی بوسی لب زبان کی لہی		کیا کمون میں کہ مرہ وصل میں کیا گیا اوٹھا
نہو کہہ مرض عشق کا جب اس سے علاج		تنگ اگر مری بالین سے مسیحا اوٹھا
تیری وحشی فی ندی قیس کو تعلیم خون		جب تلمک کان پکڑ کر نہ وہ ٹھہرا اوٹھا
اتنی ہی گلشن ہستی سے چلی مثل نسیم		ایک دم کی لہی کیا لطف تماشا اوٹھا

سنتی ہیں کوچ زمانی سے کیا صفد

ماتوان تھانہ تری جب کلا صد اوٹھا

وارد بزم کسی شب جو دقاتل ہوتا	۳۹	اک نگہ میں کوئی زخمی کوئی سہل ہوتا
او کی رسوائی فی کیا کیا نہ کیا مجھ کو		عرصہ حشر میں بین یا مرا قاتل ہوتا
خار پا مال ہوئی اسکی خلش ہی دلوں		کاش میں دشت میں پائیدار ہوتا

<p>بدلی پیکان کی جو ناک میں مرد دل ہوتا ساتھ مجنوں کی اگر میں پس محل ہوتا روح کو تن سے نکلتا تو نہ ٹھیکل ہوتا</p>	<p>زخمی ہونا تھا کمان رسم ستم اڑھاتی پردہ سو بارتماش کو اڑھاتی لیلی بھڑپن آتی اہل وصل میں آنا تھا اسے</p>
<p>کو چہ یار میں ملتی جو جگہ ای صفہ میں گدا بھی کسی سلطان کی مقابلی ہوتا</p>	<p>کیا جانیں وان سی لای قاصد کیا کیا نام حسد اب اونکا جو بن ادب ہا پر</p>
<p>تر پار ہا ہی ہم کو یہاں اضطراب کیا کیا جلوہ دکھا رہا ہی حسن شباب کیا کیا الفت میں تیری ہمنی پای خطاب کیا کیا اپنی سوال کیا کیا اونکی جواب کیا کیا لوٹی مری پلا کر اونکو شراب کیا کیا ہمراہ لیکیا ہی عہد شباب کیا کیا</p>	<p>جنگرا چکا نہ اکدن یو ہیں رہی ہمیشہ انغوش میں بھی کہنیا بوسی بھی ہمنی پا وہ حوصلی وہ ہمت وہ ولولی وہ طاقت</p>

کیا اعتبار دولت ہی اس جان میں صفد

مٹی میں ملگتی ہیں عالی جناب کیا

وابستہ محبت رسوا ہوا تو پھر کیا

ہنگامہ قیامت برپا ہوا تو پھر کیا

میں اور ہی کسی کا شید ہوا تو پھر کیا

عالم میں راز الفت افشا ہوا تو پھر کیا

گردون سی پارہیں انا لہوا تو پھر کیا

اس حسن عارضی کا شہرا ہوا تو پھر کیا

۴۱ دکھلاؤ زلف مجھ کو سووا ہوا تو پھر کیا

ناز و اداسی چلی لیکن ذرا بیکر

جور و جفا کمان تک مہر و وفا ہی غم

ایں آل ترپ نہ اتنا لازم ہی ضبط و ناک

کانون تک اوسکی پہنچی ایسا کمان

ایام نو جوانی مہمان ہی چند روز

یہ بیوفا ہی صفدر کیا اعتبار دل کا

میرا ہوا تو پھر کیا اذکا ہوا تو پھر کیا

خوب آتی ہی تمہیں فتنی جگانی کی

۴۲

قصری آفت ہی آنکھیں لڑائی کی ادا

<p>جب کسی غنچی کو گلشن میں کھلاتی ہی سیم لائی ہی کس کس طرح شنبون دل عشاق چلتی ہو مروت پہ تم دامن اوٹھا کرنا دیکھی کس کس کی گردن پر کمری خنجر خون ہو جائیگی ناحق دیکھنے والوں کی د</p>	<p>یاد آتی ہی تمہاری مسکراتی کی ادا پان کھانی کی ادا اسی لگانی کی ادا کس سی سیکھی خاک میں ہم کو ملائی کی ادا قاتل عالم تری تیوری چڑ پانی کی ادا رنگ لای گئی نیب مہدی لگانی کی ادا</p>
<p>یاد ہی صفد شب و صلت و اپنا پڑنا اور وہ اونکی شرم سی آنکھیں چکانی کی ادا</p>	
<p>صفدر اوں کا خیال تھا کیا تھا وہ تھا کجا جو عہد شباب دل شکستہ مرا کبھے نہوا رات پستان وہ کیوں چپائی تھی</p>	<p>۲۱۳ کل جو چہرہ بحال تھا کیا تھا وہم تھا یا خیال تھا کیا تھا سیرہ پائیمیاں تھا کیا تھا کیا یہ چوری کا مال تھا کیا تھا</p>

دہن بایر کی ملی نہ مشال	یہ عدیم المشال تھا کیا تھا
تیری وحشی کو حلق مان گئی	کوئی صاحب کمال تھا کیا تھا
کس سی بگڑی تھی سچ کہو صفہ	
کل جو بسمل کا حال تھا کیا تھا	
مسجد نہ سیکہ نہ صحن نہ دیکھا	۴۴ ایدل کیلکی نگرستان نہ دیکھا
دیکھا تھا اک نظر تو قیامت گزرتی	اب دیکھیں کیا دکھائی تمہارا نہ دیکھا
کوی پریر خان مین تو جاتا ہی شاد	بر باد ہو گا یہ دل دیوانہ نہ دیکھا
یون دیکھ بار بار نہ اوس چشم کو	ساتی گری نہ ماتہ سی پیمانہ نہ دیکھا
انجمن پین ہیری لائق دید حسن بیا	کیا جانی آئینہ رخ جانانہ نہ دیکھا
چمکی ہزار بار مری سہ پیسہ سلیم	چمکی نہ آنکہ عہد مردانہ نہ دیکھا
عالم مین ان تو نکا جو صفہ یہی ہئی	

کبھی کو ایک روز صحنہ نہ دیکھنا

کبھی شکو نہ آیا وہ شک کہی جلوہ نو سحر نہوا	۲۵	کسی اشک فی دلی نہ کہو لی کر کہی میں گشت نہوا
رہو نہ پوئسی اپنی مین نہ خا کہ کسی گلی میں نہوا		مجھ سے نہ سی اپنی ہو کیون گلا کہ کسی کا طوق نہوا
نہ گیا کبھی کا غم نہ گیا کبھی وصل کا ہلکا مڑہ ملا		ہی لیل و سہا ہمیشہ پائیہ مانہ ادھر ہی نہوا
کہو کام پھر نیکی کو نہی نہی پہلو میں کی یہ جگر		جو یہ سبیل تیغ مڑہ نہوا وہ شائستہ نظر نہوا
ہمیں روز خوشی جو نصیب ہو تو عزیز و رفیق ہی		رہ ملک عدم کھڑے جو چلی کوئی اپنا شریک نہوا
یہ فقط مری اشک کو اوج ہو ایہ فقط مری اغ ٹو		کوئی ذرہ چمک نہ مہر بنا کوئی قطرہ پیا کی گڑ نہوا
کہیں شک کو مینی تلاش کیا کہیں سہی نہا		جو مڑہ ہی مجھ سے کسی ہی نہا کوئی مجھ سے نہوا
کبھی نہ لطف وصال ملا کبھی ہجر کا رنج و الم نہ گیا		کبھی یہ سب نے مڑہ نہ دیا کبھی مالہ دل میں نہوا

روادی غم میں چن ملا مجھ سے صمد الم ہی ہمیشہ

کہیں نہ شجر جو ٹھہر بھی گیا کبھی سا فکس نہوا

جلوہ جو اپنی حسن کا اوسنی دکھا دیا	۴۶	دم میں سرور غنیمت و تم کا ڈیا
ہم جو اپنی عیش کا فسانہ سنا دیا		کچھ اور نونہ منہ سی کھاسکر دیا
جلدی تھی کیا نہ صور سے اکیل ہو پکتی		سو یا تھا میں ابھی بھی ناخن جگا دیا
تغیر انیاسی ہا کیا فتنہ میں غنیمت		کہنچا جو ماتہ پاؤں کو سمٹے بڑا دیا
اسی آتش فراق کیا تو فی کھیا جب		جنت تھا میرا گھر اسی دوزخ بنا دیا
کچھ دی کسی فتنہ کو مست تھا لی		کام آئیگا تری یہ کسیدن لیا دیا

بیل کرنا کر کی جو صفدر کیا بیل

گل منس پڑی تو سنچون فی بھی سکر دیا

جودل میں ذرا آپ کی گھر نہوگا	۴۷	گزارا مرا بندہ پرور نہوگا
تزاکت بھی ہی تو ابس تہ گری		روان سیری گردن چنچ نہوگا
کروٹا موطلم جتن کہ چا		بیابا کسی روز محشر نہوگا

نہ چہ کوئی جب تک نکم زخم دل پر

زنگین کی جب تک مہی آپ نہ

اگر کوئی قاتل کا حبانہ چھوٹا

سندہ زندگے کا میسر نہوگا

بکھی ختم شکوہ کا وقت نہوگا

بدن پر مری ایک دن نہوگا

لیا خواب میں حسنی چوری سی کو

کوئی اور ہوگا وہ صف در نہوگا

جو گل تھا باغ میں رائیت داتا

قابل تھم کی چسب نہ میں خاکسار تھا

کیا بد معاملہ ہو کہ تم پہ یہ نہیں

ہر صبح راہ کو چہ جانان تھی اورم

اندری ضد کہ غیہ فی وہ بھی دیا

اچھا ہوا کہ جلد میں تربت میں گئی

۴۵

پر تو تری لباس کا رنگ بہا تھا

پیا عبت کہ آپ ہی مشیت غبار تھا

ہمنی جو دل دیا تھا بڑا اعتبار تھا

زنج تھی جب تلک بھی اپنا شعار تھا

اوس کوچی میں مراجع نشان فراتا تھا

یاروں کی دوشس پر مراتبوت ہا تھا

اب دوست بھی عدو نظر آتی ہیں ہیں

صفدر گئی وہ روزِ دشمن بھی ہاتھ

یار تھا قتل تھا شمشیر ادا تھی مین تھا	۲۹	قتل پر سیری کمر باندی قضا تھی مین تھا
اوسنی جب پوچھا کہ توفی قتل عاشق کو کیا		غمزہ بولا وہ نرا کت تھی ادا تھی مین تھا
کیا ہوا مجھ سی حب اہو کر جو دلبر کا گیا		دل مرا سا تھی نہ تھا کچھ دکا سا تھی مین تھا
کھتی ہیں وہ رخ کی بوخی اب مین کی سی		مین یہ کہتا ہوں تری لف رسا تھی مین تھا
وہ کہیں گی حشر میں قاتل کو پوچھو نکا اگر		وہ قضا تیری تھی یا میری ادا تھی مین تھا
صاف کہہ دیا بنانا ہی عبث پر کیا کر		عالم ایجاد کی جب ابتدا تھی مین تھا

رات اوس محفل میں کیا موقع تھا ^{کیا کہوں} صفدر

سر نہ تھا مسی تھی غارہ تھا خا تھی مین تھا

اندا ز نرالا ہی تری جلوہ گری کا	۵۰	ہی چاند سا چہرہ تو چلن کیا دی کا
---------------------------------	----	----------------------------------

اور ٹہا ہی یہ کسی رخ پر نوری پردہ	خورشید میں عالم ہی چراغ سحری کا
ہر جنبش مرگان سے ہی مقتولِ زمانہ	کیا تیر ہی خنجر تری بیدادگری کا
لای گئی نہ ہو جائے محبوب کی جنت تک	دامنِ یمن نہ چھوڑو گناہِ سیم سحری کا
اندر کا اکھاڑا ہی چمن موسم گل میں	ہر پھول پہ ہر شاخ پہ عالم ہی پی کا
یاد آئی مجھی اپنی دم باز پسین کی	دم ٹوٹی دیکھسا جو چراغ سحری کا

پھر چاک ہوئی گل کی قبا با عینِ صنفہ

پھر شوق ہوا دل کو مری جاوے ہی کا

کس سی کس سی میں جا بجا غلا	۱۵	پر کہیں دل کا مدعا نہ ملا
رہا تو کس شوخ سی ہوا نہوا		کیا احبارہ ہی دل ملا نہ ملا
دین و دنیا کی ملگنی دست		تم جو مجھ کو ملے تو کیا نہ ملا
دلر با سیکڑوں ملی سکن		کوئی معشوق با وفا نہ ملا

فقر میں عرش پر داغ رہا	بادشاہوں سی میں گدا نہ ملا
راہ ہستی میں سب تھی بیکانی	آج تک کوئی آشنا نہ ملا
<p>دل جو سینی سی گم ہوا صفحہ</p> <p>لاکھ دھوٹا اکہین پستانہ ملا</p>	
کیا کہوں حال ہے جو کچھ دل کا	رقص دیجیسا ہی تمنی بسمل کا
ہو میں بسمل کی مشکلیں آسان	دم غنیمت سے تیغ قاتل کا
وہ اوٹھایا ہی مجھ کا صد	اچھے بچنا محال ہی دل کا
ہی عدم کستنی دور ہستی سی	فاصلہ کل ہی ایک منزل کا
بہر جانان میں مہر و ماہ نہیں	داغ ہی وہ جگر کا یہ دل کا
مرتے دم دو مجھی کوئی تو	ہی سوال آسری پائل کا
<p>آج صفحہ رو گئی ہیں ادھر</p>	

خوب نکلی گا حوصلہ دل کا

صانع فی اوس کو آپ تم کبریاؤ	۵۳	ابر و کو قتل کی لیے خنجر بنا دیا
مانی فی کمینچین دونوں شبہیں الگ		اوسکی قدم پہ پھون نہ مر رہا دیا
آنکھوں فی سیری قتل نظرہ بہا کی شک		تازمکہ کو رشتہ کو ہر بنا دیا
لکھنا تھا ایک بندہ سزا روں کھی قم		نامی کو فطر شوق فی دستہ بنا دیا
بخشا جو اوس کو حسن تو مجکو خدائی عشق		قمری بھی تو اوس کو صنوبر بنا دیا
پردہ اوٹھاتی ہی رخ روشن سی یار فی		ذر و کو آفتاب منور بنا دیا

پہلی تو ایسی عشوہ و ناز و ادا سنتے

معتوق ہمنے یار کو صفہ رہا دیا

۵۴
سفر میں اگر کبھی ان آنکھوں نے روی اہل وطن نہ کیا

قفس میں ایسی ہوی مقید کہ خواب میں بھی چین نہ کیا

سواہی دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
عجب بھی دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا	
لگاؤ ترچی کلاؤ ترچی دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
جوا لگیں جے تم میں دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا	
دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
تھیں تو دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا	
کھیں تھیں جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا جش ہی دیکھا	
دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
پھر ہی دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
کیلی دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	
کال دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل دھندل	

چلی سمنہ کو کہی جو صفدر تو پھر کی سوئی طنز نہ کیا

کیا ہمسی چہ گئی نگہ یار دیکھنا	۵۵	تقدیر جو دکھ سہی وہ ناچار دیکھنا
صیا دوا م لسی کی تو آئی سو پس		ہم سب سی پہلے ہو نگلی گرفتار دیکھنا
دیکھا جو مہینی پیار سی جنبلا کی یہا		پھر یوں مری طہر ف نہ خبر دار دیکھنا
گہ میری سمت گاہ سو غیب ہی گاہ		کستے ہی دونوں باگون تیلو ارد دیکھنا
گھر چھوٹنا وہ عالم غربت میں باد		حسرت سے جانب درو دیوار دیکھنا
دیکھا جو برق طور کو موسیٰ فی غش کیا		اسان نہیں ہی جہلوہ دلدار دیکھنا

صفدر شب وصال جو بوطہ طلب کیا

ہنس کر کہا کہ آپ کی گھنٹا دیکھنا

اب رہا کون آشنا میرا ۵۶ دل بھی مجھسی جدا ہوا یہا

ہر نگہ میں ہیں سیکڑوں نار ۵۷ کوئی دیکھے تو دیکھنا یہا

<p>مترود ہی دل کہوں نہ کہوں یسی جاتی ہو تم کہان لگو اوس شکر سے دل لگایا پاس تگو اگر نہیں تو نہو</p>	<p>پوہتی ہیں وہ عسیرا ہی یہ مدت کا آشنایا کوئی دیکھے تو حوصلہ میرا ای تو کیا نہیں خدایا</p>
<p>جب بھارائی باغ میں صفد زخم دل ہو گیا ہیرا</p>	
<p>روسی تابان حسنی کیا صرف حیرانی ہوا اس قدر سجدی کھی سنگ در محبوب خضر و یوسف دونوں عاشق ہیں ^{تیرا} ^{آنا} ^{فرق} ^{ہی} اوس حسین کی آہی جسم باغ ہستی ^م ^{ہم} ^{ہیں} گمشدگی گمشدگی تن کو کیا معراج معذمی ٹا</p>	<p>۷۷ بتلائی رلف پابند پریشانی ہوا یک قلم سعد و م خط لوح پیشانی ہوا کوئی زندانی ہوا کوئی بیابانی ہوا شور اوٹھسا ہر سو کہ پیدایوسف ثانی ہوا رقہ رقعہ سایہ محبوب یزدانی ہوا</p>

قاست آدمی بالا قدر احمد کیون نہو

مصرع اول سی بہتہ مصرع ثانی ہوا

کہنچ گیا نقشہ مضامین سراپا کاتری

خازنہ صفدر بھی گویا حنا زہانی ہوا

جب تک اپنی دلوں شغل آہ آتشناک تھا

وہل ہوئی ہی یہاں ہستی کا قصہ پاک تھا

اوسکی جاتی ہی گلستان ہو گیا ماتم

کیون کمی قاتل فی کی تلوار روکی سیلی

سرخرو وہ سبیلون میں تیری تھا اشی

ایک دم میں عرضہ ہستی کو یہ طلی کر گیا

۵۸

اک نیا ہر روز ہر گام تیرا فلاک تھا

ربط حسن و عشق ربط شدہ خواشاں تھا

نخل ماتم ہر شب ہر گل گرمی بان چاک تھا

گمرون و سرکاتواں حضرت میں قصہ پاک تھا

گنگلی سے جھکا بدن سی بستہ قرآن تھا

تو سن عمر روان چالاں سا چالاں تھا

تہا بہت مجرم مگر شہم گمنہ کام آگئی

انکہ سی آنسو گرا صفدر کہ دامن پاک تھا

هر پری پیکر کاین عالم مین دیوانه هوا	۵۹	شمع رو دیکها جهان بس اوسکا پروانه هوا
دل جو عشق ز کس میگون مین دیوانه هوا		رفته رفته عمر کالبریز میپا نه هوا
کون مہسان ہی الہی آج رشک افتا		منزل غورشید تابان میرا کاشا نه هوا
حال اوسکی حسن کا قصہ ہماری عشق کا		رفته رفته لیلی و مجنون کا افسانہ هوا
وہ مری گمسی گئی کیا دل بھی ہلو پسی گیا		بھر ہوتی ہی جو اپنا تھا وہ بگیا نه هوا
ہی یگانہ بی شباتی بزم خالی ہوئی		جب ملک ساقی لبالب می سی میا نه هوا

ہی مری وحشت بھی ای صدف کوئی نہا

چار دن ٹہیا جو میری پاس دیوانہ هوا

۶۰

عزم عاشقی کا رگر ہو چکا

کر و غصہ موقوف بر ہم

جو ہونا تھا ای خیر ہو چکا

زمانہ ادھر سی او دھر ہو چکا

روانہ وہ تیرے نظر ہو چکا

نشانہ ہو جلد ای دل خیر

کسی بات پر وہ نہ راضی ہوئی

کئی رات وقت سحر ہو چکا +

صبا کا گدراوس گلی میں

گزارا ترانہ بر ہو چکا

کیسے وہ اب دلوں کی گونج

کہ آئینہ منظر ہو چکا

بہت سجدی اوس در پہ صفدر کھی

چلو بس او ٹھو در دوسر ہو چکا

گر پیسای می یا خندہ پیا نہ تھا

غور سے دیکھا تو اسکا جلوہ متا نہ تھا

قلگاہ شوق میں قاتل نہ تھا معشوق تھا

یتیم رکھ دینا گلی پر ناز معشوقانہ تھا

پای قاتل پر جو پسینی کاٹ کر رکھ دیا

یہ بھی اک ادنی سا جوش بہت مرا نہ تھا

حال واعظ ہمسی پوچھیں اہل مسجد کی

آج ہی منبر نشین کل ساکن مینجا نہ تھا

میری مرنی کی خبر پائی تو اوسنی یہ کہا

جی بہلتا تھا مرا وہ بھی عجب دیوانہ تھا

کس طرح گزار میں رہتی کہ قسمت پھر گئی

خانہ صیاد میں اپنا تو آب و دانہ تھا

سنگی وہ حال دل صفدر کیسے گئی

فی الحقیقہ واہ کیا دلچسپ یہ افسانہ تھا

صدمہ جو دل پہ ہی وہ کمون مین باڑی کیا

۶۲

مین دام مین ہنسنا ہون مجھ ہی تباہی کیا

حیران ہون اب کہ عذر کروں باغیاہی کیا

طاہر جوا وڑ گیا تو عنہ خُشیاں سی کیا

حاصل ہی مجھ کو خدمتِ پیرِ مغانسی کیا

اوترون مین بشتِ توسعِ روان سی کیا

کم ہوگی درِ عشق کی شدت فغان سی کیا

آئی بھار جاخی سندان تازہ ہون نہال

بوسی توروی گل کی پسندِ طُشوق مین

تن مین نہیں جو روحِ کوس کا کام ہی

دیدارِ دختِ رز کا نہیں آج تک نصیب

راہِ جہان مین نہ نظر ہی رواروی

ہون سر نہ و ش قتل کی صفدر ہی ^{آرزو}

سر کھینگی پاؤں معرکہ امتحان سی کیا

۶۳
جہان فانی حشر اب پایا یہ بجز ہستی سہراب دیکھا

تمام عالم کا کارخانہ بزرگ چشم حساب دیکھا

کہوں شبِ غم کی کیا مصیبت سوای اینداہوی نہ رات

نہ موت آئی نہ غم نہ آئی نہ آنکہ جپ کی نہ خواب دیکھا

اگرچہ کھسب بھی خوب گمراہی صمنکہہ بھی ہی اچھی محفل

اگر نہ دونوں کو ہم نے اپنی سکانِ دل کا جواب دیکھا

ترقیِ داغِ عنم نہ پوچھو منہ راقِ جانان میں منشینو

جو شام کو ماہ اسکو پایا تو صبح کو آفتاب دیکھا

کلیم سی کوئی جا کی کہسد و کہ تمنی کہن نامرانا

رہا ذرا بھی نہ ہوش باقی نہ تاب آئی حساب دیکھا

جسی تجھتی ہیں سب محبت وہ ہی حقیقت ہیں عینِ لیت

کیکوشید اکیکور سو اکیکوشنا جنتِ ابد دیکھا

نہ چین صفدر تھا زندگی میں نہ بعد مرنے کی پائی حیات

یہاں بھی اے منے عذاب دیکھا وہاں ہی اے منے عذاب دیکھا

دلِ صد چاک اپنا جب کسی کیسوکا شانہ تھا ۶۴ وہ دن کیا خوب تھی ہار یہ کیا اچھا دن تھا

اویسی کی شکل دیکھی ہر طرف جب گیرش کی ہر اک پتا تھا آئینہ چمن آئینہ خانہ تھا

سکالی بھی تھی بال و پر اپنی طائر دل فی کہ تیر ظلم چنچ سفد پرور کا شانہ تھا

عبث چین جبریں ہو تم ہمارا حال اول سنکر نہ تھی آزر دگی کی بات شکوہ و ستا نہ تھا

کبھی گلشن میں ہستی تھی قفس میں آبی گزرتی تھا خطا صیاد کی کیا ہی ہمارا آب و دانہ تھا

مقدر دیکھنا ہم پر ہوئی غیب داور بھی لب سحر کو قافلہ حوقل نہ نمرل سی روانہ تھا

پریر و کس طرح گاتی نہ خوش ہو ہوئی ای صفد

ہوا جو شعر سوز و دل غزل میں عاشقانہ تھا

دیکھی انجہام کیا ہو پیل ناستاد کا ۶۵ رنگ کچھ بگڑا ہوا ہی صحبت صیاد کا

<p>قصہ تور و قیامت تما بہت فریاد کا کس قدر شوق اسیری کیا ہی عتیرا ذوق نظاری کا تھا ایسا نہ کہ اندامی</p>		<p>پیار لیکن اگیا منہ دیکر حلا کا پوچھتی پھر تی ہن ہر کو چمن صتیا کا فوج ہوتی وقت منہ دیکھا کمی حلا کا</p>
<p>غیر پرکلی گری گی یا پسچی گاہ</p>		<p>کہ نہ کہ قصہ دکھا گی اثر فریاد کا</p>
<p>راتوں کو مری سنکر فریاد بہت رویا وہ عاشق پر غم ہوں سنکر مر افسانہ پرورد وہ افسانی بل نے کمی سبب وہ عاشق گریبان میں کہنیا جو مرانتشہ</p>	۶۶	<p>دل تھام لیا اپنا صیاد بہت رویا مجنون فی کیے نالی منہ ہا بہت رویا گلچین کی بھی آنسو صیاد بہت رویا مانی کو ہوئی رقت بہنہ اد بہت رویا</p>
		<p>ہر بیت میں مضمون تھا پرورد جو امی صفہ دیکھی جو غزل سیری اد ستاد بہت رویا</p>
<p>پھر آج سنا ہی کسی ماہ عید کا</p>	۶۷	<p>تارا چاک گجیا مری نخت سعید کا</p>

<p>گنبد بنی گامیاسیہ مزار شہید کا</p> <p>ممکن نہیں جواب کلام حبیب کا</p> <p>دنیا سے آج کوچ ہی تیری شہید کا</p>	<p>حدی بڑا ہے اس دل زخمی کا آبلہ</p> <p>بیشل ہے وہ روی کتابی ہزارین</p> <p>قاتل سے کمد و دیکھی سداک نظر</p>
<p>صفدر نہ آئی آمد جانان میں محکومت</p> <p>انجام ہوئے شبِ روزِ عید کا</p>	
<p>پولون میں سے شہرہ تری گل پیری کا</p> <p>مضمون لکھون جب تری نازک بدنی کا</p> <p>شہرہ ہی سمرقند میں شیریں دہنی کا</p> <p>سینی میں جو ہے داغ غریب الوطنی کا</p>	<p>۶۸ غنچون میں ہی چہر چا تری نازک بدنی کا</p> <p>شیخ گل تر حصار ہو کا خد ورق گل</p> <p>مشہور ختن میں سے تر اکیسویں شکیں</p> <p>کافی ہی وہی ہم کو چہ داغ شہیت</p>
<p>انگڑائی اودہری کسی مخمورنی صفہ</p> <p>صدرہ جواد حسن کو ہی اعضا کی</p>	

مین گھری چکی نزم دلدار تک نہ پہنچا	۶۹	بیل قفس سی چٹ کر گلزار تک نہ پہنچا
چرخا جنون کا پھیلا آفاق میں تھل		قصہ ہمارا گوشش دلدار تک نہ پہنچا
دل چاک چاک ہو برسوں رہا پریشان		لیکن کیسی زلفِ حنفِ ازل تک نہ پہنچا
افت تھی دو نون جانبِ تقدیر فی کھکی		پہنچا نہ یارِ محبت تک مین یار تک نہ پہنچا

اللہ ہی ضبطِ صفہ و فرقت میں گزری

افسانہ محبتِ اغیار تک نہ پہنچا

دیکھنی کاتری ارمان سنلنے ندیا	۷۰	لاکھ سنبھلا دل مضطرب فی سنبھلنی ندیا
سب سی بڑھ کر ہی ہمیں تیری اک سی گلا		دو قدم سائے جنازی کی بھی چلنی ندیا
روح پہلی ہی کل آنی مری فائز سی		سیان سی بھی تری خجہ کو سنلنے ندیا
ای فلک نورشیں دلِ محبتہ ہوتی		دست موسیٰ کی طرح کیوں اسی جلنے ندیا

ایک ہی دار میں صفہ رکا ہوا کام

حوصد خنجر قاتل فی سکنے ندیا

دنیا میں کچھ سوئی رنج و محن مذکبیا	۱۷	کنج قفس میں ہمنے رنگ چمن بچیا
باغ جہان کا مہنی برسوں کیا تماشا		شاداب پہول تجسا ای گلبدن مذکبیا
یہ غیرت رک گل غنچی سے وہ سوا ہے		ایسی کمرہ ندیچی ایسا وہن مذکبیا
اہل وطن جو چوٹی مہسی تو ایسے چوٹے		غربت میں آگی ہمنے خواب وطن مذکبیا

عالم میں سب سخندان کہتی ہیں تجکو صفہ
ہمنے کیسیکا ایسا رنگین سخن مذکبیا

۶۲- بجاہی تڑپی جو طائر دل کہ شوق غربت میں ہی وطن کا

قفس میں تھیر فی پھنسا یا خیال طبل کو ہی چمن کا

بیان ہو کیا وصف اوس بدن کا کہ صاف عالم ہی سمن کا

جو حلقہ سے زلف پر شکن کا وہ مشک نافہ ہی اک ختن کا

وہ چہرہ گل ہی وہ فتد صنوبر وہ زلف سنبل وہ چشم گیس

نظارے اس شوخ گلبدن کا ہوا تماشا ہمیں چمن کا

ہماری ہستی کا ہی یہ عالم عدم کی کرتی ہیں سیر دم

کبھی تصور ہے اس کمر کا کبھی تصور ہی اس ہن کا

اود اس شمعین ہیں شیشی روتی ہیں چپ ہی مطرب سا

گئی وہ کیا انجمن سے اوٹ کر بدل گیا رنگ انجمن کا

اگرچہ بزم بہت ہوں صفدر نہیں ہی کچھ محکوف محشر

جلای گا آفتاب کیونکر کہ سر پہ سایہ ہی خچن کا

جو گم ہو گا اوی پر وہ دہن اکدن عیان ہو گا

خیال قامت جان اگر یوں ہی رہا دل

ترا دیوانہ اب گم گیا ہی نہ توفانی سے

نشان بی نشان باپ کا جو خود بی نشان ہو گا

اٹھی گا نالہ جو سینی سی وہ سرور وان ہو گا

کہ سر پہ سایہ بال پر ہی کوہ گران ہو گا

وہ نالایہوں قدم رکھو گاجب ہی تمہیں		وہاں نقش پاسبی جادہ سرگرم فغان ہوگا
	مین وہ واماں ہوں ہمراہیوں کا ذکر کیا ^{صفدر} مراسیہ بھی محب کو چور کر اگی ران ہوگا	
کس کام کا ہی وہ دل جس میں ملا آیا اللہ سر بان ہی رحمت بھلائے جو وہ خال زیر ابرو دکھیا تو ہم سمجھی اوسکی چہرہ ذقن میں دل کو عبث ہنسایا	۴۴	بیکار آئندہ سی حب او سمین بال آیا مجرم رہا نہ بندہ جب انفعال آیا کبھی میں یہ اذان کو شاید ملاں آیا چو کا کہ میں کنویمیں یوسف کو ڈال آیا
	شکر خدا کہ صفدر رہنم کی انتہا ہے فرقت کی رات گزری روزِ وصال آیا	
بگڑی جو بار بار ہوا وس سی نباہ کیا عشر میں پوچھی جائینگے جو ہیں ٹہری ٹہری	۴۵	ہر روز جو جہنکای کنوین اوسکی چاہ کیا کیا ہم ضعیف اور ہمساری گناہ کیا

الفت کا ہو براہمین برباد کر دیا

کیا جانتی تھے ہم کہ ہی ترپہی نگاہ کیا

زباں بھی نشہ سخت میں مست ہیں

تھوڑی سی سی جو ہمیں بھی پی لی گناہ کیا

ہوگا اوس کا داؤد اور محشر کو بھی کھٹ

صفدر میں اوس کا حشر میں ہون داؤد کیا

تراقد قیامت سی بڑ کر بنایا

پسند آئی ایسی وہ ابرو و گسو

عدو باغبان ہی تو گلچین ہی دشمن

اگر ہم نہ مرقی یہ شہر تہو

بنایا جو کچھ او سنے بہتر بنایا

کہ صانع نے اداں کو مکر بنایا

کہاں آشیان ہمیں اگر بنایا

مہین ہمیں احباب بگڑ کر بنایا

نے دین و دنیا یہ شکل بھی صفد

جو گیسر بگاڑا تو وہ گیسر بنایا

باغ میں جا کر بھی وہ گلبدن یاد کیا

سرو سا وہ قد وہ غنچہ سا دہن یاد کیا

جب کیا نظارہ اور اق نسیرین سخن

گور گور یار کا نازک بدن یاد آگیا

سرو سی ہمو بند ہاوس قدیم و زکال

دیکھ کر غنچہ وہ چوٹا سا دھن یاد آگیا

سحر سحر کی توروی غربت محزون

کوہ پر پہنچی تو ہم کو کوہاں یاد آگیا

کیسی کیسی یاد آئی ہم کو یارِ وطن

پہنچی غربت میں جو ہم صفِ وطن یاد آگیا

رویف بای محضہ

سیرِ چمن کو آئی گا وہ گلزار کب

گنو گنوٹ تراا وٹھی گاعروس بہار

ناتجیح شوق دیدہ میں آنکھیں کھلی رہیں

ٹھنڈی ہوی چہ داغ شب انتظار

روزِ منہاق و روزِ وصال ایک حال ہی

تیری ترپ ٹپی گئی دل بہتہ ارب

گھر مان شبِ فراق کی کب تک گنا گن

پروردگار آئی گا روزِ شمع ارب

توبہ جو کی شہ اب سی آئی ندای غیب

صفدر تمہاری بات کا ہی اعتبار کب

کوئی عالم میں نہیں ہی اوس شکر کا جوا	۷۹	ذره جسکی در کا ہی خورشید محشر کا جوا
خط کیا تخریب اوس کو ہوا شیخ قین		بن گیا نامہ مرا بال کجوتر کا جوا
دختِ رزمینہ نہ مینا جام ہی ہر چمنو		حور کا فردوس کا طوبی کا کوثر کا جوا
خطا کو میری دیکھ کر قاصد سی و کھنی لگی		اتنی فرصت کس کو ہی لکھی جو دفتر کا جوا

شکی احوال دل صد چاک خط پزی کیا

اوسنی قاصد کو دیا صفدر برابر کا جوا

دلین ہین رنج و حسرت ارمان عجیب	۸۰	گھر میں ہماری آئی ہین مہمان عجیب
مجرمین دوو با غمیں سنبل ختن ہین		ہین متبلائی زلف پریشان عجیب
دلین خیال روی حسینان ہی اندو		پریان ہین جمع گرد سیدمان عجیب
کوئین وقت باد یہ گردی ہین دوستم		وحشت دکھا رہی ہی سیلابان عجیب

ساتی ہی ہر مہری ساغر سبوی چرخ		
صنعدر کی سکشی کی ہن سامان عجیب		
۸۱	حکم آنی کا جواوس کوچی مین پائی عند باغبان نالی کری گلچین کلیجا تہام قدر عاشق اک تمہاری ہی نگاہوں مین باغبان بی در وہی گل بوفا گلچین قریب	آشیان کو آتش گل سی جلاتی عند طرز اگر کچھ سیر سی نالون کی باڈی عند دیکھلو گل سی زیادہ ہی ہسای عند کون سنتا ہی چمن مین نالہسای عند
ہم بھی اک گل کی تصور مین ہن ہر دم نالہ کون ہی ہمدرد ای صنعدر سواتی عند		
ردیف بای فارسی		
۸۲	آئندہ دیکھتی نہیں جادو کی ڈر سے آپ بینی سی میری ہاتھ اڑھاتی نہ عمر	امد اتو بختی ہن اپنی نظرسے آپ واقف نہیں ہن لذت در جگر سے

خط کی لفافی پراو نہیں مینسی یہ لکھ دیا	پرو دی مین خط شوق کو لین نامہ برسی آپ
انجین ملائین دونوں کا ہو جای استی	ہم آفتاب حشری روی تہری آپ

مخل مین اوکی ساسنی سو بار ہم گئی
پوچھا نہ یہ بھی آئی مین صفر کدہ سنی آپ

رویف تہای فوقانی

وہاں شانہ اور زلف مستبر تمام را	۱۳	یہاں سہی اور بلائین مین سر پر تمام را
کیا جانین کس کو آج وہ ظالم کریگا قتل		دیکھا ہی کھینچ کھینچ کے خنجر تمام را
انگوٹھ مین نیند بکھری ہوئی زلف نگار		جا کر کہیں رہے ہو مستہ تمام را
پروانہ مین نہیں ہون کہ دم بھرین جل چو		گھٹا ہون مثل شمع برابر تمام را
اک بت کی نہٹنار مین انگوٹھ کس طرح		تاج ہیسان کشادہ رہا در تمام را
اچان یہ بھی کوئی حبلانی کا طوہی		انکاروں پرٹاتی ہو دن بھر تمام را

فرقت میں حال گریہ صفدر میں کیا کہن

بستر رہا ہی پانی کی چا در کام راست

جلا صبح تک شمع محفل کی صورت

الہی یہ کیا ہو گئی دل کی صورت

ذرا دیکھ لینی دی قاتل کی صورت

سامنے فی دیکھی نہ منزل کی صورت

وہ رخسار ہے ماہ کامل کی صورت

نزدیکی دیم فوج قاتل کی صورت

۸۴ یہ شب بزم جانان میں تھی دل کی صورت

نہ آہوں میں گرمی نہ نالوں میں تیربی

چل اسی تیغ دم لیکل گردن سپری

نہ آرام عاشق فی الفت میں پایا

وہ ابروی خمی خمدار مثل مسہ نو

رہی مرقی مرقی بھی بسل کو حسرت

جو دیکھا مرتفع سینوں کا صفد

نظر انگنی اوسکی محفل کی صورت

باقی ابھی ہی دل میں مری آرزوی دوست

۵۵

ہر چند جسم نثار ہوا خاک کوی دوست

کیا صحن بلغ بھی ہی کوئی جلو گاہ حسن	پہولون میں بوی دوست کا ٹنڈو غنچ
ہمنی غضب کیا اوسی خود میں بنا دیا	رکھنا تھا آئینہ نہ کبھی روبروی دست
خاک فرار بھی مری ریگے وان بنی	مرینکی بعد بھی نگہی جستجوی دست

عمر شب وصال زیادہ کر چندی

صفدر بہاری ہاتھ میں طوق گلونی

دکھلائی اوسنی دست خنائی تمام	۹۶	ہندی سی دل میں آگ لگائی تمام
دل میں جگر میں سینی پہلو میں اپنے		بجلی کہان کہان نہ گرائی تمام
سکو خبر ہی برق تجلی کی اکلیم		انکھیں تھیں اور وہ پای خنائی تمام
درپردہ یہ بھی تھامی تقدیر کا بگاڑ		اوس نازنین فی زلف بنائی تمام

انکھ اوسکی آنکھ سی تو زبان سی بالٹی

صفدر رہی مری کی لڑائی تمام

ذرا ٹھرو نہو یاروں سی تم ایجان خست	۷۰	سحر ہونی تو دوسری انجمن کی انجمن خست
پہنسی ہم دامن صیاد کی جاتی پین گھسی		مقدر فی چہرایا تسی اسی اہل چمن خست
سحر کیا آئی آفت کی قیامت کی گھری آئی		ہونی رورو کی پروانوں سی سمع چمن خست
کنچا دل سی جو تیرا و سکا کما حسرت فی رورو کو		ہوا یعقوب سی کیا یوسف گل سرچین خست
عزیز احباب سب تی ہیں صفدر بڑی بالین		
بدن سی روح جاتی ہی کہ ہوتی فی لہن خست		
جنت سی بڑہ کی تھی مری محفل تمام رات	۷۱	پہلو تھا اور وہ حور شمس آل تمام رات
اندی اشتیاق شہادت کہ خواب میں		گردن تھی اور خجستہ تامل تمام رات
محکو تھا خوف اونکو حیات ہی شب صال		پردہ رہا حجاب کا حائل تمام رات
افسوس بخودی میں جوانی گزر گئی		رکھا نصیب فی مجھی خافل تمام رات
صفدر وہ شوخ جب مری پہلو پائی گیا		

بیٹھار پامین تھامی ہوئی دل تمام تر

رویف نامی ثقیلہ

کچھ تو تڑپ کی ایدل اندوہ گین لٹ	۸۹	اولٹی نہ آسمان جو تجھ سنی میں لٹ
ای آہ دو جهان کو دکھا اپنی تیریاں		فرش میں باط سپہر برین لٹ
انسان تو کیا ملک تری شتاق وید		رخسی نقاب ای بٹ نہم جہین لٹ
آی اندھیری شب میں نظر چوہوین کا		چھیری لاف بھرتی ای حسین لٹ

کب تک ہلاکی عرش کو زور آزمائی گئی

صفدر کو پکار گئی آہ حسین لٹ

رویف نامی مشلہ

آنکھیں چرائی مہسی ہی وہ دلربا	۹۰	گوشی میں چپکلی بیٹھ رہی ہی حیا
آئینہ رکھی دیکھ لو کیا چاہتا ہوں		تم مجھ سنی پوچھتی ہو مراد عابث

<p>شب کو کھاٹوٹ چکا شرم اوڑھ چکی جب ہم نہیں تو کون تمہارا ہی قدر لائی نہ زندگی میں کبھی بونی لایا جہان تن ہی روح بزرگ شمس گل</p>		<p>اب میری جان کرتی ہو مجھسی عیاش مسی عیاش ہی سہ عیاش ہی عیاش ترست پہ گل چڑھاتی ہی باد صبا عیاش شوق نطفہ سارہ چمن دلکش عیاش</p>
	<p>نام وفا وہ غمیرِ خا جانتا نہیں صنم رہی اوس صنم سی امید وفا</p>	
<p>بھری آتی ہیں آنسو آنکھ میں ای یار عیاش نظر آتا ہی پڑ مردہ گل رخسار عیاش نہ وہ منہ دھیتا ہر دم نہ وہ کیسو کی آیش نہ وہ شوخی کی باتیں ہیں وہ گری طبع کی نہ شوق سا غزل ہی نہ ذوق لالہ گل ہی</p>	<p>۹۱</p>	<p>نخلتی ہیں صدف سی گوہر شہوار عیاش پریشان اندنوں ہیں کیسو رخسار عیاش خفا آئینی سی شافی سی ہو نیز عیاش لبوں پر دہم دم ہی آہ آتشبار عیاش ہوئی پڑ مردگی ایسی گلے کا ہار عیاش</p>

میں حاتم تو تھی اسی جان جان ساری ضیو کی

نصیب دشمنان کیوں ہو گئی بیمار کیا عیث

جہان سی اوٹ گیا صفدر سا کیا اہل وفا کوئی

یہ پہنی ہو کپڑی شل ماتم دار کیا عیث

رویف حیات نامی

صد شکر سحاب ہوا مجھسی یار آج

اندھی مہبتیاری دل شوق وصل میں

ہونی ہی کل جو حشر میں سار جہان پر

پہلو میں تہام تہام کی رکھون نہ میں اگر

گستاہی پوچھ پوچھ کی قاتل مری گستا

رخسار و زلف دونوں ہیں آمادہ سلم پر

۹۲

جی بھر کی پائی لذت بوس و کنار آج

کاٹی تڑپ تڑپ کی شب انتظار آج

دکھلا رہی ہے وہ مجھی رفتار آج

ٹھہری نہ ایک دم بھی دل بقیار آج

ہوتی سی مجھسی پرشش روز شمار آج

یک رنگ ہی دوزگی سیل و نہار آج

صفدر جو عقیدہ نہیں بدوستی میں

کیون کر وین بدستے ہو تم بار بار آج

ابر آیا گھر کی ساتی پھر سوخیا نہ آج ۹۳

خانہ زندان ہی ویران بیٹیان ہیں صد

اتنی ہیں کہ نہ چکر تلوار بھر امتحان

محکم کی آنکھیں پھر گھنیں جو میکن ویران ہوا

پھر موتی بے شکستہ پھر چلی پیاسا نہ آج

ای پیر و مر گیا شاید ترا دیوانہ آج

جو ہر پنی تو بھی دکھلا بہت مردانہ آج

چو ہر شیشہ شکستہ ہی ہر اک پیمانہ آج

کس بت کافر کی آنکھوں فی دیا صفہ فریب

کعبہ کل تھا گھر مرا مسکن ہوا بتخانہ آج

رویف حامی حلی

حال پر سیری تر پستاپی ہا سبل کھلیج ۹۴

اہل محفل فی نہ لی مجھ سوختہ دل کی خبر

پھر تمہیں بھی درالفت کا مزہ حاصل ہو چکا

درد بھی اب دلغ دیتا ہی مجھی دل کھلیج

جلتی جلتی گھل گیا میں شمع محفل کھلیج

سیری پس لو میں جو آہ بیہو مری دل کھلیج

صفت فی کی راہ میں کسی مری مٹی خراب
جب اوٹھا بٹلا دیا پھر گر و نہر کھلیج

لیکھا ہی نامہ ای صفدر کو توڑ کی خیر

دل ٹڑپتا ہی مرا سینی میں سبیل کھلیج

مثل رقیب اوس سی صفائی ہو س طرح ۹۵
قسمت نصیب ہم کو پرانی ہو س طرح

ہوتی ہیں روز عشق کی بند دی بنی

باطل پھر ان بتوں کی حنائی ہو س طرح

خالی نہیں تصور جان سی ایک دم

غیروں کی اپنی دل میں سمائی ہو س طرح

بڑھتا ہی روز ہمسی دل یار کا غبار

ایسی کدورتوں میں صفائی ہو س طرح

صفدر رقیب سب ہیں شناسا نہ کوئی

بزم پریر خان میں رسائی ہو س طرح

رونیف خانی مجرب

کیا ناما تھا ہمیں اوس تمام ایجاد کا رخ ۹۶

فیج کی وقت بھی دیکھ کیسی جلا دکار رخ

<p>خیر ہو خیر اسیرانِ قفس کی یارب</p> <p>ای صنم چہرہ زیباکا تری کیا کما</p> <p>دل میں اوس بت کی مری آہ گری</p>	<p>آج بدلا ہوا پاتا ہوں میں صیاد کا رخ</p> <p>نہ سنا حور کا ایسا نہ پر نژاد کا رخ</p> <p>اور گیا رنگ آثر دیکھ کی فساد کا رخ</p>
	<p>نہیں معلوم خط کیا ہوئی ایسی صفا</p> <p>پھر گیا ہسی جو چرخِ تم اسجاد کا رخ</p>
<p>اس طرح روی یاری پیکر شرابِ رخ</p> <p>گلگون ہی سینہ بایر کا پستان ہی لاف</p> <p>خط مینی خون سی یلہنی شجر ف سی لکھا</p> <p>نازک گلی میں او کی نہیں پان کا نیک</p>	<p>۹۷ ہوتا ہی جیسی وقت طلوعِ آفتابِ رخ</p> <p>کیونکر نہ آبِ رخ سی اوٹھیں جابِ رخ</p> <p>اچھا یہ ادنیٰ رخ کا بھیجا جوابِ رخ</p> <p>مینای سبز مین یہ بھری ہی شرابِ رخ</p>
	<p>تب سیکدی مین لطف ہی صفا</p> <p>زاہد کی ریش مین جو لگی یہ خضابِ رخ</p>

ردیف ال محمد

وام الفت میں کوچی دل نہ پہنسا میری بعد

ہای اوس شوخ فی کی ترک جفا میری بعد

بیدین نوحہ کرینگے مری تبت پدم

مجسا جان باز ملیگا نہ مری فتال کو

کوئی اس دور میں مجسا بھی بیکش ہوگا

بوی کاکل کی عوض حسان صبا کو ششی

خلش ای خار جنون کوئی نہ باقی رکھنا

گشتگان ہ الفت کا میں تھا ماتمدا

۹۸

مختصر ہو گئی وہ زلف سائیری بعد

استحان غیر کا کچھ بھی نہوا میری بعد

برگ گل روز چٹہ ہای گی صبا میری بعد

مختصر ہو جای گی شمشیر ادا میری بعد

ساغری مری مٹی سی بنا میری بعد

دھونڈستی پھرتی ہی اب کسکو قضا میری بعد

پھر نہ آئیگا ادھر آبلہ پائیری بعد

بھگتی شمع مزار شہدائیری بعد

دلپہ لالی کی مراد اغ رسے کا قصدا

خون دل غم میں ہنسای گی خفا میری بعد

نہ پوچھو درو اسیری کی داستان صیاد	۴۹	سنی نہ جای گی تجسی مری فغان صیاد
فغان کو سنکی مری تو عبث بگڑتا ہے		مرا کلابی مرا سنہ مری زبان صیاد
قفس میں اکی مری بال و پر گری تو گری		ہری بھری رہیں پہولون کی ڈالیاں صیاد
کبھی تو پوچھو کی کچھ حال ہم اسیر و کجا		نہ سنہ دکھی گانہ تھک جای گی زبان صیاد

اسیر تازہ ہی صفدر خفا نہوتا

ابھی نہیں ہی وہ تیرا مزاج دان صیاد

کب بھولتی ہی چشم بت دشکن کی یاد	۱۰۰	شوخی رہیگی ہمکو غنہ ال ختن کی یاد
سحر حمن میں سبیل حیاں کو بیکر		آئی کسیکی زلف دشکن در دشکن کی یاد
پہندی سی غستی کی نہ چوٹا کی طرح		بھولی کمر کی یاد تو آئی دہن کی یاد
مدت سی نمصفیر اسیر قفس میں ہم		پہولون کی شکل سے نہ شباهت حمن کی یاد

صفدر بھی دلیفہ رہی بعد ہر ما

بہولی نہ پانچ وقت تمہیں سختی کی یا

نہ بی خبر ہو اسیر و نسی است در صیاد	۱۰۱	انہیں کی دم سی ہی آباد یہ اگر صیاد
فرہ ملا مری مسر باد میں کھسانی کا		سنا کیا مری نالوں کو رات بھر صیاد
میں آشیانی سی سخن چمن میں کیا اور		ادھہ تو تاک میں ہی غیاں او و ہر صیاد
قفس میں ہم ہر قفس دام میں ہی پر بھی		جگر کی باندہ رہا ہے ہماری پر صیاد

یہ مجھ کو شوق اسیری چمن میں تھا

اوسی طرف کو گیا میں گیا چر صیاد

ردیف ال محبہ

نخلا پر خلا در و جگر کا تعویذ	۱۰۲	تیری بیماری کس کس سی نہ مانگا تعویذ
اضطراب دل مضطرب نہ گیا پر نہ گیا		اور بیتاب ہوا مینی جو باندہ تعویذ
وای قسمت کہ غم نہ اپنی نہ وہاں تک پہنچی		اور مری لوٹی تری سینی پہ کیا تعویذ

نظر بدکا ہی کیا خوف کہ پہنی ہی وہ شوخ

ہیکلین ناوِ عسلی ڈھولنا گنتِ اُتعویند

کستی بیریسی یہ نورشیں دل کم نہوی

لاکہ احباب فی لکہ لکہ کی جلایا تعویند

قیس و سر ہا دجو اس عہدینِ نغمہ

پیتی دھو دھو کی مری سنگِ کد کا

مرضِ عشق کی تدبیرِ عبث ہی صفد

نکرتی سود سے بیکار ہی گنتِ اُتعویند

ردیفِ رایِ محمد

۱۰۳
خدایِ عالم رہنا میں وہ دل وہ مہبت بھی عطا

چھری کی نیچی کروں میں مجبہ قلم کی مانند سر جھکا

کہا تھا ٹیل سے حالِ مینسی تری ستم کا بہت چپا

یہ کہنی انکو خبر سنائی کہ ہنس پڑی پھول کھلا

کبھی کاوٹ کبھی کہنچا وٹ کبھی ہی جڑ کی ٹھہری گالی

بری بلاؤں میں مبتلا ہوں میں ان سینوں سی دل لگا کر

مگر وہ سمجھی ہیں شمع مجھ کو کشتہ کرتی ہیں وصل کی شب

جلا جلا کر بیا بھا کر رولا رولا کر گنگملا کر

بلند تیغ نگاہ قاتل و زاجو ہوجای قتلاکے سین

زمین پہ خورشید و ماہ لوٹیں بزمکے سبیل فلک سی اگر

مریض درد مند اہل ہوں میں کمال مرفی کی ہے تنہا

ملی جو کوئی فقیر کامل کہوں کہ حق میں مری دعا کر

مری جازبی کو اوٹکی کو سپے میں ناحق احباب یلکی آئی

نگاہ حسرت سی دیکھتی ہیں رخ سے پردہ اوٹھا اوٹھا کر

فضان بکا آہ ناک زاری بھی ہے شغل روز اے دل

یہ عاشقوں کا سہمے بیچگانہ مہنا نہ کر اسکو تو ادا کر

نماز میں بھی ہی منکر دنیا کہ ہر سے تیرا خیال صدف

خدا پرستی میں بت پرستی خدا خدا خدا خدا

۱۰۳
کہا تھا کیا مجھ سی یاد ہی کچھ یہ کہہ کے پھر ناز کیا کر

ضرور دل میں فساد ہے کچھ یہ ظلم ظالم خدا خدا

عجیب دنیا کا حال دیکھا کہ جسکا جاہ و جلال دیکھا

اوسیکو پھر حستہ حال دیکھا بجار تھی ہیں وہی بن کر

ہمیشہ کی جنگی خیر خواہی وہی ہوئی در پی تباہی

مقام انصاف ہی الہی بتوں میں اور مجھ میں منصف لاکر

سحر ہی نزدیک شب ہے آخر سر اسی چلتی ہیں ہم سنا

جنہیں سے ملنا وہ سب ہیں حاضر جس سے کون کوئی

کیا تھا قاصد جو سینی راہی گذر گئی اون پر کیا تباہی

پھر انا تک وہ یا الہی گلی میں اوس فتنہ گر کی جا کر	
	ہزار محنت میں مبتلا ہوں مگر میں راحت سی آشنا ہوں
بصوتِ رحمہ ہنس رہا ہوں میں اپنی آنکھوں میں غم کی جھلک	
	<p>کڑی اوٹھاتا ہوں بی تکلف نہیں ہی صدفِ درجہ پہنچا</p> <p>زبان سی میں کہی کہوں اُف یہ محسی ہو گا حنا خدہ اگر</p>
<p>لا لہ کہ ملا ہوا ہے ہماری فراڈ</p> <p>فصلِ ہمارے میں یہ چین ہی بھاپ</p> <p>کیا جو بن آج کل ہی عروس بھاپ</p> <p>یہ بارشیں بلا مری شستِ غبار پر</p> <p>دو چار استخوان رہی دو تین چا پر</p> <p>انجین جہکا کی بولی کہ کس اعتبار پر</p>	<p>بعد فنا میں داغِ محبت بھاپ ۱۰۵</p> <p>جوین عجب شباب میں ہی دی یار پر</p> <p>نوشاہ کی طرح سی چین ہی سجا ہوا</p> <p>ای چرخ یہ بھی ہی کوئی انصاف کی روش</p> <p>لاغر ہوئی قفس میں حیاں تک تو عند</p> <p>یعنی کہا جوا ونسی کہ شبکو پہین رہو</p>

صفدر ہماری نام کی کافی ہی شے

حاجت نہیں چہراغ کی اپنی مزار پر

حسینانِ جهان مرقی پیر کیا اسکی جون پر	۱۰۶	حیا پر حور تبان ہی پری صدقی ہی چون
سراپسی کسی قدر تِ خالق نمایان		ازل سی لوٹ ہی برق تجلی روی روشن
ہیں ایسی صاحبِ عصمت پری سکر کا عیان		نمازین پڑھتی ہیں حورین ہمیشہ حکم دہن
صنمخانی کی اگلی صحبتیں دلکش جو یاد آئیں		بہت رویا میں رات آوازِ ناقوس ہر چن
جنون کی جوش میں افسوس آنا بھی نہ سمجھتا		کہ ہاتھ اپنی گریبان پر پڑا یا اسکی دہن
رہی ہر جہی قاتل نہ خنجر دستِ قاتل میں		قیامت تک مگر احسان ہا بسمل کی گرن

ہجومِ حسرت و یاس و تمنائیں کھیا
بہت روی گئی جو قہر ہم صفدر کی فن

رکھ دیا سر کو تیغِ قاتل پر	۱۰۷	ہم گری بھی تو جا کی منزل پر
----------------------------	-----	-----------------------------

انکہ جب سہلو نہیں اونچی ہو	سہ گری کسٹ کی پائی قاتل پر
ایک دم بھی ٹپ سی چین نہیں	دیکھ لو ہاتھ کھسکی تم دل پر
کون واماں گھبیا پیچھے	کچھ اوداسے ہی آج نہرت
اور اک تیر تاک کر مارا	رحم آیا اونہیں جو سہل پر
پہول ہنستی ہیں شمع و تی	رات بھر حال اہل محفل پر

جب گذرتی ہیں وہ ادھر صفد

کیا کہوں کیا گذرتی ہی دل پر

پس گیا دل اونکی آرش کا سامان بھیکر	۱۰۸	سب پہ سی بھیکر تھی پاشان دیکر
گل ہی وہ بلبل ہونہیں شمع ہیں واپس		اتنی ہیں کیا تصور روحی جان دیکر
سوز دل چھالانڈالی پای نازک کہیں		پاون کہو میری سینی پر میری جان دیکر
کیا رفوگر پر ہمارا رعب و حشت چھا گیا		ہاتھ تھرا فی لگی چاکر میان دیکر

<p>ہم کمان پھر یہ تماشا باغ ہستی کا کمان حاصل سی حاصل تھی دلولی سی دلولی</p>	<p>چار ن خوش ہو چلی سیر گلستان دیکر آج وہ سب مٹ گئی گورِ غریبان دیکر</p>
	<p>دیرین کبھی مین کچہ آیا نہ اسی صفدر ^{نظم} گھر مین چپہ آٹھٹی ہم بیان دیکر وہاں ^{دیکر}</p>
<p>روز ہنستا ہی برنگ گل مری فیاد ^{۱۰۹} باغبان سیر حم گل سید گلچین ہونا بیج دنیا خوفِ عقبی جو رست فکرِ معاش سخت دل کی بعد مرنی کی بھی ہی ٹھہرا</p>	<p>ایک دن جلی گری گئی خانہ صیا ^{۱۰۹} پہٹ پڑا ہی آسمان مجھہ خانمان پیاد یہ مصیبت ایک مشت خاکِ بنی بنیاد کوئی روئی کو نہ آیا کشتہ فولاد پر</p>
	<p>مرقی مرقی بھی وہی صفدر ^{نظم} ^{شوق} تینے گردن پر ^{نظم} ہی چہرہ جلا ^د</p>
<p>ہنستی ہیں شہر مری بیتیانی ^{۱۱۰} دیکر</p>	<p>کیا خوشی ہوتی ہے اونکو قص ^د ^{تک}</p>

شمع رواؤ کو بنایا جس سے روشن جہان	ہم کو پروانہ کیا جس نے کی قابل دیکر
خاک جسکی راہ میں ہو وہ کری مٹی عزیز	جان دینا چاہی جس کا دل دیکر
قصد چینی کا ہی قتل میں مبارک ہو	اک ذرا اپنا پرایا تیغ و تال دیکر

قاسم روز ازل بھی تھا بڑا مردم شناس
عشق صدف کو دیا شکل سی شکل دیکر

نظر پڑ جای سعدی کی جواؤ سکی وی تلمان	۱۱۱ گلستان بوستان دوزخ کو رکھ دینا
تری جانباز اسی قاتل یہ شتاق شہادت	کہ خود اگر گلی رکھ رکھ دیتی شمشیر بان
گداچی تری حسنہ و رہین یہی شہ خوبی	قدم رکھتی نہیں ہولی سی بھی خستہ پان
خیرانی نہیں مدت سی کچھ یاران رستہ کی	ذرا اسی یکسی لچیل بھی گویا نہ بیان

نہ کیونکر گریہ صدف مری عالم اندر مانگی

نماطم پر نماطم ہے یہاں طوفان ہی طوفان

<p>تیری دوری سی گنا کرتا ہوں اخترات لوٹتا ہی دل مری سینی میں دن بھر شکری زانو جان پر ہا سرات میری گم نہ پار ہا محشر سا محشرات</p>	<p>۱۱۲ ہجر میں نہ آئی کیا اسی ماہ پیکر زلف و رخ کا یار کی ہر دم جو رہتا ہی وصل کی شب صبح تک سویا میں آرام دل فغان کرتا تھا فرادی تھی قتمین زبان</p>
<p>کیا کہوں طسح گزری ہی شب اونکی بزم شمع کی ہمراہ میں رویا ہوں صفدر</p>	
<p>۱۱۳ کہ دل ہنچا تری دست خانی تاک لہو مری دل میں اگر آئی کسی کی آرزو ہو گریبان تنگ کرتا ہی مجھی حق کلو ہو کر تو گل ہوں ایسی شرمندہ زنگ اوٹھتی ہو</p>	<p>عدم کو کیوں نہ میں تھی سی بون سرخ ہو کر جگہ جو حیرت ان کو کیا تعجب ہی ملے مدد لازم ہی اسی دست جنون احب نقاب اولٹو اگر خسی دم گلشت گلشن</p>
<p>پڑی احباب اکثر میری اونکی درسیان صفد</p>	

اگر مطلب نہ نکلا رہی کچھ گفتگو ہو کر

اگر کس چہری کو آئی دیکھ کر ۱۱۴ روتی ہی جسکو حنائی دیکھ کر

شاخ گل فی سہر جکایا شرم سے آپ کی نازک کلائی دیکھ کر

لوٹتی ہی خود سے قتل قضا دست قاتل کی صفائی دیکھ کر

آئی میں آپکا ہمسرہ ہی ہے کیجیے اب خود حنائی دیکھ کر

کیا کریں صفہ رتہوں سی تھما

بیوفانی کج ادائی دیکھ کر

قاتل کا جو حسرت بسمل کو دیکھ کر ۱۱۵ بسمل ٹپ گیا رخ قاتل کو دیکھ کر

حسرت سی دونوں عشق میں روتی ہیں زرا دل جکودیکہ دیکھکی میں دل کو دیکھ کر

رکھا تو پاؤں میں رہ عشق میں مگر جی کا نیت تھی دوری نہریں کو دیکھ کر

رونق ہی مجھسی بزم کی لیکر برنگ شمع روتا ہوں بی شبائی محفل کو دیکھ کر

صفدر تبون سی چاہ کو مانع نہیں کوئی

دل دو مگر کسی کی ذرا دل کو دیکر

روایت سی ہند

چل عند لب ام میں صحن چمن کو چوڑ ۱۱۶ ہی عنقریب فصل خزان اب طن کو چوڑ

دنیا و دین حصول ہوں دونوں مجال ہی ای دل بگاڑ شیخ سی یا برہمن کو چوڑ

اوجھی ہو ہی ہیں سیکڑوں دل بال بال من اہستہ اپنی زلف شکن شکن کو چوڑ

اچھی نہیں ہر ایک سخن میں نہیں نہیں ہاں ہاں نگہ بلا سے مگر اس سخن کو چوڑ

ہستی بہت خراب سی صفدر عدم ہی خوب

اوس انجمن کا قصد کر اس انجمن کو چوڑ

روایت زامی سہم

پیشہ یہ سب وہی یہ پیا چنڈ ۱۱۷ ساتی فقط سے رونق میں چاہنڈ روز

گل پر کبھی فدا ہوں کبھی شمع پر نثار	بیل ہوں چند روز تو پروا چند روز
ای موسم بہار تو اتنا قیام کر +	حسرت نکال لی کوئی دیوانہ چند روز
کیونچہ تہافت داکبھی رخسار پر یہ دل	آئینہ چند روز رہا شاہ چند روز
دور فلک رہیگا موافق نہ عجب	ساقی کہلا رہی دیرینا چند روز
پیون کی جگہ ٹھہری مری دل تین شبا	یہ گھر بھی رہ چکا ہی پرچینا چند روز

صفدر وہ شوخ گفتا تلون مزاج

اپنا ہی چند روز تو بیگانہ چند روز

کیونکر اوٹھاسکی کوئی اوس دریا کی ناز	آفت کی غمزی قہر کی عشوی بلا کی ناز
بیل کی جان پر ہیں سزا رون مصبتیں	گل کی ستم سہی کہ اوٹھاسی صبا کی ناز
سہ سہ کی جور اورا و نہیں کر دیا شیر	پتھر ہی ہیں بیٹھی ہوئی ہم اوٹھاسکی ناز
یکہنچ کی کر ہی وہ آتی نہیں قریب	غمزی اوٹھاساؤن تیغ کی مین یا قضا کی ناز

<p>خون شہید ناز کا کیونکر اوٹھ سائی بار خوش بھی ہی کر گیا خفا ہے تو کیا ہوا</p>	<p>جس دست ناز میں سی نہ اوٹھیں خاک کی نا انٹھوں پہ میری اس دل درد آشنا کی نا</p>
	<p>صفہ رکھیں وہ پیہر بھی لین سکر اکیٹھ اوستے مرہ جو ساتہ ہوں شرم حیا کی نا</p>
<p>یہ تمنا ہی تڑپی شل بسمل چندر روز ۱۱۹ پھر بھارتی جنوں پھر سلسلہ جنیان ہوا اب نہ کچھ اونکی خبر مجھ کو نہ کچھ سیری اوٹھیں لون بتوں سی میں بھی خاطر خواہ بدلام خط کا دین جو ہری ہر دم سیری غم میں خون بہا دور ہی ہر چہ رکوی یار پر ای شوق دل</p>	<p>دیکھیں ناز واداسے تیغ قاتل چندر روز پھر رہیگا کو بکوشو سلسل چندر روز اونہ مائل میں رہا وہ مجھ پہ مائل چندر روز یا خدا نکاسا ہو جای مراد دل چندر روز قتل کر کی روتی محب کو تیغ قاتل چندر روز اور چلنا چاہیے مندل مندل تیرا چندر روز</p>
	<p>آجکل صفہ رہت تیغ نگہ کی دہوم ہے</p>

ہم بھی ہو کر دیکھ لین قاتل یہ پائل چنڈو

رونی سین محلہ

پنچون کہیں میں اوس بت غنچہ دہن کی	۱۲۰	لیجای عنذ لب کو قسمت چمن کی پاس
کیسی جیا کما کما تکلف وصال میں		لب ہو قریب لب کی دہن دہن کی پاس
آئی بگھر کی زلف جو رخسارِ یار پر		ثابت ہوا ہمیں کہ حلب ہی ختن کی پاس
آئینہ سامنی ہی ذرا خوب دیکھی		ایک اور انجمن بھی ہی اس انجمن کی پاس
نازک بہت ہی آگہو اسکار ہی خیال		دل چھوڑتا ہوں زلف شکن شکن کی پاس
ایسی ہی زیرِ خجرت اتل بھی خوشی		دولما ہو شاو جیسی ہو نچ کر دہن کی پاس

صفدری ہی دعا ہی خدای کریم سے

ترتبت ہو میری رختہ زین کی پاس

یارب ہی وصل یار پر زاد کی ہوس	۱۲۱	انکلی کہی تو اس دل شاد کی ہوس
-------------------------------	-----	-------------------------------

اوس گل کی اشتیاق میں آی عدم سی	کب تھی بہار گلشن ایجاد کی ہوس
آرام سی تھی کیا ہمیں مقتل سی کا تم	لائی لفظ سارہ پنج جلا د کی ہوس
بیل چمن سی اور گئی گل بھی ہوا ہوی	گلچین کی آرزو رہی صیاد کی ہوس

اس درجہ ضعف ہی کہ نکلتی نہیں صدا
صفدر ہی ہسکو نالہ و فریاد کی ہوس

رویت شینج

کبھی تمہاری ہوئی تھی زبان خاموش	۱۲۲	یہ آج کیا ہی کہ بیٹھی ہو میری جان خاموش
ہی اہستہ ای محبت بھی تیر نہیں		کمان کلام کروں میں ہوں کجاں خاموش
یہ دیکھتا ہوں ہ قاتل کہ سرفروش ہی		کھڑی تیغ لیے بھر امتحان خاموش
کینسی لے نہ خبر میری بزم جاناں میں		تمام رات جلا ہوں میں شمع سان خاموش
پیری سب نہیں سنان حنائے زندان		پیش میں ہوں میری پاؤں کی بیزان خاموش

یہ خطراب و متعلق مالہ و قنجان کتبک	تھہر بس ایدل قیاب ای زبان خاموش
چمک کی چپ ہوا صفدر تو بول اوٹھتا	مین سن ہا ہون نہو میری خوش بیاں خوش
یار کو ہی شراب کی خواہش ۱۲۲	مہ کو ہے آفتاب کی خوش
ایک دن خاک میں ملائے گے	دل خانہ شراب کے خوش
جمل میں چہ پیڑتی ہیں ہم اونکو	لطف میں ہے عتاب کی خوش
مجموع شوق نظارہ رخا	آپ کو ہے نقاب کی خوش
مست ہوں یا دچشم ساتی	نہیں جام شراب کی خوش
پردی پردی میں قتل ہو علم	ہی یہ اون کی نقاب کی خوش
بوسہ مانگا تو بوسے وہ صفدر	بس بھی تھی جناب کی خوش

رویف صاوملہ

<p>قسمت مری گزشتہ ہی تقدیر ہی بنا ہی نقص مصور کا جو تصویر ہی ناقص سجن ترانا نقص تری تکبیر ہی ناقص کس درجہ مزاج فلک پر ہی ناقص</p>	۱۳۴	<p>کس طرح کہون وصل کی تدبیر ہی ناقص کیا شعر کہی سست جو ہوشاں کمال زاہد نہ عبادت پر ابھی ناز کرتا ہر روز ملا تا ہے جوان خاک میں گیتا</p>
	<p>صفدر خط رخسار جانان نہیں آیا آئینی مین طوطی کی یہ تصویر ہی ناقص</p>	
<p>کرتا ہی کام ساری جہان کا تمام قص بسمل ہوا تمام رہا نام تمام قص کچھ دیر چلکی کچھ ہی بالائی بام قص اخیل ترپ ترپ کی نکر صبح و شام قص</p>	۱۳۵	<p>کرتا ہی کام ساری جہان کا تمام قص قاتل کی دلیں شوق تماشی کا ہی ہے ٹنڈی ہوا ہے لطف شب ہوتا ہے دیکھی گا کون تیرا تماشا فراق میں</p>

صفدر نزار شکر کہ لاکر مرغی نل

کرتا ہی نازی دہ بت خوشخرام قص

ردیف ضما و مجملہ

زمین سی بھی مطلب نہ آسمان سی غرض

تری طلب میں اوٹھا دی کھان کھان سی غرض

ہماری سرکویاوس سنگ آستان سی غرض

سب ایک سی ہیں اوٹھا دی سیانسی غرض

رہی نہ ہکو چمن سی آشیان سی غرض

ترپ سی آہ سی منہ یاد سی قنار سی غرض

۱۲۶ مکین گوشہ عزت ہوں کیا جانی غرض

حرم سی یر سی سجد سی یکہ سی سیم

سجود کعبہ و تہنہ سی ہی کیا مطلب

نقط لغات شاہ وکد ہی حاجت سے

ہیں اتو خا نصیاد میں اسیر نفس

کوئی خفا کوئے آزر وہ ہو مکر دل کو

کوئی یہ پوچھی کہ قتل میں کھوین غنیا

غرض

فقط اد نہیں تو ہی صفدر کی متحاک

<p>تم دوپٹی میں چپاٹی موجو ایجان عارض حق یہ ہی آپ سی کس کسکی دوا چاہوں شمع کا نور بھی فانوس میں جیتا ہی چشم بد دور نہیں باغ سی کم باغ جمال</p>	<p>۱۲۷ صاف بنتی ہیں چراغ تیرا مان عارض سو مرض ہیں مجھی ای عیسی دوران عارض کیا چپاٹی ہو حیا سے تہ دامن عارض سرو قد زلف ہی سنبل گل خندان عارض</p>
	<p>روز روشن ہی شب تار نظر چین کس ستمگر فی کیا زلف میں پنہان</p>
	<p>رویف طار ہملہ</p>
<p>۱۲۸ یہ ہمکی پیر ویتا ہی قاصد کو خار جبریل بن کی امی کسینا و سکانا مکڑی این میری نامی کی میں جانتا ہوں قاصد فی سیر حلق میں سو کیا بھی</p>	<p>لونگا جو ایک میں وہ کہینگی حصار نازل ہو شل جھست پروردگار قاصد فی محب کو لا کی دی ہیں چار گھر گھر لیے پھر صفت اشتہار</p>

صفدر ہی یہ بھی اک مری تقدیر کا لکھا

پڑھتی نہیں وہ دیکھتے ہیں بار بار خط

کیونکر بڑاؤن اوس بت نامہ زن سی ۱۲۹ محسنی لال اوسکو ہی سار جی بن سی ربط

دکو ہی میری رشتہ جان اسلی عییز ہی اسکو کچھ نہ کچھ تری موی پان سی ربط

گلشن میں عین لیب کا قطف ہی آنا صیاد کو زیادہ ہوا باغبان سی ربط

گردن میں طوق بسکی وہ شمشیر گہنی حیران ہون میں یہ دونوں میں کیا کہاں سی ربط

صفدر شب وصال میں کیا کیا فریاد

لب کو تھا اوسکی لب سی بان کو زبان ربط

رویف ظار مجھ

صحبت بادہ ہی اسوقت کہاں یار ۱۳۰ مست ہم نشی میں تم اب تو ہی شوار ۱۳۰

شوق کہتا ہی شب وصل اوٹھا دے ناز کہتا ہی کہ ٹوٹی نہ خبر داریا

<p>پوچھ مجھسی سہ محفل نہ تمنا میری ہاتھ پیلا کی لپیٹتی تو لپیٹ ہی جاتی خوش جو پانا اوسی سب حال مرا کہنا آگئی ہی عرش علیٹ پہونک چلی گردن کج</p>	<p>شرم کی بات ہی آئیگا تجھی یا رخا سہل سی بات کو کر دیتا منی شوکا نامہ ہر وقت پہ کرنا زخیر دار کا کچھ نہ اگا بھی کرای آہ شہر ہار کا</p>
	<p>حال دل یاری سب چل کی کھوای اپنی عیسی سے نہیں کرتی ہین بھیا</p>
<p>چلا جو میں نہ کہینی کہا خدا غلط ابھی تم آئی ابھی کہتی ہو کہ جاتی میں چمن سی رخصت میل ہی گل ہین چڑ یقین ہی چوٹ کی ہم قافلہ سی رہنا شاہواری عبت خوش قد کی چالون پر</p>	<p>۱۳۱ ٹرپ میں بھول گئی آت نا خدا غلط درست ٹھیک مناسب بجا خدا غلط چٹک کی دیتی ہین غنچی مسدا خدا غلط قدم تہم پہ ہی بانگ درا خدا غلط یہی چلن ہی تو صفدر ترانہ خدا غلط</p>

رویف مین مہملہ

وہی نظر وہی چٹون وہی ہی ساری وضع	۱۳۲	اور اُرائی قاف مین پر یون فی تہی ماری وضع
مین ٹیک ٹیک پتا او سکا و دن تھی سید		جو ہولی ہولی مین بات تین تو پیاری وضع
مین تلو دیکھی یوسف کو آج دیکھ آیا		یہی تھی شکل بھی وہی بھی ساری وضع
شراب رات کو پی دلو روزہ دار ہے		خدا کا شکر کہ اچھی نہیں ہماری وضع
تمام فتنی او ٹھائی ہوئی ہن غمیں ونکی		نہ یہ روش ہی ہماری نہ یہ تمہاری وضع
شراب خانی مین می پی کی شیش بھری		گیا وہ زہد مٹاقت سدا ہاری وضع
کہان ہی ہمسی و فادار کوئی ای صفہ		
ہمیں چہنم ہی جو کچہ کہ ہی ہماری وضع		
کہنتی ہی شاید کہ عشق عارض جانایہ شمع	۱۳۳	سوز غمسی جل ہی ہی صورت پر وایہ شمع
دانہ کہاتی مین تری سوز جاتی مین جلا		جلتی ہی یکساں میان کعبہ و تنجایہ شمع

هون وه یکیش کچ لسنو هاجوس تی میچ

جاکی سجدی او ٹھالا یا سو منچلنه سمع

یون بھی عاشق سی کوئی معشوق تهاہی

مرگ پروانہ ہی تھی سیرانا ز معشوقا نہ سمع

یاد رکھتا ہی کسیکو کون صفدر مرگ

لاٹیکا اپنا نہ میری قبر پر بگیا نہ سمع

دلیف خین معجبہ

سینی سی کیون آئی صدا ہای ہای داغ

۱۲۴

داغ آشنای ل ہی تو درد آشنای داغ

کیا بکیو نسی پو چہتی ہو ماجرای داغ

اب کوئی دلنواز نہیں ہی سوای داغ

ای سو عشق دی مری دل کو یہ روشنی

مہتاب وفتاب سی آنجین ملای داغ

دسی کہی تہو نکی محبت خبای گی

پتھر کا نقش ہی کوئی کھونکر ٹھای داغ

تکین دل جو جبرین ہی کچ اسی

سینی سی سیری ماتیہ نہ یارب اوٹھای داغ

غمنوار جان زار جگری نہ دل مرا

یہ آشنای درد ہی وہ آشنای داغ

بوسہ ملی رقیب کو ہم جہلکی رہ گئی	اوسکو جو گل ملی تو ہمیں ہاتھ آئی داغ
	بعد فنا بھی حق رفاقت ادا کیا
	صنمدر ہمیشہ یاد رہیگی وفای داغ
پروا نہیں جو عرش پہ می یار کا داغ	۱۳۵ ہی عرش سے ٹبند دل زار کا داغ
یوں تیر تیر چل نہ گلستان میں	نازک بہت ہی ٹبیل گلزار کا داغ
اسی منکر و نکیر ہٹو میری قبری	بختو تم اوس سے جکو ہو تکرار کا داغ
در بار میں نہ یاد کیا کیجیے مجھے	میں خاکسار عرش پہ سرکار کا داغ
	صنمدر میں مدح ساقی کو شریستہ
	سکو ہی صنم بادۂ خمت کا داغ
	روایت فا
ہم جاننی جاتی ہیں میں بزم جانان کھنڈ	۱۳۶ پروا نہ آئی جس طرح اوڑھ کر چرخ افغان کھنڈ

فصل گل آتی گل کھلی سنکر قفس میں	ہوش اور بھئی دل پہنچ گیا اپنا گلستان
بہل تری نالوں میں ہوتا تو وحشت کا اثر	گلچین کریشان پہاڑ گر جای بیابان
تو فی ہنسایا قید میں دیوانہ کو آنکھی	جاتی تھی گلشن کی طرف انکھی دندان کی طرح
موجہ عشق مشرب کی طرف اچانچاں کی نہیں	گیسو ہی بہتہ کی طرف عارض سلیمان کی طرح
انکھوں کی الفت فی مجہی وی اصل و کملاً	آہو لگا کر لگی شہر فشان کی طرف

ہو لنگی صف در خواب میں کو چہ قاتل کا

جو مرد ہیں جتنی ہیں وہ سنہ کر کی سید کی طرح

ہو فی دو باغبان ہی حبیب کی طرف	۱۳۷	پہو لوں کی کان ہیں مری منہ یاد کی طرح
انکھیں تجھ سوی بق تحسلی ہیں طوطے		دل ہی تمہاری حسن خدا داد کی طرح
پہنچی جو روح حسد میں کچھ دیکھ مال کر		پھر آئی دیوان سی کو چہ جلا کی طرح
مانع ہی ضبط در نہ ارادہ اگر کروں		آجاسی خود اثر مری منہ یاد کی طرح

نغم ہوالم ہو درد ہو حسرت ہو یاس ہو

صفدر سو کوئی تو دل ناشاد کی طر

ردیف قاف

ہزار ہونگی اگر تم پہ جانِ جانِ عاشق	۱۳۸	ہلکا ایک نہ محبسا فر اجدانِ عاشق
تمہاری ظلم و ستم سی خیال آتا ہی		کہ تم پہ کیوں نہ ہو بعدِ استخوانِ عاشق
قدمِ جنون میں نکلتا نہیں جو زندان		ہماری پاؤں کی شاید ہیں بربانِ عاشق
تمہاری سائی سی ہی اب تو شک گذرتا ہے		نہ بھی ہونگی کہی ہمسی گجسانِ عاشق

تمہیں سناقتی ہو سب کچھ وہ کہ نہیں کہتا

نپاؤگی کہیں صفدر سانی زبانِ عاشق

جسٹ ہوتا نہیں سوای افاق	۱۳۹	دیکھی کب ہوا انتہای افاق
-------------------------	-----	--------------------------

بیقرار ی یہ ای دلِ جی	.	ابھی نادان ہی ہست ای دراق
-----------------------	---	---------------------------

ہم کو اندسی ہی خواہش وصل	وہ کیا کرتی ہیں عافی نہ
جس نے لکھا مخطفتیہ	وصل لکھانہ کیوں بجائی نہ
کہ چکا لاکہ داستانِ جد	
ابھی باقی ہے ماہِ ایامِ فوق	
دیف کاف تازی	
یہ شہر مبین آگنہ میری دل سی جیاسی منہ پر نقاب کتبک	
بہی گئی دو ماہ سے روزِ صحبت دو ہن کی گئی حجاب کتبک	
مین مریا اور شش سمجھ کر یہ کہ رہا ہے وہ ماہِ پیکر	
کہ انکی غفلت تو ہی برابر ہلا میں چہر کوں گلا کتبک	
وہ بت عنایت پہ جلد آئی حسد اگر منی سی سنہ ملا	
تکلف اوٹھی کھاٹا جای کرے گا شہرِ مہ حجاب کتبک	

	خزان ہی آخر بھار دنیا بقاء ہی اسمین ہوا کا جنو کا	
غور آنا نہیں ہی اچھا بہلا یہ حسن شباب کتبک		
	یہاں ہی جینی کا کیا بھر و سا کہ حادثوں سی بھری نہی	
بھی جو سے موج کا تا چا تو پھر قیام جاب کتبک		
	ضرور آفاق سی سمنہ ہی سرور یہاں قابل حذری	
مقام عبرت یہ خشاک و تر ہی شراب کتبک کتبک		
	خزانہ صحر ہو مانو کہنا تغافل اتنا نہیں ہی اچھا	
سحر ہوئی آفتاب چمکا اب آنکہ کہو یہ خواب کتبک		
استقدیر ہی تنگی پس گئی ہیں تکی	۱۳۱	حاصل ہو جانی کا خاک بزم جاناں
ماہی پھر لگا جانی خود بخود گریبان		فصل گل قریب آئی اسی حوض مبارک
گر دیکھی ہنچینگی ہم سیکلی داناں		خاک میں ملایا ہی چرخ تو فی کیا پروا

<p>حال ہو مو کنا سیرِ عام و بچنی کا مجھ میں طاقت پروازِ ضعف کی نہ یا وہ روزِ وحشت تھا تو رتی تھی زرخیز</p>	<p>ای صبا اگر جانا اوسکی زلف چاک پری سیری پہنچنگی اوڑکی اب گلستان چاک ہو نہیں سکتا ہمسایہ اگر تک</p>
	<p>حال گر یہ صفدر کھیاں کبر و ہم موج زن ہی اک دریا شہرِ سیما تک</p>
<p>لایا تو ہی نصیب ہمیں کوئی یار تک تو بہ تو می سی کی مکر آتا ہے خیال بوسی لپی زیادہ تو بولی وہ باز سے دامن میں بوی گل کو سمجھتی ہیں جو غبا</p>	<p>۱۴۲ دیکھیں گزر ہو یا نہواوس گلزار دیکھیں کہ کس طرف ہو طبعیت بہار بس بس مضائقہ نہیں دین چاک ایل وہ خاک تیشگی مجھ خاکسار</p>
	<p>صفدر غم فراق میں جینا محال اپنی تو زندگی سی فقط وصل تک</p>

روایف کاف فارسی

<p>چمک گیارہ جوانی میں وی یار کا رنگ چمن میں گر پیل پیل یہ پھول ہنستی ہیں میں سکی دست چنائی کا گشتہ ہوں باز گلگون کو ہنسنی دی پیل کو مانی کرنی دی</p>	<p>۱۳۳ کہ جبکو بھکی صاف اوڑ گیا بہار کا رنگ بدل گیا ہی عجب باغ روزگار کا رنگ کہ بعد مرگ ہی گلگون مری غبار کا رنگ کہ چند روز ہی ای غبار بہار کا رنگ</p>	
	<p>کھنکھن ہن و صف جو بروی یار چمن ہر ایک شعر میں اپنی اپنی ذوالفقار کا رنگ</p>	
<p>۱۳۴ ہر ایک مانگت ہے مراد لاک لاک پھولوں سی ہیں جو آج غدا لاک لاک میں کیا مری اوڑاتا ہے یہ لاک لاک انہیں جدا جدا جس کرو لاک لاک</p>		<p>زخما ریا پر ہیں جو یہ لاک لاک کسنی چمن میں اکی یہ ڈالا ہے تنفر جا کر ہماری سبھی سی گیسوی یار میں کسبت کی انتظا رہیں ہیں گرم چمن</p>

نزل ہی ایک پہنچ کچن جعفر ریٹن

ملکر چلین کہ جسے و نزل اگا اگا

روایف لام

۱۳۵ لہی پھر تار ہی محبو جا چہ اول

ملا پا خاک میں کیوں اسکو تونی

نزاروں حسرتوں کا خون ہوگا

اوٹھنا کیوں بتوں کی تاجریا

ادا و ناز چہ انان کی دوہائی

ملا روز ازل عالم کو سب کچھ

سارا بھی کہی تو آتش ناستا

گلی سی اونکی گھر تک آتی آتی

مرا حسین سید چہ اول

بہت نازوں کا پا لا تھا مادل

اری ظالم نہ مٹی میں سلا دل

اگر ہوتا مری بس میں سدا دل

گیا دل ہاتھ سے میری گھیا دل

ہمیں آفت رسیدہ اک ملا دل

اری ابوی مروست بیوفت دل

پھلک سو جگر رہ رہ گیا دل

خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہمیں صفہ

بس اتہواک صم کو دیدل

کیا پوچھتی ہو کتنا ہی عالی وقار ^{۱۲۶} عرشِ خدای کعبہ پر درگاہ

بجلی شہ ارشد سمندر ہزار دل المختصر ہی قدرت پر درگاہ

قاتل کی ہر طرح بھی منظوری تھی سرشکیش ہی جان فدای نہاد

اندوہ و یاس و حسرت حیران کا آباد ہی نہیں سی مراد اذلال

افست فی اسکو خاک میں خرملا دیا تھا ورنہ یہ کبھی گھر آباد دل

ہوتا ہی سہی تیرا حسنین کو دیکھ کر ایسا دیا تھا کیون بھی پر درگاہ

صفہ رمدار زلیست ٹرپنی یہی مڑا

مرجاؤن ایک دم جو ہنو مقبر دل

آبادی یہی پھر شمشیر قاتل آجکل ^{۱۲۷} پھر ٹرپتی ہیں پی بسمل پہل آجکل

تیسری ناز کی عادت سی کہ بجاتی ہیں	صبر کرنا چاہی ہر طرح ای دل کھل
پھر ہوا سودا سیکلی زلف پچان کا	پھر ہمیں درکار ہیں طوق و سلاسل کھل
خم کی خم اولٹی پری ہیں سیکدی میں جاو	قابل غنہ سارہ ہی مستون کی محفل کھل
قیس فی بلکونسی اپنی صاف کی ہیں	شاید آی گا اوسیریلی کا محفل کھل
دو گھڑی کاشن میں چلکر سیریل کھی	یاد کیسو میں پریشان ہی بہت دل کھل

ٹھنڈی سانسین ن ہیں لب کچھ پوہی
کس پریر و پرہوی ہیں آپ نائل کھل

کھینچ کر تیغ جو آیا سو بسمل قاتل	۱۳۸ وہ ادا کی کہ قصہ بول اوٹھی قاتل قاتل
جس طرف دیکھ لیا لوٹ لیا مار لیا	انکہ ہر زن ہی انکہ کا ہی قاتل
کون ہی قابل حمیت کوئی پوچی گا	صاف محشر میں کیسے نہ لگا کہ قاتل قاتل
فوج کی وقت نہ آتا دل بیتاب رہ	ایسی صد موزگان ہو گا محفل قاتل

<p>منع بسمل کہ طبع بدین بتیاب ہی قیس سیا تکلف ہی جو دم بھرتی ہیں بشکلیا</p>	<p>ہو گئی کیا نگہ صاحب محبت تامل بات جب ہی کہ سبھا کہی قاتل قاتل</p>
	<p>لوگ دیوانی ہیں جو دھونڈ رہی ہیں صفہ قتل کر کی بھی مچھپا کئی منزل قاتل</p>
<p>مرا گھر کمان اونکی آنکی قاتل ۱۳۶ کبھی بوسہ لگا دین کا تو بولی غرض دیر سی ہی نہ کبھی سی ہنسائیں تو ہنسکر کھاؤ سی مچھی جناری پیر سی کھا سنی او ق کھاؤ سنی کچھ سوچ کر اپنی دل</p>	<p>بلاؤن اگر ہوں بلا نیکی قاتل چلو تم نہیں منہ لگا نیکی قاتل یہ سر ہی تری استانی قاتل ہوی آپ بھی مسکرائی قاتل مسیحا ہو تم یہ جیلانی قاتل یہ فتنہ نہیں ہی جگانی قاتل</p>
<p>کھا کچھ جو مہینی تو بولی وہ صفہ</p>	

ہوی نام بھی باتیں بنانی کی قابل

کھیا ترقی پہی سن دی جانان اکھل ۱۵۰	چھپتا ہی چرخ پر محسوس درخشان اکھل
پھر کمان فیصل گل چیش اچی شتوین	رہ بجای حسرت چاک گریبان اکھل
ہندی پھر ملنی کا قاتل کو ہوا ہی تازہ	رنگ لایا ہی نیا خون شہیدان اکھل
دیکھی کسی کو جلائی کسکو پہونکی خیر ہو	گرمیان دکھلا رہی ہی آہ سوزان اکھل
پان مسی ستر کا جل غان ہندی آئندہ	جمع وہاں کیا کیا ہیں آتش کی سامان اکھل
یہاں شتب یک ہیں اختر شماری ہیں	وہاں چنی جاتی ہے پیشانی افریقان اکھل

کھنڈ مشاقون سی جلدی کیا ہی ملجای جلا

لکھ گیا چینی کو ہی صفد کار دیوان اکھل

پرواہنیں جو قبر پہ کوئی نہ لای گل ۱۵۱	باو صبان لاکی چمن سی چڑھای گل
ماتم سہری شمری ٹیل سے بوستان	اک سمت ہای سرو ہی سمت ہای گل

دل قد یہ ہنشا جگر روی یار پر	اک آشنای سروہی اک آشنای گل
مدت کی بعد آئی مری قبر پر جو شمع	وہ بھی ہوئی ہو اکی شرارت سی ٹی گل
<p>صفہ رعد کی ساتھ بھی کاوش نہیں</p> <p>کاٹی نہیں ہمارے چمن میں ای گل</p>	
قیسوں میں مہندی لگانے کی حاصل	۱۵۲ علی دلو سیری جلاغیسی حاصل
یون فتنہ پرداز عالم سے چتون	پھر آنکھوں میں سرمہ لگانے کی حاصل
جو چوری ہی مد نظر دل ہی حاضر	مری جان آنکھیں چہرانی حاصل
نہ لوچکیاں غمیر کا فکر کر کی	دکھی دل کو سیر دیکھا نیسی حاصل
<p>نکلتی ہی گہری نہیں ہیں وہ صفہ</p> <p>سیراہ آنکھیں بچپانی سی حاصل</p>	
نفس پر پول کہنی سی ستم اچا دی حاصل	۱۵۳ گرفتاروں کی ترپانی سی اسیا دی حاصل

خزان آتی چمن میں خاک اچھی یاد دہنتی ہے	نفس سی اب جو کرتا ہی مجھی آزاد کیا ^{حاصل}
شکایتِ انجم کی بہ سلاک چرخِ سنہا	برہمن سی بتوں کی ہم کرین فریاد کیا ^{حاصل}
ترخجر جو کہتا ہوں اوٹھا رخسہ فریاد	تو کس اغماض سی کہتا ہی ہ جلا د کیا ^{حاصل}

کوئی سنا نہیں بیدار دین ست افلی ^{والی}
 کو ^{حاصل} صفدر جس سی بی اثر فریاد کیا

رویف میم

فسیرن میں تم ہو سلی میں پائیم میں تم	۱۵۴	حقا بزنگ ہو ہر اک پیہر میں تم
طاقت دل جگر میں بان ہو دہن میں تم		میں ہوں کہ بولتی ہو مری پیہر میں تم
مسجد میں سیکدی میں کلیسا میں میں		دیکھا تو تھی سپہرا ہر اک خم میں تم
گل میں شمیم نشہ می لالہ میں		موتی میں آب رنگ عقیق میں میں تم
سویں ہاں نازک طلعت ان میں		خم گلرخون کی زلف سخن در سخن میں تم

<p>وجہ صفای چہرہ آئینہ حلب بل کر گدن کی شاخ میں چستی کی تپن ^{داغ} زینت کی وقت انو شیریں پرانہ</p>	<p>خوشبو لباس نافہ مشک خن میں تم جرات فرج شیریں شوخی ہرن میں تم ہنگام ہمد تیشہ کف کو بہن میں تم</p>
<p>کھتی تھی کیا زبان سی کسی کچھ کل گیا صفہ کمال آج تو بہکی سخن میں تم</p>	
<p>جانی کو گھسار و سکی جائیگی ہم پہلو میں جو تم ہو حنہ دل پرسش جو ہو تو حشر کی نو ہنستی ہو ی آی اس جہنم کیون جنساک میں ہو ہمیں ملانے جی بھر کی کر سینگے دل کاظم</p>	<p>۱۵۵ دل روزگھسان سی لائیں گی ہم اک دم بھی نہ چین پائیں گی ہم تصویر تری دکھائیں گی ہم روقی ہو ی بھان سی پائیں گی ہم دیکھو تمہیں یاد آئیں گی ہم چھوٹی سی لحد بنائیں گی ہم</p>

صفدر اک روز وصل ہوگا

کبتک صدی اوٹھائیگی ہم

کسیکو او سکی دہن کا نشان نہیں معلوم ۱۵۶ سوہنہ کی یہ راز نہان نہیں معلوم

تمہارا دل جو کہیں ایگیا تو سمجھو کی ہماری دست در ابھی جان جان نہیں معلوم

پنوپہ خانہ بدوشو نکا کیہ پیاسیا کہ ہر چمن تھسا کمان آشیان نہیں معلوم

گلی مین یار کی یا وادی جنوں کھٹ گلیا ہی دل وحشی کمان نہیں معلوم

عدم کو لوگ چلی جاتی ہیں جوتھی عدم کی کیا ہی زیادہ بان نہیں معلوم

رہی وہ گور غریبان میں باگتھی سو مسافران عدم کا نشان نہیں معلوم

عبث بگڑتا ہی صبا دآہ صفدر

اسیر تازہ ہی طہ زرقان نہیں معلوم

دل دیکھی نہیں بتو چلے ہم ۱۵۶ گیمفت پال کو چلے ہم

اس باغ میں رہ گئی جو شب بھر	شب بزم کی طرح سی رو چلی ہم
ای دل تھی دی کی ایک گل کو	کانٹی تری حق میں جو چلی ہم
یہاں خاک اس انجمن میں دکھیا	بس کھلتی ہی آنکھ سو چلی ہم
اب جلد لگا دی منہ سی سائے	ساقی ہشیار ہو چلی ہم
ہم دفن ہوئی تو روح بولی	کشتی اپنے ڈبو چلی ہم
<p>یہاں شمع کی طرح آکی صفہ</p> <p>احوال پر اپنے رو چلی ہم</p>	
صفہ رکھال تنک ہیں جو رو سی ہم	۱۵۸ فریاد ان بتوں کی کریشکی حسد سی ہم
دکان خیال کیسے سچیاں نہیں ہا	اچھا ہوا کہ چھوٹ گئی اس بلا سی ہم
جس جا بھی ہوا نہ فرشتی کا بھی گند	پہنچی وہاں رسائی بخت سی ہم
چلا چرکی ایک تو دی ست پکا	کھتی ہیں ہاتھ جوڑکی دزد خا سی ہم

پوچھا مزاج ہمئی تو بولی کہ شکر ہی

اچھی ہیں آجک تو تمہاری دعا ہی

نفرت ہی دلو دولت دنیا سی تقد

چلتی ہیں بچی سایہ بال ہمائی

صفدر سارا دل جو پریشان ہو ہیں

کہنچین کی ہاتھ اہنت رلف دو ہی

وہ شیریں ہی پرویز دوران ہیں

۱۵۹

وہ بلقیس ہی تو سلیمان ہیں

فقیر ہی ہماری فقیہی نہیں

سکندر ہیں قصیر ہیں خاقان ہیں

نظارہ ہیں کوچی مین اداس کی گدا

حقیقت ہیں دیکھو تو سلطان ہیں

دکھا دو کہی پھول سانجہ ہمیں

کہ مشتاق سیر گلستان ہیں

جو سر و خرامان ہی صفدر وہ گل

تو داغون سی سر و چراخان ہیں

نرہی اپنی اختیار ہیں

۱۶۰

اور کچھ ہو گئی ہمار ہیں

تقدیر کو یارِ ہادیاد	ابوہین تیری اختیار میں
پی چکی ہیں ہندو زخم لیکن	ساقیا ہیں ابھی خمار میں
شورِ محشر نے کیا قیامت کی	سو گئی تھی ابھی فرار میں
نیند آئی نہ رات بھر صفدر	
تھی کسی کی جو انتظار میں	
رویف انون	
کیف می کہن ہون میں بوی گل و سن ہون	
لا لہ ہرچہ ہون ہیں شمع ہر انجمن ہون	
میکدی میں ہون بادہ نوشی میں تمام ہون	
کبھی یار شمع جیہ پوش دیر میں برہمن ہون	
نگارِ خجل ہون میں حسرتِ بے فصل ہون	

گرچه چشم دل هو منین خنده زخم من هو من

سایه هر شب هو من لذت هر شب هو من

آتش لعل تر هو منین آب در عدن من

ساکن بی مکان هو من بسمل بی سنان من

ناله بیزبان هو من خنده بی دهن من

گریه آبشار من تازگی بهار من

سبزه سبزه زار من زردی یاسمن من

بیل ناکش هو من پولون کی بوچه من

طوطی خضر و ش هو من آئینه چمن من

ذوق بکر خراشی آه اثر کد از قیس

لذت درد محنت بازو کو بکن من

صفدر اگر هوشم و اختر من بھر صبا

سایه ابر رحمت حضرت ذوالمنن ہوں

خط نصف النہار آسمان اعتلا ہوں

حسینو نکو جو زینت کا خیال آجی ہوں

اگر شبنم بھی ہوں تو شبنم باغ صفا ہوں

سمن ہوں یا سمن ہوں نہکت ہوں گل صبا ہوں

قمر ہوں شری ہوں مہر تابان ہوں سہا ہوں

صدای صور ہوں ہنگامہ وزجر ہوں

دم پکار زور بازوی شکست ہوں

غریب کا سہارا ہوں مریضوں کی شفا ہوں

۱۴۲

کوئی کیا جانی محبو مرکز عالم میں

شہید نکو دیت مطلوب ہے تو خونہا ہوں

اگر سہرہ بھی ہوں تو سہرہ چشم بصیر ہوں

سبک دہی سی سو سوزناک عالم میں بلتا ہوں

تعلی پر جو آون تو سر و غ تازہ کھلا ہوں

مری یاد سی سن ہوں عالم ہو اگر مرد ہوں

بروز قحط تاثیر دہای احمد مل ہوں

مرا واد کی حق میں تو مرہم داغ کی حق میں

صفدر

عقاب لطف دونوں انقی ہوں مجید ای

دم آب بقا ہون جرعہ زہر فنا ہون

تہید ستون کو دو تہمنہ کر دوں گدا ہون ۱۶۳	سیخنی میں مثل سایہ بال ہون
پریشان خاک کی صوت شتابان آکی صوت	حرارت میں ن آتش تیر چلیں ہون
کوئی ہشکی کسی صحرا میں خضر راہ ہون	کوئی کشتی بھی دریا میں اوسکا ناخدا ہون
کبھی بقی تحسلی ہون کبھی نور رخ پو	کھین بدرالدجی ہون کبھی شمس الضحیٰ ہون
کسی کا کام اس منزلیں محسوس کتابی	نہ نقش پای ہر وہون آواز در ہون
جو ظاہر میں ہیں یہ مردم تو میں کب آ	یہ حجاب سامنی ہیں انسی صوت آشنا ہون
بہ شکل آئینہ وارفتہ چشم عنایت ہون	جو مجھ کو دیکھتا ہی بس اوسکو دیکھتا ہون
تا شا اس حمن کا کیا سامی ہی نظر ہون	دل بی آرزو ہون تارک برگ نوا ہون

مقابل محسوس کر کون جج سکنا ہی ای
نشان سامنی آئی تیرہ بی خطا

<p>کشان گئی سرین مری وہ آئی ہوئی ہیں پھر ماتہ نہ آئی گا جو لبتا ہی تو سیلو ہی صبح شب وصل بھی کس لطف کی صحبت خنجر کو نہ آتی تھی کہنچاؤٹ نہ رکاوٹ خاوت میں بھی ہمارتسا نہیں ممکن کمدی مری مرنی کی خبر اونس کی پسنی صرصری کہو جلد چراغ آئی بجباوی کرتا دل بتیاب قیامت مگر اتک</p>	<p>۱۶۳</p>	<p>سہمی ہوئی جیسی ہوئی شادی ہوئی ہیں اتک دل بتیاب کوٹھڑی ہوئی ہیں ہم چھڑ پر آمادہ وہ شادی ہوئی ہیں قاتل یہ چلن سب سے سکھلائی ہوئی ہیں انداز وادایار کی ساتھ آئی ہوئی ہیں کچھ سوچ میں بیٹھی ہیں وہ گمبیری ہوئی ہیں تربت یہ کہی پردہ نشین آئی ہوئی ہیں رو کی ہوئی تھامی ہوئی ہوئی ہیں</p>
<p>حورونکو کہی منہ نہ لگائی صدف جو یار کی بوسہ کا مزہ پائی ہوئی ہیں</p>		
<p>ہمیشہ مجھ کو حسرت سی سنگریاؤ کرتی ہیں</p>	<p>۱۶۵</p>	<p>تاسف خون ناحق کا مری حبلہ کرتی ہیں</p>

سنم کا ذکر کرتی ہیں نہ حق کی یاد کرتی ہیں

ٹھہر جا کوئی ساعت اور ای تیغ قضا دم

ہوتی ہی ترک میخواری مگر کچھ ربط باقی ہے

چکنا، مصفیٰ ان چمن سب ل جاتی ہیں

سوال دل پر لازم نہیں ہیں گالیان دینی

سحر کو طائران خوش نوا کس کنز صفا ہے

تصویر آجکل بھر دل میں آیا خور دیون کا

ہم اس عمر و روزہ کو عبث یاد کرتی ہیں

ابھی سہل تماشای رخ جلا کرتی ہیں

صریح چکیان لستی ہی جب ہم یاد کرتی ہیں

ترپ کر جب اسیران قفس فرما دیتی ہیں

ہماری عرض کیا ہی آپ کیا ارشاد کرتی ہیں

شنای باغبان گلشن احباب کرتی ہیں

پھر اس او جری ہوئی بستی کو ہم یاد کرتی ہیں

یکس محبوب کی تصویر ہی آئینہ دل میں

کہ صضر رشک جس سی مانی پھر آؤں

۱۶۶ گل عارض نصیب دشمنان کھلا جاتی ہیں

قیامت ہی یہ غمزی تیغ کو سکھلا جاتی ہیں

صبا کیا چو گئی ہی آپ کیون شرما جاتی ہیں

رٹ کی
ذرا تکیں حل پہنچ کمنج کی دم لی لی کی رٹ

جیای قاصد شوق شهادت او کی یعنی کو	اجل آتا توقف کر کہ وہ بھی آتی ہیں
جهان میں وہ بجائی نام الفت یا کہیں باقی	نشانہای مزار عاشقان سو جاتی ہیں
بڑا ہی قوت و دست ہو س پیمان بان	ثمر تخیل قامت سی بھی تائی جاتی ہیں
نظر آتی ہی شان کبریا و دست ^{مخلبین} جی	بٹھائی جاتی ہیں انخیا رہم او ٹھو جاتی ہیں
وہ مست حسن و نون میں کی کی بھی نہ سیتا	عبث شیخ و برہمن اپنی اپنی گالی جاتی ہیں
دکھا کر آب تیغ تیسر وہ سفاک کھتا ہے	جو ہمپر مرتی ہیں اس گھاٹ وہ نہلائی جاتی ہیں

بہلا صمد میں افکوراہ پر سطح لائی	کبھی جاتی ہیں و فی لگتی ہیں شرما جاتی ہیں
----------------------------------	---

کبھی سبز لب خضر ہوں کبھی اس چمن میں نسیم ہوں	
--	--

کبھی سخت لالہ میں داغ ہوں کبھی حبیب گل میں ^{شہسوار} ہوں	
--	--

نئی حال میں ہوں میں ہر س کم و بیش پر مجھ ہی ترس	
---	--

جو گھٹون تو تحت شری ہون جو بڑھون تو عرش عظیم ہوں	
نہ نخل سکون نہ نہل سکون نہ ٹھہر سکون نہ فلک	
کوئی کشتی جیسی بہنور میں ہو انہیں گردنوں میں بقیہ ہوں	
جو تہای محکو کوئی ذرا وہ عذاب میں رہی تہا	
نہیں سہل کچھ بھی چپٹے اثر سر شک یتیم ہوں	
مری رنج کی نہ کچھ ہست نہ مری خوشی کی نہ ہست	
جو جلوں تو نار مجسم ہوں جو ہنسوں تو بانع عظیم ہوں	
نہیں اس جہان نطفہ مجھی کہ مال سی ہی خب مجھی	
نہ ہوائی عمل گوہر مجھی میں طالب زرو عظیم ہوں	
جو جلا ہی تیش عشق کا وہی آگ ہوگی اوسی دوا	
نہیں احتیاج حکیم کی کہ میں آپ اپنا حکیم ہوں	

غم عشق تیری ترقیان تری زیر حکم ہو سب جہان

مجھی بھی قدم سی نکر حبدا میں تیرا رفیق و تدبیر ہو

نکروں میں صفدر خستہ جان جو رجوع اوس سے دل کھٹا

وہ طبیب ہی میں مریض ہوں وہ حکیم ہی میں سقیم ہو

ہی نور فستاب و رخسان کمان کھٹا

۱۴۸ شہرہ ہی تیری حسن کا جانا کھٹا

بندی ہوئی بگمبہ و سلمان کمان کھٹا

پہنچا نہ تیری حسن کا فرمان کمان کھٹا

دیکھا ہی ہمیں جلوہ جانا کسان کھٹا

شمعون میں اوسکا نور ہی پھونکین اوسکا رنگ

پھرتی ہیں ڈھونڈہتی تھی انساں کمان کھٹا

جاتا ہی کوئی سوی حرم کوئی سوی یہ

اک دل ہی اسکو کچھی متبہ کمان کھٹا

مرغوب طبع ہی جو زمانہ میں ہی میں

بولایا شہانہ ہو کی پریشان کمان کھٹا

دل ناگمان جو گیسو دلدار میں گیا

ہندو کمان کمان میں سلمان کمان کھٹا

وہ لف ونج یہ کہتی ہیں تالاج کی لمبی

پہلی ہین میری چاک گریبان کمان کمان	دیریا میں موج باغ میں گل جاوہر شہین
	<p>صفدر یہ پوچھا ہمنی گئی بس دیا</p> <p>یار و یحان ہی محسم خوابان کمان کمان</p>
<p>کسی گل میں نہانی پر یہ ہمینی ہمینی پوچھو</p> <p>جہان میں ہنی آیا ہون میں کیوں تو</p> <p>کمان کی زلف پہ چان حال میرا موبو پوچھو</p> <p>کہ بت نہ کر رہی ہیں ہم خدا کی روبرو</p> <p>کہ آئی تیغ قاتل سی دلوں کی محکوبو پوچھو</p> <p>سو پر بھی نہ میری ل سی کلی آرزو پوچھو</p> <p>تو بجلی کھیل ترپا کری ای تیغ تو پوچھو</p> <p>کہ حلقہ گردن جسم کار با طوق گلو پوچھو</p>	<p>چمن میں کی ہی پھر پھر کمر تھاری جستجو پوچھو</p> <p>دلہن صبیح اک دم کی زندگانی ہا</p> <p>نہ کی عقدہ کھلا اوپر مرچ ل پشیمان کا</p> <p>کسی کی یاد فی سبب ہی اسادوں جانی</p> <p>یکسی خون کی منہدی الہی ملک آتی</p> <p>کد پر بھی وہ مجھنا شاد کی آیانہ تکی</p> <p>چمک بھی جو میری درد کی انصاف</p> <p>رہی کیا وجہ اسیری میں بھی فی تیری</p>

زبان جال سی اظہار درد دل کیا صفہ

لب خاموش سی کج تی ری ہم گفتگو بر

طوفان نوح آی اگر آبدین ہوں

میں حرف مدعا یلب نارین ہوں

یارب میں کس حین کا گل نو دین ہوں

محسوس وہ تھا ہیں تو میں بھی کشین ہوں

میں اس حین میں طائر رنگ پرین ہوں

صحرا میں شہ پای غمناک میں ہوں

اس غمکدی میں صوت اشک چکین ہوں

بیل نہیں جو تخت گل پر پیدہ ہوں

عالم تباہ ہو جو میں فتنہ سین ہوں ۱۴۰

شکوہ نہیں جو یار یا مجھسی سنجیدہ

پہلا کہی نہ غنچہ صفت تنگدل ہا

وہ اپنی گھر میں شہن میں اپنی گھر میں خوش

صیاد کا نہ خوف نہ ڈر محب کو دام کا

وحشت کی دیتی ہی مری افتاد گئی

پانی ہی مٹی حناک میں مٹی سی آبرو

پروانہ میں نہیں کہ جسون شمع زم

صفہ درین بوستان جان میں بقول ورد

جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غمِ خُش آنٹ سید ہوں

تساقی ہیں نہ لفظوں والی ہمیں	۱۷۱	خدا اس بلا سی کالی ہمیں
چمن سی نہ گلچمن نکالی ہمیں		کہ رو رو کی بھرنی ہیں تہا میں
نہ دیوانی ہیں ہم نہ چشمی ہیں		جو چاہیں کہیں کہنی والی ہمیں
کیکی ہمیں یاد آتی ہی حال		کہو ہمیشہ اب سببہاں میں
نہ جائیگی ہم ہم بزم و لہار		نہیں مانگ جو وہ نکالی میں
نہ سچوہ کرینگی حسد کی قسم		وہ بت جتنا چاہی ستائی میں
سخت تک سب اگر گئی اپنی گھر		کیا ہی حسد کی حوالی میں
بہت مضطرب ہی دل بہت آ		کبھی تو گلی سے لگائی میں

گلی میں مری ہاتھ وہ ڈال کر

یہ کہتے ہیں صفہ رسائی میں

<p>۱۷۱ رہی ہی کعبہ و چنانہ میں قید مکان سون شریعت کبھی سہ جواد کی لبک پایا تھا عجب اک عالم وحشت تھا آغاز محبت میں نہیں کچھ آج نالی فی مری شہید کمال فی کسیدن چہرہ گل کو جو گستاخی نہی کیا تھا نہیں پایا ہی اس ظالم فی محبت حاضر گلستان کو نہ اگر حنا نہ صیاد ہوئی اجازت دی بھی صیاد اب تو نالی کی</p>	<p>۱۷۲ رہی ہیں ہم یہاں سون سہری کی ٹہنی سون جدائی میں گھر کیا کیا اور ایا کی زبان سون رہا میں جانمان برباد بی نام نشان سون رہی ہیں درم و برہم نہ میں آسمان سون ہوئی سیدی نہ طبل سی نگاہ باغبان سون مہینوں آزمایا ہی کیا ہی تھکان سون رہا ہکو قفس میں بھی خیالی آشیان سون زبان کی ہی ت تک کیا ضبط فغان سون</p>
	<p>چو اتھا او سکی گیسو کو فقط اس مج پر صدر رہی نڈان میں ہم محبوس پہنچیں پیراں سون</p>
<p>۱۷۳ غم دل جواد سپہ عیان نہیں تو کچھ ہنسکی نہان نہیں</p>	

مری لب پہ شور و فغان نہیں مری اشک چشم روان نہیں	
وہ شجر ہوں جسمیں ثمر نہیں وہ صدف ہوں جسمیں گہر نہیں	
وہ سخن ہوں جسمیں اثر نہیں وہ دہن ہوں جسمیں زبان نہیں	
تری صبح ہمی ہو جان جان کہی اپنی دلوں نہیں گمنا	
وہ دہن کمان وہ زبان کسان وہ سخن نہیں وہ بیان نہیں	
جسی فوق الفت یار ہی اوسی سب طرح سی متہا رہے	
عجب اس چمن کی بھاری کہی جکو خوف نگران نہیں	
جنہیں زندگی پسند رہی او نہیں عقل ہی ز شورشے	
سفر اس سہ اسی ضرور ہی کہ قیام عمر روان نہیں	
جنہیں ناز جاہ و خشم پہ تھا جہنم کب گنج و درم تھا	
جنہیں فخر طہل و علم پہ تھا کمین آج اونکا نشان نہیں	

غزل اور صفدر خوش بیان کو خوش ہو جس سی دل بجا	
نہر کی قلم تہمی زبان ابھی بہت طبع روان نہیں ++	
۱۴۱ یہ گل ہمیشہ بھاری مری لہن داغ عیان نہیں	
صفت گل چمن عیان کہی اس کو خوف خزان نہیں	
وہی سبز لب نھر ہی وہی آبشار و کاشوری	
وہی قسم بونیکا ہجوم ہی مگر اپنا سرور و آن نہیں	
ابھی تیغ غنہ کہنچی نہیں ابھی تیغ عشوہ چلا نہیں	
ابھی او سمین ناز واد نہیں ابھی طفل ہی وہ جوان نہیں	
وہی کبھی مین وہی دیر مین وہی باغ مین ہی نرم	
جود و فی کا پردہ اوٹھا دیا تو حسد کا جلوہ کمان نہیں	
کہا اوسنی صفدر نیم جان مگر اسن جان سی گز گیا	

کہ ہماری کوچی میں دیر سی صدی آہ و فغان نہیں

کچھ وہیںان مجھ کا زہا وصل مارے	۱۴۵	ہو لا خزان کو مرغ خوش احسان بہار
دیکھنا ایک میں تری عارض کا نہیں رنگ		پہولی ہند ار گل چمن روزگار میں
روز منہ راق ہو نہ شب وصل کی سوا		گر دوش فلک کی ہو جو مری اختیار
گستاخیوں سے میری وہ آرزو ہو گئی		سو جہانہ خاک لذت بوس و کنار
پاس قیب سے اہل دہر آتا نہیں وہ شوخ		او بچا ہوا ہی دامن گل نوک حنا میں
مستونکو اوسنی واد در جنت دکھا دیا		انگڑائی کی جو باتہ اوٹھ کر خار میں

صفدر پیراوسکی چشم فسونگر کا ہی خال

پھر بہت لاہون گردش لیل و نہار

خاک دیکھی سیر عینی گلشن ایجاد میں	۱۴۶	پر نہ نکلے تھے کہ آئی خانہ صیاد میں
عمر بھر نالان رہا اک رشک گل کی یاد		پہل یہ پایا مینے اگر گلشن ایجاد

<p>حسرت دیاس غنم درخ الم کا ہی جوم</p> <p>چاہتا ہوں زنجیر حشر تک گردن رہی</p> <p>سرو کی الفت میں قمری قلمین عند</p> <p>ہی سکت در کانہ دارا کانہ قصیر کا نشان</p>	<p>گنجی وسعت کمان سی اس دل ناسا دین</p> <p>یہا کہون قائل جولت ہی می بیدار</p> <p>مین تر اشتاق آیا گلشن ایجاد</p> <p>چارون سب رنگی اس قصری بنیاد</p>
<p>ٹھو کرین کہا میں بہت صفہ تونہی</p> <p>زندگی باقی بسر ہوا ب خدا کی یاد میں</p>	<p>عشق میں</p>
<p>اب کہتی ہو کہ تم مری محفل میں آئی کیون</p> <p>کہتا ہوں صاف صاف کہ مریا ہو پڑ</p> <p>یعنی جو آہ کی تو کما ہنسکی یارنی</p> <p>ایدل اگر کسیکی نہتی تحکو جستجو</p> <p>ہستی میں غیبتی سی تو نہ کیو آئی ہم</p>	<p>آتا تھا کون کونی کسیکو بلائی کیون</p> <p>ظاہر جو بات ہوا دسی کی پہلای کیون</p> <p>ایسی جو ناتوان تھی تو پھر تار و پھان کیون</p> <p>قلا بی آسمان وزمین کی ملائی کیون</p> <p>لیکن بہت ہیں دل میں شیمان کی کیون</p>

عبرت کا ہی مقام تماشا بین ہیں	لاشی پیر سی جمع ہیں اپنی پری کیون
محراب بھر جبدہ ہو جب لہرو بتاؤں	
صفدر دیا بہت سی کبھی کو جاؤں	
کہوں کیا میں تمسی کہ کیا چاہتا ہوں	۱۴۸ جفا ہو چکی اب وفا چاہتا ہوں
نہ وصلت سی مطلب ^{مطلب} فرقت سی	فقط میں تمہاری رضا چاہتا ہوں
ز آئینہ ہی تم کو معلوم ہوگا	نہیں چاہتا ہوں میں یا چاہتا ہوں
بہت آشنا ہیں زمانی میں لیکن	کوئی دوست درو آشنا چاہتا ہوں
کسی گل کی بولا کے مج کو گنجائی	یہی تجھی باد صبا چاہتا ہوں
خدا دوست کو میری مجھے چھڑا دی	جو دشمن کا بھی میں برا چاہتا ہوں
وہ عیسیٰ ملے تو کہوں اس ہی صفدر	
کہ میں درو دل کی دوا چاہتا ہوں	

	دل و جب گر خون ہو چکی ہیں حواس تک اپنی جاسا چکی ہیں
	وہی محبت کا حوصلہ ہی ہزار صدی اوٹھا چکی ہیں
	یقین ہے اب رحم پر وہ آئین ستم کچی ہیں کمال ہے
	تسا چکی ہیں رو لا سچے ہیں دل و جب گر کو جلا چکی ہیں
	کبھی مذمت نہ ہو گی و اعظا شراب گلگون کی میکشون سے
	زبان سی اور سکو برا کہیں کیا جسی کہ مست ہم لگا چکی ہیں
	گلا کی خنجر بھائی نگلی کیا وہ پیاس میری سناہتی
	مری طے فرسی قیب اوٹکو لگا چکی ہیں بھبھاکے ہیں
	ستم سے دل اور شاو مان ہو کہہی نہ سختی کوئی گران ہو
	کیکا اب اور امتحان ہو ہمیں تو آپ آزا ما چکی ہیں
	مقدرا پناہی خفتہ کب سے کہاں ہی ہیدا اب کر چوکی

ٹرپ کی چلا کی شور کر کی بہت اسی ہم جکا چکی ہیں

چمن سے گل توڑنا تو کیسا بھی ہے صفدر بہت غنیمت

کہ دامن او بھسا جو خا سی تھا یہ مشکل اسکو چھڑا چکی ہیں

خدا کی سامنی کہیں رنگی ایست تھمپہ تی ہیں

۱۸۰ ہوئی الفت کی حبیبی تو کب قاضی تی ^{دُرتی} ہیں

حسینوں سی نہیں تی ہم اپنی لہری تی ہیں

جہان بچا کسکو بس یہ حضرت اوسپہ تی ہیں

میں حاضر اسکو جلدی آپ اکوین دیر تی ہیں

کما مجکو اجل فی دیکر قتل میں قاتل سی

ایسی بیٹی ہیں مٹھی ہیں مرادل اور کڑی ہیں

زیادہ اس سی شوخی اوکریا ہو گئی قیاسی

نہیں مرقی ہیں تجھ پر مہتوانی دلیر تی ہیں

تری اس پو فانی پر وفاداری کیر تاہر

اوہر بھی اک نطنہ ہم بھی تو تھکو پار کرتی ہیں

یہ خود مٹی کمان تک آئنی کو اب کرو ^{خصیت}

فراق یار میں یون عمر صفدر کی گزرتی ہے

ٹرپتی ہیں سسکتی ہیں نہ جلتی ہیں مرنی ہیں

تعلق سی ہا آزاد سیر دشت گاشن میں	۱۸۱	نہ گل سیری گریبان میں نہ کاٹا سیری دامن
میں تجا عشق میں معین تو اگر ہی حسن میں		نہ مجھ سا خاں حسہ امین نہ تجھ سا پھول گاشن میں
نہ کوئی غیر کبھی میں نہ تجھ جانی میں بیگنا		نہ بردستی کا جگر اڑ پڑ گیا شیخ و پیر میں
وہ میکش پہن ای زہد ہماری ہا		کبھی شیشی کی گردن میں کبھی ساقی کی گردن میں
کسی کی دل کی دکنی پر برس کھاتا نہیں کوئی		گھٹا میں رو رہی ہیں ہنس ہی ہی بقی دن میں
تمہارا ایک جلوہ جگہ نیرنگ کھٹا		صدمہ چشم مسلمان میں صدمہ چشم بزمین میں

مضامین منتخب میری غزل مین چون نہ جو صفہ
 میں کانٹوں کو ہٹا کر پھول چن لیتا ہوں

چرخیا بیا زخم تیغ عشق کاری اندون	۱۸۲	مرغ بسل کی ٹرپ ہی بقراری اندون
واہ کیا جو بن پہی حسن عروسان چمن		ماز کرتی پھرتی ہی باد بہاری اندون
فرقت لدا میں خست ہوئی شو س		درد اک کرتا ہے دلی غمگساری اندون

<p>جای سبز ہوائیں سرد و خن بہار میں فرقت جانان میں دل فی بھی عاری کی دہا کیا جو بن کھاتی ہیں تمہاری چہائی</p>	<p>کیا گلستان میں ہی لطف بادہ خوار میں ہمیشہ غمگساری و دستداری اندون ابہری ابہری گوری گوری پری پری اندون</p>
	<p>فصل گل میں توڑی تو پہرہا جانا نہیں کیا کرین صفدر کہ ہی بی اختیار میں</p>
<p>کھم سن ہیں آئینہ ابھی پیش نظر نہیں ہمدرد کسان رفیق کسان ہجر میں لیتا ہوں ایک گال کی بوجھ چاڑھ اوڑے اوڑے کی مہر کی لگا کرین آپ پکا سودا ہی زلف یار میں کہتا ہوں راز ملتی نہیں ہی آنکھ بھی بوجھ کاؤ کر کیا</p>	<p>کیا لیلین مری خمیہ براونہ میں اپنی خبر میں پہلو نشین سوای دل نوحہ کر نہیں کس ناز سیئہ کہتی ہیں بس اب ہر میں دیکھوں بیٹھی بیٹھی یہ میر جگر میں یہ وہ شب فراق ہی جسکی سحر میں انگلی سی وہ حضور کی عمر پر نظر نہیں</p>

	صفدر کمین چپای سی چپتا ہی دل	
	<p>بیتاب کیوں ہیں آپ محبت اگر نہیں</p> <p>۱۸۲</p> <p>دہ سب مہی سو انکلی تمہاری دہ دستد</p> <p>ہیں ہوں لاکھوں میں یکتا منتخب ہی ہزاروں</p> <p>نگاہ ناز بھی ہی کیا مہساری اڑیں</p> <p>تنہا لالہ سید داغ کی ہی لالہ زاروں</p> <p>ادھر بھی کوئی ساغر ہم بھی ہیں امید اڑیں</p> <p>رہی دو چاروں اگر مہساری ستھراؤں</p>	<p>ہم آئی تھی گھڑی بھر غم غلط کنرے کو یاروں</p> <p>نہ میرا عشق میں بانی تیرا حسن میں ثانی</p> <p>نہیں آرام اسکو ایک دم مثل دل عشق</p> <p>ہمیں ہی جستجو ہر بزم میں مشوق کم کی</p> <p>چکایا می سی اک عالم کو ساقی توئی مٹھل</p> <p>کو یہ برق سی لذت تڑپنی کی اگر چاہی</p>
	<p>شبِ فرقت مرانا لہ صدای صویر</p> <p>ز چینش میں آنی دی دہ بٹھی ہزاروں</p>	
	کوئی بات سنہ سی نکل گئی جو خلاف وصلت یار میں	

تو یہ عذراؤ لہنی کرونگا میں کہ جنوں سے مجھ کو بھار میں

مری دلی کچھ سے نئی فسان الم حبدائی یار میں

نہ جرس کی نالے میں درو یہ نہ اثر یہ صوت ہزار میں

وہ کہڑی ہوئی ہیں سرحد مری استہ باسی کھوئی

اونہیں اور دیکھ لون کوئی دم ابھی تختے دین نہ فرار میں

چمن جہان میں میں پھر چکا نہیں تمنا گل کوئی دوسرا

فقط ایک بل زاریا جو کہو تو کہہ دوں ہزار میں

دم وصل بسکہ کاظ تھا نہ زبان سی کچھ بھی مجھی کہا

اگر آنکھیں شرم سی بند کین نئی سو جی بوس و شمار میں

تری لطف حد سے کہیں سوا مری جبرم کی نہیں تھا

نہ وہ اسکین کی حساب میں نہ یہ اسکین کی شمار میں

نہ وہ ناز اوٹھانی کی حوصلی نہ وہ صفدر اپنی پہن لو لے		
نہیں طاقت اب دل زار میں نہیں تاب جان زار میں		
مذکور اس دہن کا جسم سناچن میں	۱۸۶	موتی بھری گئی شبنم ہر چچی کی دہن میں
گم گشتہ دل ہمارے تھے جدا ہو گئے		چاہہ ذوق میں ہو گا یازلف پر شکن میں
اسی باغبان پھری شمع برسون آسمان		آئی نہ ایک گل سی بوی وفا چمن میں
ہو کر نہ یوں لگاؤ قبر و نکونار سی		مردی اچھل ٹپنگی بیاحتہ کفن میں
اوجھی ہوئی ہیں لاکھوں دل عاشقوں کی		گنگنی کرو سبھک گیسوی پر شکن میں
حیرت فی باز رکھات آئل کی دھنی سے		پردہ یہ آئینہ ہی دولہا میں اور دہن میں
اس واسطی ہی خواہش ملک عدم کی		صفدر
بچڑی ہوئی احب بلجائنگی وطن میں		
شرم آنکھ میں ہی آنکھ ہی پنہان نقاب میں	۱۸۷	رہتا ہی اب حجاب بھی ان کا حجاب میں

الندی شوق پوچھتی ہیں نامہ برسم

رہ رہ کی مثل برق ترستا ہوں باریا

کبھی کو میں گیا تو وہ بت ہو گیا

قاصد بھی اوسکو دیکھی قیاب ہو گیا

وہ کچھ لکھا کہ دل کو مری پاس ہو گئی

کچھ تو بتا دی کیا وہ لکھینگی جواب میں

الندی درد دل کی چمک خط میں

چمک رہے ثواب پڑا کس غدا میں

کیا جانی کیا زبان کبھی اضطراب میں

اس سی تو کاشش کچھ وہ نہ لکھتی جواب میں

بچ مسدق حضرت ناصح سی روز

صفدر کی ایک جان ہی کس کہیں

یہاں ہماری سوالوں کا کچھ حساب نہیں

وہ لولی نہیں وہ عالم شباب نہیں

دھن ہی غنچہ تو سبیل ہی لف لہا

وہ بید ہن ہیں تو ہم بھی بان میں

وہاں جواب بھی ہی کہ کچھ جواب نہیں

چمک وہ درد کی وہ رنگ اضطراب نہیں

بہار باغ سی کم عالم شباب نہیں

ادھر سوال نہیں ہی او دھر جواب نہیں

<p>تڑپ کی تڑپ کی یہ موحین بیان کرتی ہیں</p> <p>بنامزار پس مرگ کوئی جاناں میں</p>	<p>کیکا دین پر آب ہی حباب نہیں</p> <p>ہزار شکر کہ مٹی مری خراب نہیں</p>
<p>شرف وہی ہی ہو چھی کوئی تو کیا صفہ</p> <p>امام سچے ہوں گو دامن حساب نہیں</p>	
<p>گالیوں پر بھی تری حق مٹن جا کرتی ہیں</p> <p>تری بوسہ نگہنی کو چاہی ہی ای ہا دماغ</p> <p>کوئی آہن اتو تبادی کہ حسینان جانا</p> <p>گالیان دینی لگی کیسی وہ ہر دم کہ</p> <p>دھیان کب او سکی کمر کا نہیں آتا ہکو</p> <p>بار شاہی نہ اوٹھیکا تری درویشیوں</p>	<p>۱۸۹ ہم وہ کرتی ہیں جوار باب فنا کرتی ہیں</p> <p>کیا سمجھ کر گلہ باد صبا کرتی ہیں</p> <p>دل جو لہجیا تی ہیں عشاق کا کیا کرتی ہیں</p> <p>ہمنی آہن شاہی کہا تھا کہ دعا کرتی ہیں</p> <p>سفر ملک عدم روز کیا کرتی ہیں</p> <p>کیا سمجھ کر طلب ظل ہما کرتی ہیں</p>
<p>کی جو صفہ زنی شکایت تو شکایت کیا ہی</p>	

دوستوں ہی کا تو احباب گلا کرتی ہیں

۱۹۰	رہتا ہوں ات دن جو سیکلی خیال میں اوڑا اوڑا کی درد دل تجھی ہی چھیری کام کیا مجھ کو قتل کر کی پشیمان ہوئی ہیں وہ دل بہا گتا ہی اب تو تصور سے یار کی اسد کیا مستام ہی میدان عشق ہی وہ اور جواب میری سوال کو نکا ناز
باقی نہیں تمہیں فراق و وصال میں کیا جانی تو کہ بیٹھی ہیں ہم کس خیال میں بیٹھی ہیں سر جھکائی ہو انفعال میں کھینچت غصہ آتا ہی پہلی خیال میں قاتل جو وجد میں ہی تو بسمل ہی حال میں وہ بات کہہ کر آئی سیکلی خیال میں	

صفدر غصہ ہی بن عیاشی کی طرح

گرمی جلال میں ہی تو شوخی حال میں

۱۹۱
میں اگرچہ زار و زار ہوں مگر اسکا شکر گزار ہوں

نہ سیکلی چشم میں خار ہوں نہ سیکلی دکا غبار ہوں

	نہ کیکی چوٹی کا پہول ہوں نہ کسے گلے کا مین ہا رہوں
	یہ ہجوم داغ ہی جسم پر کہ مین آپ باغ و بہار ہوں
	نہ کیکی سینی کا داغ مین نہ کیکا لالہ باغ مین
	نہ کیکی گھر کا چراغ مین نہ کیکا شمع قرار ہوں
	نہ شمار مین نہ قطار مین نہ کروڑ مین نہ ہزار مین
	عزم یکسی کی دیار مین فقط ایک مشت غبار ہوں
	مجھے پیر گوشت از دوا مری حق مین ہی سبب بقا
	جو ذرا جہان کی لگی ہوا تو فنا بزرگ شرار ہوں
	مرا سر قدم سی اوٹھائی مجھے اب گلی سی لگائیے
	بہت آنکھیں اب نہ دکھائی کہ ہنسا دل نہی شاربون
	یہ ہو س ہی صفدر خستہ جان کہ سو نہ مین ہوں مین دلا

کری حناک بھی جو یہ آسمان اوسی کوچی کا میں غبار ہوں

خواب میں اینکا اتہا رہی خواب کہاں	۱۹۲	خواب بھی آئی تو پھر کھینچی کی تاک کہاں
یار آزر وہ محفل غیر مخالف دربان		کھینچ لایا ہی مجھے ڈیل میت کہاں
دشت غربت میں طنس سی مہین لانی		اب وہ ہم بزم وہ عشق خوار وہ احباب کہاں
خشک کاٹی پہن خط باغ میں آئی خیر		گل شاداب کہاں لائے سیر کہاں
بیقراری سی مری دل کی نہیں ہو وا		تمنی دیکھی طیش ماہی بی آک کہاں
کشتی ٹوٹی ہوئی گرتا ہوا پل جوش بحر		کتنا غافل ہوں کہ آیا ہی مجھی خواب کہاں

عہد پیر میں گیا حسن جوانی صفید

ہو گئی صبح عیان جلوہ متاب کہاں

سخت بیمار در وقت موت ۱۹۳

آئی جلد ورنہ رخت ہوں

صاف باطن ہوں پاک طینت

شکل آئینہ بی کہ ورت ہوں

جان تک بھی تیار کر دوں گا	غم نہ کر غم جو میں سلامت ہوں
مثل سبزہ ریاض عالم میں	پایمال ہجوم عقلمند ہوں
دور سا غریب اس طرف بھی	ساقی لائق غایت ہوں
رنج فرقت سی ہی نجات بھی	موت کا میں رہیں مست ہوں
عشق مجھ پر تمام ہی صفہ	
پیر و حاتم رسالت ہوں	
ریو نہیں ابرتر کی نقشہ شادی ہیں	۱۹۴ ہم جب اُنک گئی ہیں دریا بہا دی ہیں
نالوں سے دل بلیں گی کیونکر نہ ان تہوں کی	عرش برین کی پائی کشتہ ہلا دی ہیں
احسانِ سیم گلشن کشتی ہی کیا ہے	کس دن چین سی لا کر دو گل چڑھا دی ہیں
حسنِ جمال کا کب شہرہ تھا چار	یہ چارچاند ہمیں تھکوا دی ہیں
اسی شوخ تیرے کمال تیرے ہیں زمین	اگر دون کی تھیون فی پردی تھا دی ہیں

کچھ شش بند مکان کتھا نہیں ہی پڑا	کیا کیا بنا بت کر ششٹی مٹا دی ہیں
	<p>رونی کی آنکھیں جو گر جلنی کا شوق دلو</p> <p>الفت فی روک کیا کیا صفدر لگا دی ہیں</p>
<p>رقیب ان لگا ہوں سی کم دیکھتے ہیں</p> <p>رہ عشق میں دل فی بھی ساتھ چھوڑا</p> <p>شخصت ہی گلزار لبیز ساغر</p> <p>دم نزع سے سامنی سی نخباء</p> <p>لگا ہوں سی ہی قصہ قتل دو عالم</p> <p>بھلا اپنی ہستی بھی ہستی ہی کوئی</p>	<p>۱۹۵ تہیں جس محبت سی ہم دیکھتی ہیں</p> <p>وفا دار دنیا میں کم دیکھتی ہیں</p> <p>تری راہ ابر کرم دیکھتے ہیں</p> <p>تہیں اور ہم کوئی دم دیکھتی ہیں</p> <p>ارادی بڑے اونکی ہم دیکھتی ہیں</p> <p>ادھر بھی او دھن بھی عدم دیکھتی ہیں</p>
	<p>وہ صابر ہیں خاموش مٹھی ہیں</p> <p>جفا دیکھتی ہیں ستم دیکھتی ہیں</p>

وہ گہری نکل آئی تھی اسی کہتی ہیں	۱۹۶	اوس کوچی میں ہم پہنچی تھی اسی کہتی ہیں
سجھ اسی کہتی ہیں تیکہ اسی کہتی ہیں		سراوکی قدم پر ہی نام اوسکا زبان پر
تقریر اسی کہتی ہیں تحریک اسی کہتی ہیں		پیغام مر اسنکر خط پڑھ کی کہا اونی
ای نالہ دل تحسین تھی اسی کہتی ہیں		گہر کی چلی آئی وہ آپ مری گہر میں
شانی فی کہانا دان زنجیر اسی کہتی ہیں		گہر کی جو دل بولا میں آئی ہنساکر میں
بیاض دل بولا تصویر اسی کہتی ہیں		نقشہ تری صورت کا آیا جو تصویر میں
	جب دیر ہوئی صفدر خود کو سنی بلا قسمت کی یہ معنی ہیں تھی اسی کہتی ہیں	
	ماہِ شہِ منہ آج سے بزم یار میں ^{۱۹۷}	
سوخت خندان میں آئی تھی پھول ہوئی بہار		
	حسن میں تم ہو لا جواب عشق میں ہم ہیں اتنا	

فرد ہو سیکڑون میں ایک ہین ہم ستر ہین

گیسو و روی یار کی ایسی ہے ہم کو جستجو

ایک قدم طلب میں می ایک قدم تار میں

پھرتا ہوں و سب دم اگر گھر دھری خفا نہ ہو

عذر ہی قابل قبول دل نہیں اختیار میں

قید ہیں بال بال میں سیکڑون بکسوں کی دل

شاذ سب کی کیجئے گیسو شکار میں

دل کی ٹرپ کا ہو ہر اس نے ہمیں جگا دیا

سو نے نہ پای چین سے چار گھڑی فرار میں

مالک کو شرو جہان روز جزا میں مرضی

ذکر شہ سے ہے صحت صفدر بادہ خواہ میں

<p>نرہی کوئی آرزو دل میں درد کرتا ہے جستجو دل میں درد کی طرح سی ہی تو دل میں یہ دوہن ہے کہ آرزو دل میں انگلی سے تمہاری غم دل میں اور محکوب ہے گفتگو دل میں</p>	۱۹۸	<p>جب سی مہمان ہو تو دل میں حسرت آنکھوں میں ہونڈتی ہی جب اوٹھا جان پر ہوا صد نہیں آتی ہے شرم سنی بیوفا یہ بھی ہو گئی کسمپخت بیوفہ دلہا کو کہتے ہیں</p>
<p>وصل سو بار ہو چکا صفا آرزو سی سے آرزو دل میں</p>		
<p>خریدار تم ہو تو ہاں سچیتا ہوں نہ سمجھو کہ سوداگر ان سچیتا ہوں میں سدا اپنا ہی جان جان سچیتا ہوں</p>	۱۹۹	<p>میں کب جس جان ایگان سچیتا ہوں فقط ایک بوسی پہ دیتا ہوں دیکھو جو تلوار تھکنے کوئی مول لی ہے</p>

<p>تمہیں جو پسند آئی حاضر ہی لے لو ابھی دیکھی دل مول لیتا ہوں اگر چین کر تم کو دنیا ہی لے لو</p>	<p>دل و دین و نام و نشان بچتا ہوں وہ آہن تو کہہ دین مان بچتا ہوں نہ دل بچتا ہوں جان بچتا ہوں</p>
<p>کسی نے دنیا کی پرواہی صفہ محبت میں دو ٹون جہان بچتا ہوں</p>	
<p>لگائی زخم کاری و سنی قاتل اسکو کہتی ہیں نہ اسکو تیغ کا ڈر ہی نہ اندیشہ خنجر کا قدم ہر کمر جو کوی مار میں مبینی نشان بوجھا وہ جسدِ آئینہ خانی میں آئی یہ ہمہ سکر بڑی جو چلنی والی تھی تھکی راجست میں کوئی کتا ہی غنچہ اوس دھن اور کوئی نقطہ</p>	<p>۲۰۰ ہنسی کیا کیا نہ اپنی زخم بھل اسکو کہتی ہیں تری الفت میں کھیل جان بدل اسکو کہتی ہیں صدای غیب آئی کوی قاتل اسکو کہتی ہیں عجب جلد حسینو کا ہی مغل اسکو کہتی ہیں کسی سی طلی نہیں ہوتی ہی منزل اسکو کہتی ہیں یہ عقدہ حل نہیں ہوتا ہی شکل اسکو کہتی ہیں</p>

نہ تڑپا زخم ہمارا کر زہ خنجر بھی جھین

کھا قاتل فی ہنسکہ واہ سبیل اسکو کھین

پھر نظر اگئی وہ کیسو خمدارین	۲۰۱	پھر گرفتار ہو آج دل اریں
دل تڑپتا ہی بہت آج قفسہ صبا		کوئی آزاد ہو اتا زہ گرفتارین
اگئی آہ زبان تک کمان چرخ		کھنچ گئی نیاں سیاب کتی ہی تلواریں
اتنی سی بات پڑتی ہیں عجب آخفا		ایک بوسی پہ یہ کبھی نہیں تکرارین
اس ادا سی نہ قدم وقت کا شا		ہو نہ ہنگامہ محشر سر بازارین
سر بازار نہ یوں ناز و ادا سی		اپ کی چال پہ چپا نہ تلواریں

صاف چھری تھاری یہ عیان ہی

دام الفت میں کیسی ہو گرفتارین

طلبین کی یا فکر دنیا کرن	۲۰۲	حیات دو روزہ میں کیا کیا کرن
--------------------------	-----	------------------------------

ستگر فی چوڑا ہمیں نیم جان
یہ غلط نہ ہی کہ تڑپا کرین

کہان تاب نطنسارہ شی دل
اگر آنکھوں سے لڑکا تھا شا کرین

یہ چالین سینوں کی اچھی نہیں
یقین ہی کوئی فتنہ برپا کرین

بس اتوار ارادہ ہی صدف ہی

محبت کسی سے نہ ہلا کرین

طور نرا لاتمنی نکالا تمسا کوئے خود کام نہیں

سب سی ہیں راہین سب پہنگا ہیں عیسی سلام پام نہیں

حال مل اپنا بیا کہوں ہمدم کیسی گد رقی ہی شب غم

صبر نہیں ہے تاب نہیں ہی چین نہیں آرام نہیں

سنہ سی تہساری بان کہنی نکالی ایسی بھی کوئی ساعت ہو

دن کو نہیں ہی شب کو نہیں ہی صبح نہیں ہی شام نہیں

	وام بلا سے ہم ساری بخند ساری شکست	
مارسیہ ہی چچ کی رہ ہی گیسو عنبہ فام نہیں		
	خوف خدا بھی چاہیے ای دل ہو کی مسلمان بخت	
یہ تو نیا ہے کوئی طہر تقیہ دین نہیں اسلام نہیں		
	صبح جو اوسکی درپہ گئی ہم ہو کی خدا دیان فی کما	
ٹنڈی ٹنڈی گھر کو سد بارو آجکی صحبت عالم نہیں		
	ہی جو مجھ غیا رکا ہر سو کوچی میں اوسکی خوف نہیں	
انکی صفوں کو میں جو نتوڑوں صف در میر نام نہیں		
گلاتان صبا اتراتی پھرتی ہی جوان روزوں	۲۰۴	یہ کون کی اپنی کھڑ پوچھ عبد غبر افشان
میں ہو ہی دیر کانٹی راہ تکتی ہیں بیابان		کھیں اب جیل اچ بنوں مجہ آلبہ پاگو
کہ شور شرابا ہو گیا شہر خرموشان	۰	خدا جانی خرام نازی کسی تدم کہا

ہماری قتل سی دم آگیا شمشیر بر آہن	روانی بڑ گئی چینی لگی اب ساری عالم پر
	<p>مگر فضل ہباری آگئی نزدیک صدف</p> <p>کہ پھر کچھ ربط باہم ہو چلا و گریں</p>
<p>دل درد آشنا ہی اور میں ہوں</p> <p>یہاں یہ خدا ہی اور میں ہوں</p> <p>مصیبت ہی بلا ہی اور میں ہوں</p> <p>بس اب آگیا قضا ہی اور میں ہوں</p>	<p>تراوانع جہاں ہی اور میں ہوں ۲۰۵</p> <p>وہ بہت ہی اور اک عالم کا مجمع</p> <p>خوشی ہی خور می ہی اور میں ہوں</p> <p>جوانی جا چکی سپہی بھی آئی</p>
	<p>دم عیسیٰ نہیں در کار صدف</p> <p>وہ شمشیر ادا ہی اور میں ہوں</p>
<p>چلی آئین کلیجہ اتہام کروہ میری کل</p> <p>سیحاسی ملاقات اپنی ٹھہری کو قاتل</p>	<p>الہمی اثر ایامری بیتابی دل ۲۰۶</p> <p>لب جان بخش و تیغ ابرو جانان دہیا</p>

<p>مزدی یہ کہ تھقل میں لگائی تیغ ہنسکے اوگی ہین ٹیان ہنس دی کی قبر وں پر شہید کی</p>	<p>نماک بھر بھرو یا قاتل فی ہر اک زخم مل میں لو انکا ہی اتنا حسے تے پا بوس قاتل میں</p>
	<p>پنچو چو کیوں اوٹھا صف در تھاری بم سی نالان نہیں معلوم کیا تھی لو کی کھنچ کی دل</p>
<p>لطف منجھواری ہی پہو لا ہی چمن برسات میں گیرشن کو وچاتی ہین تو کہتی ہی سیم بھنچنا ہس بران ساقی خا میخانہ زعفرانی صدف دلی دلائی بستی شہری</p>	<p>۲۰۷ ای دل مشتاق ہو تو بہ شکن برسات میں جھولو جھولا ڈالکر اگی گلبدن برسات میں کیا سمجھ کر میں ہو تو بہ شکن برسات میں چاہی ہی ہر روز بدلو سپر ہن برسات میں</p>
	<p>ہی شراب و ساقی وینا و ساعر دین کیا ہی گہڑا ہی ترا صف در حلین برسات میں</p>
<p>آئی بھارت تازہ گلستان ہی اندون</p>	<p>۲۰۸ باغ جہان بھی روضہ ضوان ہی اندون</p>

صحن چمن میں دور موجام شراب کا	ساقی ہوا ہی سرد ہی باران ہی اندون
لطف و کرم سی طرب ساقی ہیں فرزا	جو ہی وہ اپنا بندہ احسان ہی اندون
دور شراب گردش سا غریب اویں	سک و خیال گردش دوران ہی اندون

جلسی پر یونگی ہیں دور شراب ہے

صفدر بھی مرتبی میں سلیمان ہی اندون

قتل کو خنجر ادا دور سی کیون دکھا کیون

کچھ میں لپٹ نجا دھکا اگی بھی ستا کر یون

اگی دورا ہی میں ہنسی منکر ہی کس طرف چلین

زندہ ستا قی ہیں کہ یون کہتی ہیں پار سا کر یون

شوق یہ دکو جب ہوا شکل فنا کی کجی

منٹ کی حباب فی بھی نقشہ ستا دیا کر یون

	در پرتو کزرتو ہو چہ نہ او ہو گکا بہیک	
راہ بتای گا بھی خود مرانشس پاکہ یون		
	فکر دل گرفتہ تھی ہو گکا شگفتہ کس طرح	
پغنی فی ہنس کی صبح دم کان ہی صبح کہ یون		
	مینی کہ کہ تہنی می غیر کو دی تھی کس طرح	
اوسنی منگاک کی جام زہر محبو پلا ویا کہ یون		
	غیر فی پوچھا یار سی عشق میں کس طرح رہو	
صفدر جان کا حال اوسنی سنا دیا کہ یون		
ساتہ دیوانی کی ہی قید پر ہی زندان	۲۱۰	دل کی ہمراہ ہنسی روح تن انسان میں
چشم مالک میں جگہ ہی نہ دل ضیوان		وای قسمت نہ میں جنت نہ جہنم کا ہوا
جان من خون کی دہی نہ لگدین ایمان		فوج کرنا ہی جو منظور سنبھالو پوشاک

<p>بڑھ گئی خطا کی نکلنی سے بہا راض</p>		<p>جیسی اعراب سی رونق ہو سوا قرآن میں</p>
	<p>راہ رو آی گئی میری طرف سی صفد مین وہ کانٹا مہون جوا و کھانڈی لانا</p>	
<p>فصل گل آئی ہوا عشرت کا سامان ^{باغ میں} ہر روش پر سرو مینا جام گل غنچہ سب جو مگر پڑھتی ہیں گلبن طفل مکتب کی ^{طرح} بانگیاں سی خواب میں جلدی جگاوی ^{نہیں}</p>	۲۱۱	<p>تغیر زین ہیں طیلین طائوس ^{باغ میں} قصان میکشی کا غیب سی کیا کیا ہی سامان ^{غنی} ذکر گل ہی کہ سعدی کی گلستان ^{غنی} با پہول چن کر بھڑ لیا گلچینی ^{غنی} داماں با</p>
	<p>بزم میں پڑھ کر غزل خاموش صفد ہو گیا یا چمک کر چپ ہوا مرغ خوش ^{باغ میں} انجان</p>	
<p>ہمتو ہزار بار ترے جستجو کریں اک دل تھا وہ بھی عشق میں بر باد ہو گیا</p>	۲۱۲	<p>پردل بنیں رہا ہو تو خاک آرزو کریں لائیں کہسان سیال کہ تری آرزو کریں</p>

<p>کمل جہی او کو دعویٰ کیتی جال</p> <p>کوی بہستان میں شہر میں صحرا میں باغ</p>	<p>ہی ل میں آج آئینہ ہم رو برو کرین</p> <p>ولکی کہ ہر تلاش کسان جستجو کرین</p>
<p>صفدر یہ آرزو ہی کہ تنہا جو وہ</p>	<p>کچہ روین کچہ گلہ کرین کچہ گلہ کرین</p>
<p>اک قیامت ہی او کی چال نہیں</p> <p>ہمتو ذی اس آفتاب کی ہیں</p> <p>ایک بوسی کا تمسی طالب ہوں</p> <p>و عن وصل ہو وفا و ن سے</p>	<p>۲۱۳ کسکا دل ہی جو پائمال نہیں</p> <p>جسکو اندیشہ زوال نہیں</p> <p>اور کوئے مرا سوال نہیں</p> <p>یہ کی طرح احتمال نہیں</p>
<p>خون صفدر یہ رنگ لایا ہی</p>	<p>ہاتہ منہدی سی اونکی لال نہیں</p>
<p>یون فروش کوی قاتل کو ڈھونڈی</p> <p>افتحین تیری دونوں گم ہوئی ہیں</p> <p>بھدو بھی نہ کوئی باب بہشتِ خلوا</p>	<p>۲۱۴ گم کردہ راہ جیسی سنہل کو ڈھونڈی</p> <p>دل ہکو ڈھونڈتا ہی ہم دلو ڈھونڈی</p> <p>میدان حشر میں ہم قاتل کو ڈھونڈی</p>

پرتی جی اس گھیریب ہوتا ہے	کتنی وہاں ہے سم کا کھنڈ
جہانماد جھکا دی جا رہا ہے	سفید مٹی کی سڑک پر
ادیف	
برائے مقابلا کا مٹی کا لالہ آتش پوری ہو	
عمر میں بیگانہ میں نہ ہو	
نہ لگاتے تیرے ہی لگتے ہیں	
سنانا دی لہریں طپ رہی ہیں	
ہلکے ہست سے مٹی کا رنگ	
ہاتھ دے کر کتے کی طرح	
پیر کا لہریں ہستوں میں	
کشتی کی لہریں	

	چمن میں ہم سیر کو تو آئی مگر ہے کٹکسا ایک دھوکو
نہ دوست اپنا یہاں ہی گلچین رخ راہ ہی باغبان سی ہمو	
	ہوا ہی مدت میں وصل جان عجیب راحت سچی رہی ہیں
ابھی تو ہی رات اسی موزن جگانہ شوراؤں سی ہمو	
	پس فتاحی نظر میں اتناک ہی ہیں جگت ہی ہیں چلی
اگرچہ اس عمر بی بقائی چہڑا دیا کاروان شعی	
	وہ ٹوکر چوڑیوں کو اپنی یہ بونی سیری کھن میں کہکر
کہ صحن محشر میں ڈھونڈ لیتا کسی جگہ اس نشان سی ہمو	
	یہ صور محشر ہی کہہ صفدر کہ خاکساروں ہی کدورت
بحد میں راحت سی سور ہی ہیں جگانہ شور و فغان سی ہمو	
لطف اٹھی بہار میں اور نئی بہار ہو	موسم گل ہو باغ ہو ہم ہوں گلچند آہو ۲۱۶

صحن چمن میں ہر جگہ رنگ جی نشا دکھا	نہرین روان ہوں جا بجا جوش آہنشاہ
ایک طرف ہو جام می ایک طرف ہو باگنی	ایک نخل میں شیشہ ہو ایک نخل میں یارو
جوش می نشاط میں او کی کمر میں کایت	دوسری ماتہ میں مری گیسو مشکبارو
سینہ بسینہ لب لبب حشرین دلکی بھگین	اوس سی میں نمکینا رہوں محسوس ہیکینا
او کی گلی میں سیری ماتہ سیری گلیمیں کی ماتہ	دونوں طرف سی چاہ ہو دونوں فسی پیارو
وہ کہی دم تو لو ذرا وصل کی ہی تمام شب	یہ چون کہ کتاب ہی دل پہ بھی اختیار
چہرہ بحال ہوا دہر شرم سی سرنگون	صبح کو چہر چہر ہو آنکھ اگر دو چارو

صفت رامید واری اسکی برای آرزو

ایسی بھی ایسی حشر کہ بھی گردش وزنگا

آجکل دہن یہ بند ہی ہی تری لوانی کو	۲۱۷	چلکی آباد کردن اب کسی یرانی کو
وصل میں دور کرو آئنی کوستانی کو	۲۱۸	اور رات میں ہن بہت لف کی سلجانی کو

دیکھ کر درخشا ہوتی ہوئی جاتا ہوں	تہم گیا تھا دل بیتاب کی ٹھہرائی کو
فرقت یار میں کس کو ہلاؤں و لے	ناز کو عنسری کو انداز کو شہرائی کو
دل نہی یا نہ وہی جسم کرین یا کرین	کاش اکبار وہ سن لین افنائی کو
سخت حیدر ان ہوں کس کس کی سنون	غول یار و نکلی چلی آتی ہیں سمجھائی کو
موت او کی ہی جو ہو تیغ ادا کا چور	یون تو سب خلق میں جاتی ہیں جانی کو
ایسی آئی سی تو ہم کاش ز آئی ہوئی	چار دن گلشن ہستی کی ہوا کھائی کو

پاس حنا طری کھی شہر یہ مینی صفا	
اک پری مجھسی غنہ ل مانگتی تھی گانی کو	
صنہ در زبان سی را محبت عیان ہو	۲۱۸
زنجیر کیا ہی خبہ دشت کی سنگ	
شام و سہ و عاہی بھی عین دلی کی	
	دل آشنای دروہولب پر فغان ہو
	لکڑی کری و سہم جو مرا در بیان ہو
	یار بکھی بھار چمن کو خزان ہو

کھلا تین مست توبہ بھی ہم رند اگر کریں	قاضی پین شراب تو اوپر گمان نہو
تأثیر عشق ہوتی ہی دونوں طرف ضرور	ممکن نہیں کہ شوق بھیاں ہو مان نہو
جو ہر دکھ سار ہی ہیں وہ شمشیر نازکی	بد نظر کسیکا او نہیں ستھان نہو
ہم اس جہانسی درد و غم و یاس لچلی	پر و انہیں جو سائے کوئی کاروان نہو
تن سنی گل کی روح پریشان ہی کھنڈ	طاقت کوئی زمانی میں بی آشیان نہو

صفہ رکھی ہیں نام محبت نہ لون اگر	
یہ دل نہو یہ آنکھ نہو یہ زبان نہو	

سچین کر رہا ہی کیا ایسا دل و جگر کو	۲۱۹	ہر دم کسیکا کھنا جاتی ہیں ہتھوکر کو
کتک یہ طول منہ وقت تأثیر دی الہی		اس آہ نارسا کو اس اشک بی اثر کو
ایک ایک نازا و نکا سچین کر رہا ہی		کیونکہ کوئی سنبھالی اپنی دل و جگر کو
ہر بار کون مانگی ساتی سی ساعری		اپنی خستہ نہیں ہی مجھ سے بخیر کو

پسچان کی سائے کھینچا سیر دی او جگر کو	بتیاں سب سبھا کچھ بھی وہ ناو ک افکن
آباد پھر کھنچا اگر اس او جگر کو	زندانی سی جب میں نکلا از خمیر ذی کیا
پہلی چلینگی سب سی ہم باندہ کمر کو	جب قافلہ چلے گا سوی دیار جانا
مشکل ہی سائے میرا ہر ایک سمف کو	ہر بات میں ہی رونما ہر گام پھر

اوس بت فی حال میرا صفد کر بھی	کس دن نہیں گیا میں تہامی ہو جی جگر کو
-------------------------------	---------------------------------------

بنانا تہا نہ ایسی بوستان میں شان محکو	۲۲۰ نظر آتا ہی گل آزر وہ دشمن باغبان محکو
کھر تیری بتاتی ہی نشان بی شان محکو	وہن تیرا کہ ساتا ہی فضائی مکان محکو
خدا کی واسطی رسوا نکرنا اپنی مان محکو	فراہم اپنی بگانی میں خربط آہ لازم
کہان تہا میں کہان لایہ دور آسمان محکو	مقیم محفل عشرت تہا اب صحرا میں پٹا
کہ اپنی صبر کا مد نظر ہی امتحان محکو	کیا ہی عہد دل سی کوی جانان میں نجات

تصور چپ می دانه گیر پی اک شک سفت		بیابان من پهراتی ہی تلاش کا دان مجکو
مرا دل کو قاتل میں پہنچ کر مجھ سی کٹا		کر یہ تو ہی شہساز گاہ تو لایا کمان مجکو
اگر فرصت ملی مسجد میں بھی آجاؤ گانا		ابھی کرتی ہی چپ نخعی مت پیران مجکو
<p>مین ای صفدر پر ہون اشعار کیا باقہ ^{و انہوں نے}</p> <p>بہار طبع و کمال آجا جو طاقہ دران مجکو</p>		
تب لطف زندگی ہی جی ابرو چمن ہو	۲۱۱	پیش نظر ہو ساقی پہلو میں گلبدن ہو
لبریز بادہ شیشی دور شاہ ایگلون		موشوق نوجوان ہو جام می کمن ہو
جمع مصاحبوں کا یارین بی تکلف		جنسی کہ ربط باطن بانست و طبع تن ہو
مذکور حسن لیلی تفتہ ریند شیرین		گم داستان مجنون کہ ذکر کو کمن ہو
بزم طرب مہیا جالب پریر خون کا		اغوشش میں بادہ لب جان انجمن ہو
گر رخ ہوا و سکی رخ پر کہ لب ہوا و سکی لب		آب بخت انصیب کام دلش و ہن ہو

<p>طوق کمر کسیدم یہ دستِ شوق اپنا ہنگام وصل جانان ایسا ہو بطبا</p>	<p>طوق کلو کسیدم وہ زلفِ پریشان ہو وہ روحِ بین ہون میں روح وہ بین ہو</p>
	<p>صفدر عیش محبو مسرور ہیں کیونکر ادایِ شکرِ الطاف دین ہو</p>
<p>شادی وصل میں آیا جو تبسم محبو ۲۲۲ حسن و انداز و اداس کو ملی روزِ ازل ہای یاد آتی ہیں کیا کیا وہ ادائیں کیا کہوں کسی تصویر میں نہ چوٹا جسکی تفت پر میں جو تھا وہ ملا روزِ ازل ناگوارا تھا شب وصل ہو اکا بھی گند وہاں جواب ایک نہیں اور یہاں لکڑی</p>	<p>غمِ منہ قتی کہا بھول گئی تم محبو درد و غم رنج و الم مایس و تو ہم محبو انکہ میں شرمِ تھلم میں تبسم محبو کسکی تصویر خیالی فی کیا گم محبو یلی محبون کو ملی تل کو دمن تم محبو بدگمانی او نہیں ہوتی تھی تو ہم محبو خاشی اونکو پسند آتی تھلم محبو</p>

راہ لغت میں کچھ ایسی ہوی دونوں چوہ	دل کو گم سیسی کیا دل فی کیا گم محکو
یاس سپر پٹتی ہی روتی ہی حسرت صغدا	بکیسی کہتی ہی کیوں چوڑ گئی تم محکو
وہ فر وصال کی رات کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
کبھی شرم تھی کبھی ناز تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
وہ زمانہ جوش شباب کا وہ فرہ سرور شراب کا	
کبھی گریہ تھا کبھی قہقہا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
وہ ہمارا وصل میں چمپٹنا وہ تمہارا شرم سی چمپٹنا	
کبھی سنتیں کبھی انتخاب تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
کبھی گرمیاں کبھی شوخیاں کبھی ہندی نسیم کھٹکنا	
کبھی نیچی نظروں سی دیکھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	

	ہوئی ایسی غیروں سے آشنا ہمیں صاف دل سے بہلا دیا
کہو ہمیں تمنی کہا تھا کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
	نہ یہ دلبری کا سلیقہ تھا نہ سنگری کا طریقہ تھا
نہ یہ شوخیان تھیں نہ یہ جفا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
	نہ لیون کو کسی سی کام تھا نہ تھا سہرا نہ ہوسی آشنا
دخا سی سنج تھی دست پاتھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
	یہ منی ادا یمن یہ شوخیان تو اب گنہیں تمہیں جان
کبھی آئی سے بھی تھی جفا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
	کبھی تم بھی صدفِ باد و فاکسی بیوفا یہ تھی مستلا
وہ کلیجہ ہاتھوں سے تھا نہ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	
جہان کی اچھی برون سی خبر نہیں بگو	۲۲۴ کسی سی نفع کسی سی ضرر نہیں بگو

کسی کی عشق میں ایسی ہی اتو تخیبہ سی	کہ چن دروزی اپنی خب نہین بھکو
نصیب خفتہ زمانہ عدو فلک دشمن	کبھی دعاسی امید آثر نہین بھکو
وہ شلخ ہیں کہ نہ ہرگز کھنٹی پہلی	وہ نخل ہیں کہ امید شہ نہین بھکو
بھارِ عارضِ جانانہ آئینہ لونی	کھسی طرح سی یہ مد خط نہین بھکو
کد میں بعد فنا بیکسون پہ کیا گدڑی	مسافرانِ عدم کی خب نہین بھکو

وہ سرفروش ہیں میدانِ عشق چن قدر

کسی سے خوف کسی سی خط نہین بھکو

جیسی ہی عشق رخ و زلف پریشان مجھکو	کوئی کام نہ کوئی تہا ہی سلمان مجھکو
حاجی کعبہ اوس ابرو کی تصویر میں ہوا	یادِ عارض فی کیا حافظ تہر ان مجھکو
حور کی دلکو تمنا نہ پری کی خواہش	ملگتی تم نہ با اب کوئی ارمان مجھکو
میں کہان عشق بہسان دعویٰ الفت کیا	جان نہ تارون میں سمجہ میں ہی مان مجھکو

<p>جان بلب ہوں تری آنکھوں کی قسم قیمتیں تو سلامت می دشمن ہوں قضا کی مہم</p>	<p>پیاری دیکھ لی اکب ر مری جان محبو مار ڈالی گئی تری جنبش شرکان محبو</p>
<p>اسکی تصویر خیالی نظر آتی صفد اگر دیا حسن دادا دنی حیران محبو</p>	
<p>کیا آزاد قید زندگی سی انبی سہل کو ۲۲۶ میں آوارہ وہ سودائی میں گردان دوں خدا جانی کہ کیا لذت ملی دونوں کو ہمارا انجمن سی کیا اوٹھانا ہم تو جانیں اگر عیسیٰ جلاتی ہیں جلائیں شوق سی ہو قریب کو ہی جانان جب ہیں مانجھان</p>	<p>الہی زور بازو دی زیادہ سیری قاتل کو نہ کچھ دلکی خب محبو نہ کچھ سیری خبر دل کو ادھر حیرت ہی سہل کو ادھر سکتا ہی قاتل کو اوٹھا دین آپ اگر آئینی سی اپنی مقابل کو مگر آنا سنا سب ہی ملا دین پہلی قاتل کو رقابت سی سرشتی دور کر دیتی ہیں منزل کو</p>
<p>تمنا یاں حسرت کے کیا کیا اسمیں ہنسی</p>	

عجبت سعت خدائی ہی اچھی صدف مری

رہ سفر میں نہ بے رہ و چہ ای چلو	۲۲۷	عدم کی دور ہی منزل تدم اوٹھای چلو
خرام ناز کی ہم بھی ہیں دیکھنے والی		حسینو ہمسی بھی آنکھیں ذرا ملائی چلو
قرار پر جو ہم ساری گزر ہوا اذکا		کھایہ نازنی دامن ذرا اوٹھای چلو
کھین سفر میں نہ حاجت پڑی توشو		کمر میں چاہی بوتل کوئی لکائی چلو
قریب کو چہ قاتل یہ مجھ سے دل فی کھا		وہ آنی سامنی منزل قدم بڑھای چلو
عدم کا قصہ جو ہم رو سیاہ کرتی ہیں		جیایہ کہتی ہے چادر نی چھپائی چلو

جو عزم کو چہ قاتل ہی مت کو اچھی صدف

طالعہ ہستی فانی ہیں مٹائی چلو

بہار آنی ہی دیوانہ چلو صحرائی گشت کو	۲۲۸	نگاہ شوق سی دیکھو عروس گل کی جوین کو
تمنا ہی ٹہر کر سامنی دیکھا کروں ہم		تری اس ہو بی صوت کو تری اس پیاری چوین کو

<p>جوانی کو حینان جهان بھی پیار کرتی ہیں بہار گل میں تو بہ کر کی جس حسرت سی تھکتا ہوں نہان کب تک ہی حسن عالم سوز دیتی ہیں وہ چلتی ہیں اور بھر کر خوش مستی میں تو کہتی ہیں</p>	<p>لگای کھتی ہیں چپاتی سی اپنی اپنی جوبن کو کبھی ساتی کی چہری کو کبھی شمشیری کی گردن کو جلا دی شعلہ برق تخیلی اور سلی علیین کو نہیں کچھ مال چوری کا چہاؤن میں جوبن کو</p>
	<p>جہلی جو آپ سی لازم ہی جھکنا اوس سی ای صفیہ شمشیر قاتل میں جھکاؤن کیون نہ کروں کو</p>
<p>چمن میں می کا فرہی جو پاس ماری بھی ہو ۲۲۹ نجاؤن اور سلی گلیمین گرفتار بھی ہو سوال وصل میں لازم ہی ہستی پیری ہو دیا تمھارے تمھیں کس کس امید پیری ہو چمن میں نرم میں منظور ہو جان چلی</p>	<p>ہو ای سر د بھی ہوا برنو بہار بھی ہو سنبھالو خاک جگر دلیہ ختیا بھی ہو دعا قبول ہو شامل جو خاطر بھی ہو نجاتا تھا کہ ایسی ستم شعار بھی ہو مگر یہ شرط ہی ہمراہ جان شام بھی ہو</p>

سحر قریب ہی بیٹھو گی بزم میں کتبک
چلو پلنگ پہ عاشق سی ہمکنار بھی ہو

شبِ صال کا جب لطف اٹھئی صنف

چمن بھی جام بھی مینا بھی می بھی ہو

فرقت میں ستاتی ہی شبِ تارِ سیکو	۲۳	دکھلا دو ذرا چاند سا رخسارِ سیکو
شکوہ و ن پہ مری ہاں یہ اوس شوخ کا		معشوق بھی ملت اسی وفادارِ سیکو
کچھ دسی جو کتا ہوں تو کھدیتا ہوں بھی		کرنا نہ خبر اس کی خبر دارِ سیکو
اجاب فی کی میری سفارش تو بونی		دشمن مری کب اکرنی گین پرِ سیکو
بالین پہ مری کہتی ہیں گہر اکی مسجیا		اس درد کا دھیس نہیں بیمارِ سیکو
اغوش میں کھینچا تو کما اوسنی بکر		اسطرح بھی کرتا ہی کوئی پرِ سیکو

بی چین ہیں بی صبر ہیں بیتاب ہیں

دیکھا ہی مقرر رہ بازِ سیکو

	بادہ عشق گلرخان ہمیں پیسا جو ہو سو ہو
صوم و صلوٰۃ و آفتا چوڑ دیا جو ہو سو	
	باغمین کوئی مست ناز سوا ہی آج بخیر
رخسی نقاب اوٹھا بھی ی باد صبا جو ہو سو	
	حسرت وصل رنج ہے شک مدد جہاں چرخ
اک بت بیوفا کو دل سے منے دیا جو ہو سو ہو	
	ابتو شب وصال میں یار سی میں لپٹ گیا
شوخی و غمزہ و ادا شرم و حیا جو ہو سو	
	میں کہا کہ جان و دل ہے میری بہتیرا ہن
اوسنی ادا و ناز سے ہنس گیا کہا جو ہو سو	
	عہد شباب فصل گل موسم ناز و نوش تہی

کسکو ہی منکر عاقبت بعد فقا جو ہو

صفدر خستہ جان کا دل پھر کہیں مبتلا ہوا

تہا جو جنون ذرا ذرا پھر وہ بڑا جو ہو

دیتی دعائیں حشر ملک کوی یار کو ۲۳۲

تھوڑی زمین ہمیں بھی جو ملتی فرار کو

تو فاق دی حسد ایہ جاری غبار کو

و اس کپڑ کی روک لی اوس شہسوار کو

افسوس تم ہو غیر کی گمراہ رہم ہیا

کاٹمین ٹپ ٹپ کی شب انتظار کو

دل فی ٹپ ٹپ کی محسوس دین ہیا

پہین کا اسی گمان پہ سنگ مزار کو

جوش خونیں بھی وہی باقی رہی تہ

دیتا ہوں آہلی مین جگہ نوک خار کو

کیا جانی کہ اگلی کہ ورت صبا کو تھی

بر باد کر دیا میری مشیت غبار کو

کس کسکو یاد کبھی صفدر فراق

می کو چمن کو یار کو یاد دھار کو

۲۳۳	گیا میں چپ کی اوس محفل میں لاغری ہوئی ہو	ندیکھا مجھ کو دربان فی مقدر ہو گیا ہو
	ہماری دل فی منہ پیرانہ اوس شمشیر برسی	بہادر ہو تو ایسا ہو دلاور ہو تو ایسا ہو
	می عرفانسی دم بھر چشم و دل خالی نہیں تے	جوشیشہ ہو تو ایسا ہو جو ساغر ہو تو ایسا ہو
	قضا بولی جو زیر تیغ قاتل سے جھکا	نمازی مرقی دم اکسب ہو تو ایسا ہو
	ترپنی سی ہماری کوہ پانی ہو گئی لاکھوں	پیسجادل نہ اوس قاتل کا پتھر ہو تو ایسا ہو
	ترا بسمل حباب آسا جو گدرا بھرستی سی	قضا بولی کہ کیا کہنتا ساور ہو تو ایسا ہو

خدائی ہم کو صفہ دل دیا اور دل کو صفی

کرم کہنتی ہیں اس کو بندہ پرور ہو تو ایسا ہو

۲۳۴	میں اک تکی طلب میں چوڑی بیادین و ایما	دور شوق دیوانہ بنا دیتا ہی انسان کو
	پریشان خاطر و کا حال تیری ان میں	خدا توفیق دی اتنی تری لف پریشان کو
	کمان تک زور و حشت اتنا ہی تیرے	بہت پری کیا دامن بہت پہاڑ اگر سیا کو

<p>کیا زکس کو حیران آپ کی چشم خماری نی نہ گل توڑی کہی گلچین نہ کاٹی باغبان کسی محل میں ہر کوکب ملی جمعیت خا</p>	<p>پریشان کرو یا زلف دو تانی سنبلستان ذرا طیل کی آنکھوں سی اگر دیکھیں گلستان کہ ہر جمع میں کہا یا داؤس لفٹیشا</p>
<p>خزان میں ہوش کسکو ہی ٹھہرائی کو آج بھاری تو صفدر کی لنگی ہم گریبان کو</p>	<p></p>
<p>یون مری ل کو ہی اس گل پرہین کی آرزو ہم کو ای صیاد اب بھرت آزاد کر استین دامن گریبان اندون بیکار ہم کو غربت میں اجل آنی بڑا افسوس ہی</p>	<p>۲۳۵ جس طرح دو لہا کو ہوتی ہی دواہن کی آرزو نصل گل آہن ہی اور دل میں چمن کی آرزو کسکو ہی جوش خون میں پرہین کی آرزو رگہنی دیدار یاران وطن کے آرزو</p>
<p>کاش صفدر اپنا جانا ہو دینی کھڑ ہی طواف روضہ شاہ زمین کی آرزو</p>	<p></p>

<p>دیوانہ بہن یا تری جلولی فی پری کو اوس شوخ فی سینی پہ مری ہاتھ تو کھا پیری فی گرایا بھی محفل کی نظری وہ اکہ کسان ہی جو عیش کو بھین</p>	۲۳۶	<p>رفتار فی پامال کیا کجا کوری کو اللہ بزدلی مری درد جگری کو پوچھا کہ سینی بھی چراغ سحری کو وہ کان کسان ہن جو سنج خوشخبری کو</p>
	<p>اوس لف کی بولائی ہی جس طرح ہو ٹھہرا لو کو فی دم تو نسیم سحری کو</p>	
	<p>رویف ہای ہو</p>	
<p>کہا دل فی جو دیکھی گر مس ہو جانے ادائیں او کی دیتی ہن خبر خوش جوانی کی وہ دل کیا ہی نہ جو حسین تصور وی دیکھا غنیمت ہی وہ سمجھا تو جو کچھ سمجھا سمجھا</p>	۲۳۷	<p>میں جوانی سی لبالب ہی یہ پیمائے نگاہیں شرم آگین شوخ چتون چال ستائے وہ سر کیا ہی نہ جو جس میں جوانی لف جانے میں آوارہ میں جوانی میں سرگردان دینے</p>

ذرا فرصت نہیں ملتی ہی اذکو زینت ہو	کبھی سے کبھی مسی کبھی عنازہ کبھی شا
کبھی تو ماجرای عاشقان زار ہی لو	عجب بچپ قصہ ہی عجب سورافشا
تماشا ہی دل نادان کی سائے جاتا ہے	قیامت ہی ہمارا آشنا ہوتا ہی بگنا
خرابات جہان برباد ہو جاتی ہو جا	رہی ساقی سلامت خم کی خیر آبادی

جہان سی اڑھتی ہی صفدر کی برہم ہوگی محفل
 نہ شیشہ ہی نہ مطرب ہی نہ ساقی ہی نہ پیمائ

پیر و آدمی کا دل نہ کس طرح دیوانہ	۲۳۸	تری ہکی ہوئی باتیں تری چالیں ہیں شا
سرموشرق کچھ اسمیں نہیں تشبیہ کا ہی		کسی لف پریشان کا دل صد چاک ہی شا
بدلتا ہی مراد دل رنگ کیا عشتبازی		کبھی بلبل ہی گلشن میں کبھی محفل میں فشا
انامیلی کی بات تک ہر طرف آواز آتی ہی		مرقع عالم وحدت کا ہی محبوب کا ویرا
کمنیا خنجر قاتل تو اپنا سر بھی چاڑھی		وہاں تیغ آزمائی ہی بھی سان بھت ہی مردا

<p>ہزاروں دردِ حسرت یاسِ مانِ دل میں جھانپیں جو امانِ حرمِ اپنا نہ سمجھی آج تک مجھ کو غرضِ طوبی و کوشری نہ پروا اور و جنت کی</p>	<p>کہاں اوٹھیں کہاں ٹھہریں ذرا سا ہی یہ کاشنا رہا باغِ حسان میں شل سبزہ سب سی گنا وہ مینا ہو وہ ساغر ہو وہ ساقی ہو وہ</p>
<p>دلِ اغیار کو صفدر ہماری دل سی کیا ست یہ مسجدِ مہینا نہ کعبہ ہی وہ تنخا</p>	
<p>سو داکرینگی دل کا کسی دریا کی ہاتھ شکوہ کا کچھ جواب جب اونسی بن پڑا دو دو قدم وہ رقص میں چلنا کھینکا گھونگھٹ اولٹ کی اونسی شب وصل کیا سختی ہی نام وصل وہ پہلو سی اٹھ گئی بھلی چمک کی رنگینی آنکھوں کی مسنی</p>	<p>۲۳۹ اس بادِ فنا کو حسین گئی اک بیوفا کی ہاتھ گردن میں سیری ڈال دی مسکرا کی ہاتھ دامن پکڑ کی پاؤں بڑھا کر اوٹھا کی ہاتھ کچھ بک نہیں گئی مری دشمن حیا کی ہاتھ جہنجا کی طیش کھسا کی بگڑ کی چڑا کی ہاتھ سنہ پر کسینی رکھیلی جب مسکرا کی ہاتھ</p>

اتنا ہی محاسن کا رسوا نہ کوئی	ہی عاشقوں کی شہم مہار جی جاکے تے
مقتل میں آج جمع ہیں سامان نئی	شمشیر ناز گردن بسمل قضا کی ہاتھ
	صفا رہی خوف کیا مجھی روز حساب کا
	ہی شرم میری داور روز جزا کی تے
ہی عشق خط بھی الفت زلف دو تہا کی تے	۲۴۰ کیونکر بچی گی جان بلا ہی بلا کی تے
طرز رنگہ فی چین لپی قد سیونکی دل	انہیں جواونکی اوٹھ گئیں دست دعا کی تے
ہو کر شہید نازیہ پایا ہی مرتبہ	خلق خدای آج تری عبت لاکے تے
نہ پیر ناکس کا وہ شہر مائی ناز	اور پھر سنبھالنا وہ دوپٹہ ادا کی تے
خوشبوسی آج صحن گلستان ممک گیا	میشک ہی بوی زلف رسا بھی صبا کی تے
تو مجھ کو قتل کر میں تجھی مرحب اکھون	میری زبان چلی تری تیغ جفا کی تے
کچھ انتہائی مہم کی اسد ری احتیاط	اتنی ہیں خواب میں بھی وہ ناز و ادا کی تے

نصرت ہی دلی روتی ہیں مل ملکی حسرتیں	جاتا ہی آشنا کسی نا آشنا کی سآ
	<p>صفر نہیں ہی تم کو محبت تو کہو</p> <p>کیون دلو تھ سامی جاتی ہو دوس فاک</p>
<p>وہ تیغ ناز یارب ہو زبان آہستہ آہستہ ۲۴۱</p> <p>خفا بھی وہ ہو گئی بھی برہم بھی ہو لیکن</p> <p>ہمارے حال دل سی اور تو واقف نہیں کوئی</p> <p>جگہ ہی سمیں دلی جان من اور دل ہیں حسرتیں</p> <p>گھادی ایک ٹھوکر جب وہ آفا تھے پڑھنی</p> <p>شب وصل صنم ہی صبح ہو نہیں جلد</p>	<p>مڑہ لی لی کی ترپین نہ جان آہستہ آہستہ</p> <p>سنادی ہمیں ساری استان آہستہ آہستہ</p> <p>صبا کچھ ہو گئی ہی راز دان آہستہ آہستہ</p> <p>بکالو میری پہلو سی سنان آہستہ آہستہ</p> <p>مٹایا قہر عشق کا نشان آہستہ آہستہ</p> <p>روان ہو آج تو ای آسمان آہستہ آہستہ</p>
	<p>صفر</p> <p>کوئی رسوا نہو کچھ پاس کا بھی ہی</p> <p>شب فرقت میں لازم ہی فغان آہستہ آہستہ</p>

<p>کیا صد ہون فی ہکون تو ان آہستہ کسی کی ابرو ڈمرگانی ہم کو نیم جان چھوڑا نیا یا آج تک ظالم فی مجہد صبرین کامل ابھی جلدی ہی کیا صیاد فصل گل تو آنیدی کہیں گہرا سنا عجب سی اس شوخ کی قاصد نہ ایوان سرین ہی نہ جام جم رہا باقی</p>	۲۴۲	<p>بھار باغ پر چپائی خزان آہستہ چلی شمشیر رک رک کر سناں آہستہ ہوئی سب عاشقوں کی امتحان آہستہ سناؤ گاتھی سب داستان آہستہ ہمارا حال سب کرنا ہی آہستہ مٹی شاہان عالم شان آہستہ</p>
<p>اٹھی یہ دوست اپنی منزل پہنچی کہ خالی ہو گیا سارا جہان آہستہ</p>		
<p>خوش کرتی ہی دل خستہ رزائی ہمیشہ لب فی جو بلا یا تو تیری آنکھ فی ما پردہ نہ اٹھایا کبھی چہرہ نہ کہا</p>	۲۴۳	<p>رہتی ہی دولہن پائیں یہ دولہائی ہمیشہ قاتل بھی رہا سائے سیاحی ہمیشہ مشتاق رہی ہم رخ زیبائی ہمیشہ</p>

<p>ہم رنگہی منہ دیکھ کی لمحہ پاکی ہمیشہ جلوی ہن نئی اوس بت عنا کی ہمیشہ وہ جھپ کی منہ سپہ کی شہ کی ہمیشہ</p>	<p>غیر دیکو دی بوئے لب پیاری اوسنی دن کو ہی اگر مہر تو شب کو وہ اسدی حیا وصل میں سو جاتی ہن اتک</p>
<p>دو دن ہمیں جینی کا بھروسہ نہیں ^{جھنڈا} چرچی تو ہر سینگ کی ہی دنیا کی ہمیشہ</p>	
<p>وہ قامت موزون می حسنوبری یا وقفہ نہیں اس بحر میں دم بھرنی یا ملتا نہیں انسان کو مہتر رسی یا ہنگامہ ہی ہنگامہ محشری زیادہ بتیا ہو تم کیون دل مضطرب سی یا سینہ سی لگتا نہیں اس ڈھری یا</p>	<p>۱۲۳ وہ عارض گلگون ہی گل تر سے زیا ٹوٹا جو جواب لب جو آئی یہ آواز بیخاں سب سہی ہی بیکار ہی کوش کوچی میں سری کون یہ نہ یاد کو آیا میری طیش دل میں اگر کچھ نہیں تا صدرہ او نہیں پہنچی نہ کہیں دلی ترپے</p>

بقدر نسیم جو اسی بہت در نسیم

پاؤگی و فسادار نہ صفدر سی یاد

بدلتا ہی صفدر کچہ اپا زمانہ ۲۴۵ کہ ہی آج اسکا کل اوسکا زمانہ

جباب لب جو تھی ہم اس حنین کھلے آنکھ اپنے تو گذرا زمانہ

لڑکپن تھسا جب تک نہ تھی فکر کوئی بہت یاد آتا ہے بچپلا زمانہ

بہت مہربان تھا و دبی مہر مجھ پر ہوا ہی ابھی اسکو تھوڑا زمانہ

کبھی دشت گلشن کبھی باغ صحرا دکھاتا ہی نہیرنگ سمیاجا زمانہ

جو ہی قتل مد نظر سر ہی حار مگر یہ کھو گیا کھے گازمانہ

ہوا وصل اوس سی جدائی تھی حسی

ہی ان روزوں صدف در تمہارا زمانہ

ردیف یابی تھانی

	کسی زندگی کی امید ہی کہ خبر ہی فرقت یار کی
یہی دن ہی اپنی وصال کا بھی شب ہی اپنی فرار کی	
	گئی تھی چین سی گلی میں کیا کسی شوخ لالہ عذار کی
تری پیرہن میں ہی اسی صبا جو مہک عروس بہار کی	
	نہیں چین دام میں ایک دم یہ ٹپ ہی بیل زار کی
اکوئی صحن باغ سی ہو نہو خبر آئی فصل بہار کی	
	وہ چپا کی چہری کو زلف سی پی سیر آئین سرحد
اکوئی گردش ایسی ہوا ی فلک مری بعد لیل و نہار کی	
	پس مرگ پھر زہی ہو س چین جنان کی کس طرح
تری کوچی میں جو زمین ملی پی دفن محب کو سزار کی	
	چو شعور ہے تو نہ آولا کبھی مرشد و ن کی فریب میں

جو یہ لبنی لبنی ہیں داڑھیاں بھی ٹٹیاں ہیں سکار کی

میں وہ بادہ خوار ہوں سا قبا کہ حسد اسی ہی میری دعا

جو قصت اکرون تو مزار پر چڑھ ہی چا اور ابر بہار کی

رہی زندگی میں جو محض پس مرگ ساری ٹی ہٹی

نہ طلب ہی دولت و زر کی اب نہ خبر ہی پاؤ دیار کی

میں اخیر وقت میں صفدر اب کہوں کس سی حال شباب کا

وہ سرورِ شہ بادہ تھا یہ بلا سے بچ خم سار کی

دل ہی یا نہ ہی وہ ستم اچا دہی ۲۴۴ سر رہی یا نہ ہی خنجر جلا دہی

مشق غم جبر میں یہ ای دلِ ناشاد ہی سانس لبنی میں بھی کیفیت فریاد ہی

شانہ زلفون میں جو کرنا تو سمجھ کر کرنا دل بھی او بجا ہی کیسا یہ ذرا یاد ہی

جب کیا قصد غسان ضبط چکا کہ خموشی دل ہی میں جو صلہ نار و سنہ یاد ہی

<p>الفت قید تھی مرغانِ قفس کی ایسی</p> <p>شبِ فرقتیں ہمیں بھول گئی ایسے</p> <p>کبھی منہ قمتیں بھی آنی ندیاں بچ کو پاس</p> <p>دل وہ دل ہی کہ رہی تیغِ جفا کا چور</p>	<p>چوٹ جانی پہ بھی گردِ سیاہی</p> <p>یار تو یار اجل کو بھی ہم یاد ہی</p> <p>شادی وصل کی اسپد پہ ہم شادی</p> <p>سردہ سہری جو تہِ خنجر بیدار ہی</p>
<p>آہِ بلبل تھی کہ ہم نہمت گلِ تھم</p> <p>کہ رہی جب تک اس باغِ مین باد</p>	
<p>اور آیا ہی ستاروں فی چکنا او کی</p> <p>نہ بھولو گھاٹِ صلت میں بے مانگنا</p> <p>جو کہولا آپ فی جوڑا تو خورشیدِ مین آیا</p> <p>جنون کا جوش مین بازکِ طبیعتِ فصلِ گل سیر</p> <p>غضب ہی اچھا اس ناز اس اندازِ حلیا</p>	<p>چمک کر منہ چپا نا برق فی سیکھا ہی چلی</p> <p>جا کر مسکرا کر منہ چپا نا او نکا اچلی</p> <p>اوٹھائی زلف چہر سی تو نکلا چاند بادلی</p> <p>کہو نصا دسی لی نصہ شاخِ گل کی کوئی</p> <p>ہزاروں فتنی برپا ہر قدم ہوتی ہیں گل</p>

<p>ابھی تک حسرت دیدار قاتل دل میں باقی ہی یہ بدلازنگ عالم آسمان کی ایک گرہنی پریشان ہونا بل کھانا بھنا پیچ میں لانا</p>	<p>صد اہر دم شہید ناز کی آتی ہی قتل سی نہ وہ صحبت رہی باقی نہ وہ احباب گئی یہ لگی سیکلی کوئی تری زلف مسلسل سی</p>
<p>لطافت میں نکت میں صفائیں میں ہی صفہ وہ بہتر ہی صبا سی گل سی آئینی صندل سی</p>	
<p>تمہاری ساوگی پر دم فنا ہی روز اول کی علاج درد سر ممکن نہیں نازک دماغوں کا ہوای چشم لیل کا اثر ہی حسا کہ مجنون میں مجھی محروم رکھا وصل میں مجھی یہ تجھی چمک کر آسمان پر ابر میں جب چپ چپ کی اگر ہو چشم روشن فرق کیا گبر و سلمان میں</p>	<p>۲۴۹ علاقہ ہی نہ مہندی سخی سخی کا جل سی ہماری سر گرانی بڑھ گئی خوشبو سی اتھکی اک غبار سر گون اڑتا ہی گل سی ملی فرصت نہ اونکو رات بھر سی سخی کا جل سی تمہارا جہان تھا یاد آگیا پردی کی اوجھل سی چراغ دیر بکھبہ مشعل ہی ایک شعل سی</p>

	<p>خدا جانی نبی کی آج کیونکر ہمسی اسی صدف</p> <p>مزاج اونکا نظر آتا ہی کچہ بگڑا ہوا گل سی</p>	
<p>خدا فی ہاتھ سی اپنی تر ہی صلوٰۃ بناتی ہی</p> <p>یہ زندان چند روزہ ہی قیامت تک بناتی ہی</p> <p>یہ وضع سادہ تکوین سمجھتا کب نہی ہی</p> <p>تری شمشیر فی یہ چال کیا جکوبتانی ہی</p> <p>بخازی پر ہماری جمع کیون ساری فی</p> <p>وہ بگڑی ہیں جو ہمسی کیسی غیر دنی بناتی ہی</p> <p>اٹھا کر یار کی تصویر سینی سی لگاتی ہی</p> <p>اری ظالم خدا سی ڈریہ روز خود بناتی ہی</p>	۲۵۰	<p>پری فی حور فی انسان فی کب یہ شکل بناتی ہی</p> <p>عبث گہراتی ہی ای روح تو اس جسم کی ہی</p> <p>نہ کنگھی ہی چوٹی ہی نہ سرمہ ہی ہی</p> <p>نہ بھین یہ کاوٹ تھی نہ بھین یہ کچاوت تھی</p> <p>ہوا جو کچہ ہوا قاتل سی کچہ شکوہ نہیں ہو</p> <p>کوئی ناشاد کوئی شاد اپنی اپنی قسم ہے</p> <p>یقین ہی اب دل بیتاب و قمتن بنی گئی</p> <p>ذرا ای آفتاب حشر برقع ڈاکر آنا</p>
	<p>صدف</p> <p>مقابل ساری عالم سی کیا افیت فی</p>	

ادھر میں ہوں تن تنہا او دہر ساری جانی

جہان اس گلشن عالم میں نگہ آشنائی ہے	۲۵۱	وہاں دیکھا تو او کی ساتھ ہوئی فانی ہے
نہ ہم واقف کسی سی ہیں نہ کوئی ہم سے واقف		فقط آئینہ سان لوگوں سے رت آشنائی ہے
جدا ہم یاری میں غیر ہیں وقت پاس سے		خداوند جہاں کیا تیری شان کبریا ہے
فراق وصل کی ہر ٹٹا ہوں لذتیں کیا		کبھی اونی صفائی ہی کبھی اونی لڑائی ہے
نہ دل ہی اپنی قابو میں نہ آنکھیں اپنی		جسمی کہتی ہیں ہر شر وہ روح بدائی ہے
غینمت میں لا جو دم ہی امید بقا کیسے		غنا صر میں بھی باہم چار دن کی آشنائی ہے

بنا ہوں طیل تصویر اس گلزارِ جعفر
میری نزدیک سب کیساں سیری رہا ہے

بکری عشق قدیا میں شہرت میری	۲۵۲	منقظ ہیں ہوں قیامت کا قیامت میری
کبھی ہوں طیل گلشن کبھی پروانہ		بہیس بدلی ہوئی پھرتی ہی محبت میری

<p>اوس نظر سی جو گراسب کی گما ہون گی دل سینون کو دیا جان اہل گشتی تم جسی چاہتی ہو اس کی قسم صاف نوحہ گر کوئی جو مدت نہ نہیں کیا چڑا پاس میں نہ سہی اپنی طرف دہیان کہو بھسی کہتی ہی جوانی کہ سب پیش میں</p>	<p>انکھ کیا اس کی پھری پھر گئی قسمت میری وہ سخی ہوں کہیں چھو نہ نہیں بہت میری ہی تمہیں غم سے لخت کہ محبت میری یکسی روی گی سپہ پٹی کی حسرت میری تکو غیر دن سی مناسب ہی کاشت میری چند روزہ سی ملاقات غنیمت میری</p>
<p>گرش چرخ سی صفدر ہو جا بیا بنکی نہ بھٹ بکڑ جاتی ہی صوت میری</p>	
<p>منوئی صبح کسی ن شب فرقت میری سورہی رات وہ سہ لکھی مری انو بھردم حشر نہو گا کسی جسم سی خست</p>	<p>۱۰۲ اسم سان فی نہ نکالی کہی حسرت میری بخت بیدار ہوئی جاگ اٹھی قسمت میری پہلی آنی جو گھمگنا رون میں نوبت میری</p>

دل تڑپ کر مجھی لہجہ لای گا حور و ناز و	بیقراری ہی کلید درجنت میری
ہوں وہ برگشتہ مقدر کہ نہایت	کی رستم کاتب قدرت فی جو قسمت میری
ہوں رہا قید تعلق سی تو دیکھوں	پردہ چہرہ مقصود ہی غفلت میری
کسنی کسنی مری مضمون نہ لپی اچھی صند	
جب سی دیوان چپ انگلی دوسری	
کہو آگنی ہمسی وہ پوچھتی جسی شرب می مین کلام ہے	
جو وصال ہی تو حلال ہی جو فراق ہی تو حرام ہے	
وہ می نشاط سی مست ہیں شب و روز جام بدست ہیں	
او نہیں کیا خبر او نہیں کیا عذر جو کس کا کام تھا	
نخیاں ساظ و زاحم کہ کہا پیہر حسن ہے	
تجھی اب بڑا دن کہسان ملک کہ حند آگنی تو نام ہے	

	جو تمہارا عاشق زار تھا وہ تڑپ کی رات کو مر گیا
	ہی یقین کہ تمہنی بھی ہو سنا یہ خبر زمانہ میں عام ہے
	نہ ملینگی ہم نہ ملینگی ہم کہہی آبرو کو نہ ملینگی ہم
	جو رقیب سی بھی پیام ہے تو یہیں سی او نکو سلام ہے
	نہ وہ آتی ہیں نہ بلاتی ہیں ہمیں باتوں ہی میں لگاتی ہیں
	وہی اب تہا سی ہی آج کل وہی صبح ہی وہی شام ہے
	کہہی لگیں جو زمین سی سہ چرخ نشہ شراب کا
	تو یقین ہو اچھی سا قیام یہ سمت برق حرام ہے
	جو شراب نوش تھی ہر سحر وہ بخد میں سوتی ہیں یہ
	نہ ہوا ی سبزہ و باغ ہی نہ تلاش شیشہ و جام ہے
	دمِ خضر صفِ خستہ جان وہی دیگا ہم کو خطِ امان

جو ذبح سے جو قتل سے جو شہید ہی جو امام ہے

دشت فزا ہوا ہی کچھ ایسی ہبار کی	۲۵۵	پھولا جو پھول اوسنی قبا تار تار کی
نگر گس کی آنکھ کیوں نہ چمن میں کھلی ہی		تصویر بگئی ہی تری تھن لاری
اب ترک عشق وضع سی اپنی خلافت سے		ناصح ہی دم کی ساتھ جو بات اختیار کی
اوس سنگدل کا دل نہ پسچا کسی طرح		اہمنی تو اپنی جان تلک بھی شام کی
بارش کی آئینہ کی ہی یا بارش سحاب		بکلی ہی یا ترپ ہی دل سقیدار کی
ہمسی کہ ورتین ہیں قریب نسیمی صحتین		ہی طر فشان قدرت پروردگار کی
صحرا کو چھوڑتا ہوں تو روئی ہیں آملی		لذت ملی ہی کیا خاشش نوک خار کی
اُسی وہ خط نکال کی بیخ پر ہمارے پاس		پنهان جو تھی کہ ورت دل آشکار کی

صفدر شہاب منی سی توبہ تو کی مگر

مجبور ہوں کہ فصل پھر آئی بہار کی

۲۵۶	مٹی حشراب ہو نہ ہماری غبار کی لیکن ہوئی نہ صبح شب انتظار کی پوچھو نہ مجھ سے سیری دل سہتہ کی آتی ہے بود مانع میں شک تبار کی تو بہ شکستہ ہو کسی پرہیز گار کی مٹی جو در میان میں نہوتی غبار کی	لیجای کاشش آکی ہوا کو یار کی اندی طول روز قیامت بھی چکا بجلی سی کم نہیں یہ ٹپ پین کی طرح سموٹی ہی کسی کا کل مشکیں یہی صبا وزرات اوسکی زکس میگو نکو فکری ہوتا خیال یاری اس نکا سانا
	قاصد تو کیا فرشتی کا اسکے فقین نہیں صغیر دوا ہے کیا دل بی عتبار کی	
	ور صنعت عاشق شدن معشوق	
۲۵۷	لاکھ شاداب جو تہا نگر سر بہا ہی آب وہ برقی تجلی طالب دیدار ہی	سیر و بھوپیل اک گل کا وہ گل خساری طالب دیدار ہیں سب جسکی ہوئی کی طرح

جسکی ہی شیرینی گفتار عالم کو پسند	خود وہ محو لذت شیرینی گفتاری
خشک لب ہیں وہ مسیحائی کا دعویٰ کیا ہوا	ہو کی عیسیٰ اپنی آنکھوں کی طرح بیمار ہی
ہیں نخل جسکی خرام ناز سی طاؤس و کبک	کیا تماشا ہی وہ خود وارفتہ ز قمار
طرہ طہ راجب کا دام تہا سب کی لپی	دام اب او سکوک کا طرہ طہ راجی
گنگنی چوٹی سی زاب مطلق نہ آرائش کا	کس پریشانی میں مثل گیسو خمداری
مہر طلعت غش تھی جسکی سایہ دیوار	اب وہ خود مانسہ سایہ غش پس لویا ہی
جو گل خندان تہا گرماں ہی وہ شبنم کی طرح	عین فصل گل میں پامال خزان گلزاری
گرم و سرد عشق کا اب حال ظالم کو کھلا	اشک آنکھوں میں ہیں لب پر آتش باری

گر یہ صدف پر رہتا تھا جو ہر دم زندہ

ابر نیسان کی طرح اب خود وہ کوہ ہر بار

تاب نظری شہ طرح یار کی لپی

ran

چشم کلیم چاہی دیدار کی لپی

صد مہ جو بحر کا ہی تو اغیار کی لپی	ہی یار میری واسطی میں یار کی لپی
مدت گزر گئی نہیں بکھا جمال پاک	انکھیں ترس گئیں تری دیدار کی لپی
منظور شہرہ حسن کا ہی جانتا ہوں	پازیب تمنی پہنی ہے جھنکار کی لپی
کیا فری اوٹھی نہ شب وصل یارین	بوسی کہی حسین کہی رخسار کی لپی
بوسہ تو کیا بگڑتی ہیں وہ بات بات پر	جلی نہی نکالے ہیں تکرار کی لپی
دامن سی اشک پوچھ رہا ہی وہ حجر حسن	کیا مڑتی ہیں چشم گم سربار کی لپی
کافی ہیں درد و غم ہمیں جائیں سرو و عیش	یاروں سی کیوں بگاڑی اغیار کی لپی
دریا و دشت گلشن و تھن از جوم	کس جا کہاں کہاں نہ پھری مار کی لپی
شاید وہ آئین میری بنیادی پہ دو تو	انکھیں کسلی رہیں مری دیدار کی لپی

تازہ ہینگ کی پھول مضامین کی خستہ تک

صفہ خستہ ان نہیں مری گلزار کی لپی

جمال یار دیکھا ہمیں فیض چشم پر ہم سے	۲۵۹	نظر آیا ہمیں خورشید عالم شام سے
عجب دیرانہ ہی جسدن سے دل خالی ہو گیا		اس اوٹری گھر کی آبادی تھی کھنکھناتی سی
عجب نیرنگ دکھلا یا یہی جگہ جو جس وقت		نئی عالم میں پہنچی ہیں نکل کر دونوں عالم سے
محبت ہو نہ کیونکر تیرے نہیں بخیر سے بگاڑ		کہ اسکو سلسلہ ہی کچھ تری گیسوی پر ہم سے
نعم الفت جو پایا یہی فری گیسوی اوٹھائی ہیں		ہماری ملی سے پوچھی قدر کی یا کوئی ہم سے
کبھی اُنسی محبت ہی جھلکتی کبھی نسی ہوئی		جہنم میں گنتی جنت سے جنت میں جہنم سے
مالِ کاری دونوں کی ہم آریکے تھیں		خوشی سے غم ہمیں ہوتا ہی تھی خوشی غم سے
وہ بیکس ہیں ہمیں دنیا فی چوڑائی نیا کو		نہ عالم ہمیں واقف ہی نہ ہم واقف ہیں عالم سے

ہوئی تقدیر اولیٰ حقد رتہ سیر کی صفد

دو اسی در و دل چمکا اوٹھایا داغ مرہم سے

قفس میں یا الہی ایسی ہو گویا زبان میری ۲۶۰ کھینچا تھام لی صبت او سکر وستان میری

<p> بجھی گی جام سی کیا پیاس ای پر مغان سیری بہار آئی ہی میں دیوانہ نازک طبیعت ہونا لیا تھا خواب میں بوسہ کبھی لبہای شیریں کا اس اندیشی سی کہ کربانہ وہ سنی سوچتی ہیں نہ اؤ نکو ہوش ہی پنا نہ مجھ کو بھی خبر اپنی کسی پر حال سیری غنچہ دل کا نہیں افشا ہوا یوں لب لباب تو کیا مزہ ہوتا اگر ہوتی </p>	<p> صراحی کی دھن میں کاٹ کر رکھ دی ہاں سیری گھو گلیچیں رگ گل سی بنای بیڑیاں سیری مزہ اوس روز سی ہو لی نہیں اتناک بان سیری شب مہتاب میں دیکھی نہ کوئی چہاتیاں سیری عجب حالت سی فرقتیں ہاں اؤ نکو کیا سیری صبا کچھ رفت رفت ہو گئی ہی راز و نیاز سیری مری منہ میں بان تیری تی منہ میں بان سیری </p>
	<p> یہ کہنا وصل میں اوس بق و ش کا یاد ہی بڑھا و طوق گردن کا اوتار چلبیان سیری </p>
<p> وہ بت جلوہ آرا ہوا چاہتا ہی ٹرپ دل میں ہی دین شوق ہی </p>	<p> ۲۶۱ خدا جانی اب کیا ہوا چاہتا ہی وہ جیلی یہ دریا ہوا چاہتا ہی </p>

بہت اسکو ایذا ہی پہلو میں مری	یہ دل اب کیسا ہوا چاہتا ہی
دکھا کر وہ تلوار کہتے ہیں مجھ ہی	خبر ہے تمہیں کیا ہوا چاہتا ہی
وہ انجیلی کی چال چلنی لگی ہیں	کوئی فتنہ برپا ہوا چاہتا ہی
بہت تیز ہی آجکل تیرے شر کا	کوئی دل نشانہ ہوا چاہتا ہی
وہ رخسار پر کلنے والے ہیں غما	یہ تیرا نام ملا ہوا چاہتا ہی
مری قتل کرنے کو آتا ہی تامل	تمام آج قصتا ہوا چاہتا ہی

بلا یمن جو لیں زلف کی صفت کی بولی

کہ صفدر کو سودا ہوا چاہتا ہی

او کی رخصت کی شب وصل جو سامان ہو گئی	۲۶۲	صبح کی ساتھ ہی ہم چاک کریں ہو گئی
دوست دم نازیسی جسم وہ خرا مان ہو گئی		فقی اوٹھیں گے نہی حشر کی سامان ہو گئی
بزم ہو بلخ ہو مسجد ہو صحنہ ہو		تو جہان ہو گا وہیں سب ترعی مان ہو گئی

سو گہنی والی ہیں جو لوگ تری زلفوں کی	تبع و بازو کی صفت ایک جہان کرنا	ایک ہم ہیں کہ جب زغم نہیں کچھ بھگتو	آپ ہی جان کو ہم دیکھی شب فرقت	سر چسپی کہ لیا روز ازل عشق کا جو
تکوت گل سی دماغ او کی پریشان ہو گئی	قتل کر کی مجھے وہ خاک پشیمان ہو گئی	ایک وہ ہیں کہ وہاں عیش کی سامان ہو گئی	ملک الموت کی شہ زندہ احسان ہو گئی	اور کوئی نہیں وہ حضرت انسان ہو گئی
اون کی محفل میں گذر ہو گا جو اپنا صفہ				
بکھی گریبان کبھی خندان کبھی حیران ہو گئی				
اوٹھی لطف جب تک کہ طالع رسا	۲۶۳	ہم انوپہ تصدق وہ ہمہ پرتدا	وہ آزر وہ ہم زندگی سی خفا	
نہ تھا چین جب تک کہ اونی جہا		کہ نالی زبان پر مری بے صدا	یہ عنفری یہ عشوی کہسان دلربا	
یہ تھا عشق میں پاس احتیافت				
یہ انداز یہ ناز کس دن تمھی لکوش				

وہ بیگانی ہیں اب تو بیگانی ہیں سب	جو وہ آشنا تھی تو سب آشنا تھے
جکایا جو محراب شمشیر میں	ادا ہو گئی جتنی سحر ہی قضا تھے
نوجو جوانی کا پیسہ ہی یقین تھے	وہ دن اور کچھ تھی وہ عالم جدا تھے
عدم میں کہیں گی یہ ہستی سی جا کر	کہیں کیا کہ کس رنج میں مبتلا تھے
تہ خاک کی سیر بہنی جو صف در	وہی مہر طلعت وہی رلفت تھے
مصاحب ان روز و ن آئینہ ہی سنگار کا اذکو مشغلا ہے	
کبھی ہی سہرہ کبھی ہی مسی کبھی ہی عنازہ کبھی خا ہے	
بھلا آئی چمن میں ساقی کہ بادہ خواری کا دور آیا	
کھڑی ہی سا غریب دست نرگس دخت جو ہی چو تیا ہے	
جو ہمسی لکھو لیا ہے تمنے تو اسکو رہنی دو پاس اپنے	

غریب اچھا ہی یاد رہا ہے میٹھے منہ مان تو آپ کا ہے	
	گلی ہی ابوس سنگدل کی محشر ہجوم نہ یاد یوں کا ہوس
ہزار رو ڈھنڈا پیٹو کی کو وہاں کون پوچھتا ہے	
	ہماری طرز اطاعت ایسی عتاب نظام کا ہم پر ایسا
قدم پر سر کاٹ کر جو رکھا کسا کہ سر کا خون بھرا ہے	
	دیاجو قاصد فی سیر نامہ تو اپنی فشی سے وہ یہ بولی
لفافہ کرتا ہے چاک ناخک کہ خط کا مطلب کھلا کھلا ہے	
	نہیں ہی کچھ ساتھیوں کی پروا جو آگیا جانا ہی اذکوبائیں
کبھی تو ہم بھی پہنچ رہیں گی کہ ہم غریبوں کا بھی حسد ہے	
	یہ او سکی آگ کی سی کہنچیتا ہی وہ اسکی آگ سے انجمن میں
غرض کہ آئینی کا بھی طوطی عجب حسینوں میں بولتا ہے	

رہائی ان پیڑیوں سے ہرگز نصیب موتی نہیں کیسکو

محبت افن کیسوں کی صفدر بُری بلا سے بُری بلا سے

عشق کامل ہو تو تنہا چاہی ۲۶۵

تا گوارا سب گوارا چاہی

ظاہری کچھ لطف! و نکاح چاہی

دل لگانے کو سہارا چاہی

تم جفا میں مین و فامین لاجوا

جو ہو جس پیشی میں پورا چاہی

پوچھتی ہو کیا ہم سارا حال

یہ تو اپنی دل سے پوچھا چاہی

جان یوں دین ہم کہ جانان بھی کبی

عاشق جانباز ایسا چاہی

جلوہ گاہ یار میں پہنچی تو ہیں

انہیں کیا دیکھ لائیں دیکھا چاہی

چاہتے ہوں میں تمہیں تنہا تو کیا

تم مجھی چاہو تو پھر کیا چاہی

لطف بوسی کا اوٹھانا ہی اگر

ماز بھی اوسکی اوٹھانا چاہی

کل سی ہیں صفدر و کچھ بکری ہو

آج کیا ہوتا ہے دیکھا چاہی


تعریف کیا ہوا و سکی رخِ بی نقاب کی	۲۶۶ خوشبو جو گل کی ہی تو چمک آفتاب کی
بجلی سی ہی یہ قولِ دلِ بہتِ راکا	سیکھی ہے طرزِ تو فی مری اضطراب کی
کتناک ہو صبرِ سلم اوٹھائیں کھاتلک	کچھ حد نہیں رہی ستمِ بی حساب کی
برپاکر و گکا حشرِ مین مین ایک آشور	صوت بھی رہی جو مری اضطراب کی
عصیان ہماری ہو گئی باہر حسابی	دہشت نہیں رہی ہمیں روزِ حساب کی
مجھ کو سناؤ کو حیاتھی شبِ وصال	حسرت نہ نکلی اس دلِ خانہ خراب کی
مشہور ہی جہان میں جو چودہوین کا چاند	تصویر ہے وہ آپ کی حسنِ شباب کی
سیما ب کو سپند کو آتش پہ پھیلو	پوچھو نہ مجھ سے شرحِ مری اضطراب کی

صفحہ زیر یہ کم نہیں ہی شرفِ سیرِ ^{سطح} آ

امت میں ہوں جنابِ رسالتِ مآ کی

<p>اوس تبسم کی یاد آتی ہے دو نوں آنکھوں فی مجھ کو لوٹ لیا ہم ادب سی وہ کہ نہیں سکتی آئین کہیں اوس مصور کو ای بتو حسن پر نہو نازان کچھ تو دلو خوشی ہو ای صیتا مجھ سی مجرم کو حسلہ بنیجا ہاتہ کہیںچا تو ناز سے بونی</p>	۲۶۷	<p>جب کلی کوئے مسکراتی ہی ناز کی غسری کی دو ہاتی ہی بات جو اپنی بے مین آتی ہی جسنی صوت تری بناتی ہی چار دن کی یہ خود نسانی ہی جھوٹ کہی کہ اب رہتی ہی واہ کیا شان کہ بریاتی ہی دیکھو نازک مری کلائی ہی</p>
<p>کس اداسی وہ کہتے ہیں صفدر اب نہ چہیڑو کہ غیت آتی ہی</p>		
<p>مغ قفس اسیری کی صدمی اوٹھ چکی</p>	۲۶۸	<p>خوش ہوں کہ دن بھار کی نزدیکی آچکی</p>

<p>نالونکو میری حشر جو لانا تھا لا چکی لائینگی ملک دل پہ وہ شہنشاہ یقین ہوا آتی ہیں میری گھر میں وہ کچھ نہیں دیتی کیا جانی دین و دل لائین کیا بلا کھائینگی لاکھ ختم نہ مورتیں گی منہ ہی ہی حوصلہ ہنسوز حسینوں کی غنچ کا آئی نہ آئی رسم اونہیں اختیار کیا</p>	<p>قلا بنی آسمان و زمین کی ملا چکی ہاتھوں میں ہند کی گھونٹیں ہر گلا چکی کپڑی بدل چکی ہیں سواری منگ چکی سو سو صیبتوں میں تو ہم کو ہنس چکی کیا آزمایا ہی ہو جی آریا چکے سو بار ہو فساد و سی و ہو کا اوشا چکی ہم دروول کا حال مفصل سنا چکی</p>
	<p>قسمت کی خوبی و بیکسی صفدر علی انکیم ساتھی جو تھی سحر کو سہ اسٹیڈ چا چکے</p>
<p>نار ساطاع ہماری جب ساہوئیگی ضبط کرتا ہوں فقط نالوں کو اپنی سلی</p>	<p>۲۶۹ آج بیگانی جو ہیں کل آشنا چائینگی درہم و ہرہم ابھی ارض و سما ہو جائینگی</p>

<p>چلکی صحرای جوش و خروش و شست مین گریبان پائی</p> <p>دل سینونکو دیانتها کیا محی معلوم تھا</p> <p>فکر مضمون و مان یار گریون ہی ہی</p> <p>باغبان نازان نہو آتشا بہار باغ پچ</p> <p>دلین آیایی تصور ابرو دلدار کا</p> <p>پچ و تاب اون گیسو و کاہلو آیاتھا</p>	<p>ایک دن بیکار اپنی دست پا ہو جائیگی</p> <p>آشنا ہو کر وہ یون نا آشنا ہو جائیگی</p> <p>ایک دن ہم راہی ملک فنا ہو جائیگی</p> <p>گل چمن سی کینا اک دن ہوا ہو جائیگی</p> <p>آج ظاہر جو ہے تیغ قضا ہو جائیگی</p> <p>یہ نہ سمجھی تھی گرفتار بلا ہو جائیگی</p>
	<p>گریو ہین اوس شوخ کی ہر روز نظاری</p> <p>حضرت صفدر بھی اک دن مبتلا ہو جائیگی</p>
<p>نہ ایک دن ربط جسم و جان ہی نہ پاس یہ دولت و شرم ہی</p>	
<p>فنا فناء ہی فنا فناء ہی عدم عدم ہی عدم عدم ہی</p>	
<p>عجب دورنگی بہن میں دیکھی کوئی مسلمان کوئی سی کانہ</p>	

	حرم میں ذکر صد صد ہی صنم کدی میں صنم صنم ہی
	بلا کی محفل میں پاس اپنی جو محبسی ناچینہ کوٹھایا
	تری توجہ ترا تطف تری عنایت ترا کرم ہے
	ملی گا دل خاک میں جو میرا عنم محبت کسان ہر سینگا
	نہیں ہی مرنے کا رنج محب کو اگر الم ہے تو یہ الم ہے
	یہ خواب غفلت رہی گا کب تک کہ پیری اتنی گئی جوانی
	ذرا ہو بیدار سو فی والو سحر ہی نزدیک رات کم ہی
	وہ کہنچکر تیغ آپ کی ہیں نہیں ہی یہ وقت بہتیرا ہے
	ترپ نہ امی مل ذرا ٹھہر جا جو رحم آیا او نہیں ستم ہی
	جو دل جلائی پر آگیا جی تمہیں کیسی حسین ہو کوئے
	نبی جو پروانہ ہم تو یکساں چراغ بتخانہ جو سرمہ ہی

غنی گداہوں متاع دنیا کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا

نہ اس کی آنی کی محکوشادی نہ اس کی بانی کا مجکو غم

رسول اکرم کی مرتبی سے جہان واقف ہی کون صفدر

تمام عالم سی ہے زیادہ فقط جو کم ہی حسی کم

پسج ہی کہ صنم قابل آزار ہمیں تھے	۲۷۱	سب چاہنی والوں میں گنہگار ہمیں تھے
لیلی تھی اگر تم تو ہمیں آپ کی محنون		تم رشک مسیحا تھی تو ہمیں تھے
خلوت میں پہنچنی بھی نہ پاتا تھا کوئی		ہمدرد ہمیں محرم اسرار ہمیں تھے
آتا تھا نہ ہرگز کوئی بی اذن ہماری		سرکار کی دربار میں محنت ساز ہمیں تھے
گلگشت چمن سارے قریبوں کی ہمیشہ		زندگان مصیبت کی سزاوار ہمیں تھے
لبجای وہ یوسف تو صبا اوس سی کہنا		رسوائی کی قابل حشر بازار ہمیں تھے
اب ہمسی سوا غنیر پہ ہی چشم عنا		اگلی تو نطفہ کردہ سرکار ہمیں تھے

وقت آجگا کوئی تو بہت یاد کرو گی	جانہاز ہمیں مونس و غمخوار ہمیں تھے
کیون سپر کو وہ جانب گشتن گئی داغون کی یہ کثرت تھی کہ کلزار ہمیں تھے	
<p>کچھ اعتبار نہیں تن میں جان رہی نہ رہی ۱۶۲</p> <p>ہماری بعد غرض کیا جہان رہی نہ رہی</p> <p>ابھی ہمار ہی ہو میں چپالی اسی بل</p> <p>شراب آج ہی جی بھر کی شام تک پی لیں</p> <p>تمہاری یاد بھائی گی میری دلیسی کہی</p> <p>وہ دست ہیں کہ رہی اپنی سیکشتی باقی</p> <p>مٹا رہا ہے فلک دیکھی کہ بعد فنا</p> <p>جباب وار بھیاں زندگی ہی نہ بھر کی</p>	<p>روان چمن میں یہ آب روان ہی نہ رہی</p> <p>زمین رہی نہ رہی آسمان رہی نہ رہی</p> <p>خزان میں طاق شورو فغان ہی نہ رہی</p> <p>کہ کل عنایت پیر فغان رہی نہ رہی</p> <p>تمہیں خیال مرا حبان جان ہی نہ رہی</p> <p>سبوی حنا ک حنم آسمان ہی نہ رہی</p> <p>فرا رکا بھی مکاری نشان رہی نہ رہی</p> <p>یہ دم رہی نہ رہی یہ مکان رہی نہ رہی</p>

خدا کی حمد کریں نعت مصطفیٰ صغیر

دہن میں دیکھئے گویا زبان رہی ہے

جب چو دہوین کو چاند کی صَوّت نظر آئی

دو پہول غریبوں کی جو تربت پہ چڑھائی

اپنی دل افسردہ کو رو یا میں چین میں

ساتی میں وہ میخوار ہوں مہینائی میں

شاید کہ پری سے تری تصویر خیالی

شاخ گل تر کو جو چپکتی ہوئی دیکھا

قاصد فی دیلا کی منہ یار کا نامہ

کیا جانے کیا حال ہی یا اُن کا

۲۴۳

تصویر کی مری دل میں اوتر آئی

کیا سوچ تھی آج نیم حسرائی

پتہ مردہ کلی جب کوئی محب کو نظر آئی

خالی جو ہوا شیشہ مری انگہ بھرائی

جب قصد کیا شیشہ دل میں اوتر آئی

گلشن میں بھی یاد وہ نازک کمر آئی

یا نہت گل لسی کی نیم حسرائی

خط آیا کیا نہ کی کی خبر آئی

صفر مری روی کی حقیقت کو نہ چھو

	دریا ہی طبیعت جیسا کہ آتی اور دہرائی	
<p>وہ تم نہیں رہی وہ محبت نہیں رہی</p> <p>اب ناز بھی اور ہسانی کی طاقت نہیں رہی</p> <p>پھر کمون حضور کی وہ طبیعت نہیں رہی</p> <p>کیا وجہ آپ کی جو وہ الفت نہیں رہی</p> <p>سچ ہی ہمیں عین کوئی لیاقت نہیں رہی</p> <p>وہ شکل مٹ گئی وہ شہادت نہیں رہی</p> <p>ہاں سچ ہی اندون ہمیں فرصت نہیں رہی</p> <p>کچھ طول روز حشر کی دہشت نہیں رہی</p>	۲۷۴	<p>اب دل میں ظلم سنہی کی طاقت نہیں رہی</p> <p>وہ دن گئی کہ لاکھوں اڑھائی تھی چھریاں</p> <p>دنیا وہی زمین ہی ہمسایان وہی</p> <p>چندی میں بدل گئی یا ہم بدل گئی</p> <p>تک تو سب طرح کی لیاقت خدائی کی</p> <p>شکوہ نہیں رہی آپ جواب پوچھتی نہیں</p> <p>بولی وہ شکوہ اونی نہ آئی کا کھجیا</p> <p>ایذا اور ٹھائی ایسی شب ہجر مایہ</p>
	<p>دل کیا کہ اونکو جان بھی صدف فی مذہب کی</p> <p>شکر خدا کہ کوئی شکایت نہیں رہی</p>	

۱۴۵	ر سواجھی ای مہر دستان نکرنگی	مانند سحر چاک گریبان نکرنگی
	ہم بحر میں رخ سوی گلستان نکرنگی	گل پہولین تو پہولین جو بہار آئی تو آئی
	چہالی گلستان مرغیلان نکرنگی	ای جوش جنون شوق سی لعل صحر
	ہم اور کسی بات کا ارمان نکرنگی	اک بوسی کی طالب ہیں عبث خوفی
	کس روز وہ حیران و پریشان نکرنگی	ہندو مسلمان کو رخ وزلف و ہمار
	سن سن کی کہیں گی وہ نہیں بان نکرنگی	بوسی کی طلب خوب نہیں کہو کیون
	منہ خواب میں بھی سوی گلستان نکرنگی	سیاد وہ پایا ہی فرہ ہنس کی قفس میں
	سجھن طرف کعبہ مسلمان نکرنگی	کتمانین اس ڈرسی میں اوس کی بزرگی

صفدر ہی سو ملک عدم قافلہ ہی

پچائیں گی چلنی کا جو سامان نکرنگی

صبح اوٹھ کر ٹوچہ جانان میں جایا چاہے ۱۴۶ جلوہ خورشید آنکھوں کو دکھایا چاہے

<p>سر نہ کہتا ہی نہ یہ نقشہ جمایا چاہی ہے</p> <p>صبر و طاقت کو بھی ای دل آزار مانا ہی ہے</p> <p>آفتابِ حشر میں گرمی اگر ہو گی تو ہو</p> <p>دیکھ کر محفل میں محب کو ہنس کی فرانی ہے</p> <p>کاسہ گرید فنا بھی سیکشی کا شوق ہے</p> <p>مرتی دم تو دو دو پٹہ تم کھن کی واسطے</p> <p>صفی ہستی پہ برسوں بھی رہی تو کیا ہے</p>	<p>قصہ منہدی کا ہی کوئی رنگ لایا چاہی ہے</p> <p>ناز معشوقانِ عالم کی اوٹھایا چاہی ہے</p> <p>ڈر نہیں سر پر تری رحمت کا سایا چاہی ہے</p> <p>شمع کی بدلی کسی کا دل جلایا چاہی ہے</p> <p>خاک سی سیری کوئی ساغر بنایا چاہی ہے</p> <p>آخری پوشاک بھی ہمو نہایا چاہی ہے</p> <p>نام اپنا آپ لکھ لکھ کر مٹایا چاہی ہے</p>
	<p>شہر میں بدنام ہو جاؤ گی تم صفد ^{ابہ}</p> <p>کوچہ محبوب سی بستر اوٹھایا چاہی ہے</p>
<p>مصیبت میں دل کو ہینسا کر چلی</p> <p>چمن سی وہ یوں مسکرا کر چلی</p>	<p>۲۷۷ ہم آئی تھی کیا کرنی کیا کر چلی</p> <p>کہ پہو نوں پہ بھلی گرا کر چلی</p>

جی آئی وہ معشر ہپا کر چلی	کہ خواہید ہفتنی جگا کر چلی
ہزاروں گریبان جو چاک چاک	وہ اس طرح دامن اڑھا کر چلی
شگفتہ ہوئی اونکی آنکھی گل	چمن میں وہ کا صبا کر چلی
دواورد دل کی کہان چوڑ	تماشای دارالشفا کر چلی
مری قبر پر وہ جو آئی کبھی	کہ ورت سی ٹھوکر لگا کر چلی
ہوا خبر خط اکون ہمسی ثواب	جہان میں ہم آئی تو کیا کر چلی

نہ جسم آئی یا آئی صف درازین

جو کچھ حال تھا ہم سنا کر چلے

جولہ تمہیں کہیں راہ میں تو کہو یہ بات نسیم سے

کہ دماغ تازہ کرے مرا کسی گلبدن کی شمیم سے

نقطہ اتنی تمسی ہے التجا کہ یاسے تمنے جو دل مرا

تو خبر بھی اسکی ضرور ہے کہ چاسے ناز و نعیم سے	
	کبھی جل او کا نصیب ہو کبھی مسم ہوں اور حبیب ہو
یہی آرزو بھی دعا بھی التجا ہے کریم سے	
	تری برق حسن جو طور پر کبھی چمکے رخی نقاب اوٹھی
تو یقین ہے پھر نہ نخل سکی ارنی زبان کلیم سے	
	مری درد کی دعا عبت مری واسطی ہے دعا عبت
کہیں موت کا بھی علاج ہی کوئی جا کی پوچھی حکیم سے	
	نظر آئی شیشی میں دخت رز تو قسح کشون کو یقین ہوا
کہ خدائی دھرم میں بھی بدی کوئی حور بان نعیم سے	
	تری دیکھنی سے ہی مدعا لب جان فساد کا ہوں مبتلا
نہ ہی بحث محکو مسخ سے نہ ہی کام محب کو کلیم سے	

کسی طائر وں کی خبر رہی کہ پھنسا یا داسنے فی دام مین

مری حسرتیں تھی کہ چہڑا دیا گھبی مگر ہاں قدیم سے

کہوں کیا مین صفدر خستہ جان سے نفع می نہ غم زیان

نہ طلب ہی محب کو بہشت کی نہ خطہ ہی محب کو جحیم سے

میں آواز جس ہوں قافلے میں حشر و ۲۴۹ ٹھہرتی سب ہیں منزل پر ہیں بجاتا ہوں

بزمگ شمع جب جہان اہل بزم ہوتا ہوں جلاتی ہیں بھاتی ہیں اوٹھا دیتی ہیں محفل سے

کہورت او کو محب ہی نہیں ہی سامنا جتنک اوپر آنکھیں ملین اونسی او دہل گیاں

دم آخر ترا بمل نہیں تائل ٹرپ سے یہ نصرت ہو رہی ہی مقیاری تیری سب سے

تری الفتیں دو نون بت ہیں دو نو کو ہی حیرانی نہ دل کتا ہی کچھ عہسی نہ ہم تھی ہیں کچھ

شکست ایسی تری ستون کی باتوں سے کہ توبہ بہا گئی ہی دور منجواروں کی محفل سے

یہ سو سو بار کیوں اڑتا ہی صفدر جہاں

نخا ہی دلربا کی طرح شاید در دجی دل سی		
۲۸۰	رنگ بدلی ہوئی دکھشن عالم میں ہی سہر ہوا تن سی جدا کب یہ خبر بھی نہوئی بیونفا تما جہان میں نہ وفا دار کوئی مرض عشق کا تھا آب دم تیغ علاج داغ وہ داغ ہی جو سینہ یعقوب میں ہو رات دن اونستی چلی جاتی ہیں احباب عین	خن گل میں کبھی گریہ شبنم میں ہی ہم تماشا سی رخ قاتل عالم میں ہی آپ ہی قتل کیا آپ ہی ماتم میں ہی ہم تلاش نفس عیسیٰ مریم میں ہی اشک وہ اشک ہی جو دیدہ آدم میں ہی ای فلک روز کمان تک کوئی ماتم میں ہی
غم عشق آی تو رہنی کوہین دگر صغیر دل پر غم میں رہی دین پر غم میں ہی		
۲۸۱	ای خوشا دل جو شب روز تری غم میں ہی آپ میں بخودی عشق سی آی کھسم	ای خوشا چشم جو اس گریہ ماتم میں ہی رہی عالم میں مگر اور ہی عالم میں ہی

دل پر سوز کی قسمت کا ستارہ چمکی

بنکی جگنو جو کسی شب تری محرم میں ہی

قرب مجنس کا مجنس کو ہوتا ہی پسند

یاس کیون اگی نہ سیر دی دل پر غم میں ہی

قسمی مطلب ہی ہمیں اور کسی سی کیا کام

رہیں ہم تم نہ ہی یا کوئی عالم میں ہی

نہوی جوش جنون میں کبھی اتنی تہی

دنکو ہم دھوپ میں بارات کو شہر میں ہی

کبھی ہیوش کبھی ہوش میں صفدر ہی

اسی عالم میں ہی یا اوسی عالم میں ہی

زمین میں اگی چسپ جسکی ہم ستای ہو

۲۰۲

مزار پر ہیں وہ اب فاتحی کو آئی ہو

تمام رات رہی جیسی ہم غفل وہ صبح

جیاسی بیٹھی ہیں دامن میں چپائی ہو

طلب جو آئینہ ہوتا ہی دیکھی لیکن

حنور مہسی بھی آنکھیں ذرا ملائی ہو

مقابلہ میں مری کیا رقیب نہر گئی

ہزار بار یہ سیری ہیں آزمای ہو

کبھی تو جہانک کی غر فی سی دیکھو کوچی کو

غریب بیٹھی ہیں کچھ چادرین بچائی ہو

وہ آتی ہیں سترت تو ناز کمٹا ہی	مضور خاک سی دامن ذرا اوٹھای ہو
	<p>کیکی شک جفا سی ہی چو ریشہ دل</p> <p>پنچو چو سال کہ صفدر جیچ پکھای ی</p>
<p>رکھی وہ نہ ہکو برا کہتے کہتی</p> <p>فرصت</p> <p>نہ کا نون کو مہلت نہ ہونٹون</p> <p>نہ راضی ہوئی وہ پہان گزری</p> <p>تہ تیغ اس صبری زخم کہا</p> <p>سنا کر او نہیں حال دل بوسہ</p> <p>جواب ایک بھی اونسی سید ہانپا</p>	<p>۲۸۳</p> <p>ہوا خشک نہ یہاں بجا کہتی</p> <p>براسنتی سننتی بہلا کہتی کہتی</p> <p>دعا دیتی دیتی شاکہ کہتی کہتی</p> <p>قضا بھی تہسکی مرجا کہتی کہتی</p> <p>یہ ہکی زبان صاحب کہتی کہتی</p> <p>زبان تہک گئی مدعا کہتی کہتی</p>
	<p>جو تھا خوف صفدر بتون کی گلی</p> <p>گئی یا حند یا حند کہتی کہتی</p>

<p>صفدر کبھی رخ جانب نیا کر نیگی</p> <p>مر جائیں مگر شکوہ سچا کر نیگی</p> <p>جو درد میں لذت پہن ہی نہ ^{میں} دے</p> <p>سوائی بہن پر چاک گر یا نسبی ہی ^{نہ} ہے</p> <p>قبروں پہ اگر آؤ گی تم فستق پر ^{ہی} ہے</p> <p>رسوائی محبوب نہیں شان ^{میں} محبت</p>	<p>۲۸۳ گلزار فسونگر کا تماشا کر نیگی</p> <p>آزردگی یار کو ارا کر نیگی</p> <p>منت کشی حضرت عیسیٰ کر نیگی</p> <p>ہم فاش جنوں کا کبھی ^{ہی} نہ کر نیگی</p> <p>مردی کبھی حسنی کی تمنا کر نیگی</p> <p>ایسا کر نیگی کبھی ^{ہی} نہ کر نیگی</p>
<p>مست می الفت ہیں ہمیں می غم ^{میں} کیا</p> <p>صفدر طلب سا غروینا کر نیگی</p>	
<p>۲۸۵ استخوانیں ادا پھرتی ہی ہر بار ^{کسکے}</p> <p>سو تو نکو جگادیتا ہی ^{چلنا} ٹھکر اکی</p> <p>پھر باغ میں آتا ہی کوئی رشک ^{کسکے} سجا</p>	<p>دل چسپی لپی جاتی ہی رفتار ^{کسکے}</p> <p>مرد و نکو جگادیتی ہی رفتار ^{کسکے}</p> <p>مشتاق ہی پھر زگر ^{کسکے} س بیمار</p>

میں شور قیامت سی بھی جتکتا اٹھکا	سن لو گھانہ پازیب کی جھنکار کیسکے
کہہ کوئی قافل سی کہ شہر برلی	اک لاشس پڑی ہی پس تو یار کیسکے
وہاں غنیمت کی گھر عیش میں ہو گا کوئی	یہاں کشتی ہی حسرت میں شہ تاز کیسکے
حورون میں تو آیا ہوں مگر یاد ہی صفدر	
وہ ناز وہ انداز وہ گفتار کیسکے	
ہاں یہ کیا ظلم ہی دید بھی ہے حجاب سے	
منہ بھی دکھا رہی ہیں وہ چہری پہ ہی نقاب سے	
یاری سخت چاہیے بزم طرب میں کیا نہیں	
سیخ پہ ہے کباب بھی شیشی میں ہی شراب بھی	
وصل تو یار سے ہوا وجہ مگر ہے اسکے کیا	
انکھوں میں اب شک ہیں وہی دل کو اچھی طرب بھی	

بحرِ جان کی دیکھ لین سیرِ ذرا ہم اسی فلک

وقتِ عمر اگر ملے کچھ صفتِ حساب بھی

اؤنکو حساب یہ دی پیام آپ کا انتظار ہے

باغ بھی ہے شراب بھی سبزہ بھی ہی حساب بھی

دیکھ کی پیرِ مدد مت کو یہ محو ہو گیا ++

ہاتھ سے گر پڑا مسلم طلاق یہ ہے کتاب بھی

ہاں وہ کم سنے گئے آئی تمہیں کچھ اونہیں

اب نہیں دیتے وہ کبھی بوسہ علی الحساب بھی

بند ملا درِ جہان نارِ حیم چوڑ کر ++

دوڑے ثواب کو جو ہم صفت گیا عذاب بھی

صفدر اسے ہوا ذرا وقف نہ باغ و ہمہ من

بوج نسیم صبح تھا کیا گزراں شباب نے

مرتی مرتے کبھی یہ بونگھی	۲۸۷	دل سی اوس گل کی آرزو نگھی
حسرت وصل دل سی تو نگھی		روح تن سے جدا ہوئی لیکن
کبھی شرم و حیا کی غونگھی		پیچی نظیرین ہمیشہ اونگی رہیں
خواہش ساغر و سببونگھی		خم کی حسرت پی گئے مگر دل سے
عطر کی پیسہ ہن سی بونگھی		ہم نعل میں ہو تھا کس گل سی
لالہ رویوں کی جستجو نگھی		ہر چمن میں پھری ہر نگیم
اور سب خواہشیں گئیں صفا		
نگھی اوس کے آرزو گئے		
مارا دل محبہ روح کو ترپاکی کیلئے	۲۸۸	مرتی رہی حسرت کی نہ خبر کی کیلئے
احسان اوٹھ سامی نہ میسہا کی کیلئے		کیا صاحب غیرت تھی تری کشتہ الفت

<p>چمکی سے کہا یوں بھی سمجھا کی کہنے</p> <p>مارا منے دیپا رسی رسی کی کہنے</p> <p>دل کاکل پر چ من او بھا کی کہنے</p> <p>رکھنا نہ ہمیں یاد وہاں جا کی کہنے</p>	<p>اغیار جو آجائیں تو کچھ مجھ سے نہ کہنا</p> <p>زیبا ہے پس مرگ جو ہو طور پہ نہ</p> <p>کیا جانی کس دام مصیبت میں ہنسیا</p> <p>یاران عدم بھی تھی عجب وعدہ فراموش</p>
<p>دور و ز بھی صفت در کسی رت نہ بنتی</p> <p>اس درجہ بگاڑا انہیں سمجھا کی کہنے</p>	
<p>ہر لب پہ ہی گفتگو تمہاری</p> <p>پس جای نہ آرزو تمہاری</p> <p>پانی نہ کسے میں بو تمہاری</p> <p>ستا ہوں میں گفتگو تمہاری</p> <p>کیون دہوم سے چار تو تمہاری</p>	<p>ہر دل میں ہی آرزو تمہاری</p> <p>یوں زیر قدم نہ دل کو پیو</p> <p>ہر گل کو چمن میں معنی سو تمہاری</p> <p>کہتا ہی کسی سی کوئی باتیں</p> <p>دیکھا نہیں ایک فی بھی تم کو</p>

مٹی سے دینی تم جو آئے	مٹ جاتی نہ آبر و تمہاری
<p>بوسہ جو لیا وہ ہنس کی بولی</p> <p>صغیر یہ بڑی ہی غمٹساری</p>	
<p>شمع کھیل جلیں شک سی جلیں والی ۲۹۰</p> <p>چشم پوشی دم نزع مروت سی حبیب</p> <p>تیری فرقتیں ہند ارانکہ سی آنسو نگین</p> <p>قامی والی وعدہ م جانی ہیں جلیں کیا</p> <p>نظر آیا کوئی معشوق جہان لوٹ گیا</p> <p>چارہ گر رو کی کسی کتنی ہیں کہیں بخت جگر</p>	<p>اون کی محفل سے نہیں ہمتو نکلنی والی</p> <p>دیکھتا جا ہمیں او آنکھ بد لنی والی</p> <p>اپنی دل سے نہیں ارمان نکلنی والی</p> <p>اک ذرا ٹھہر کہ ہم بھی تو ہیں جلیں والی</p> <p>نہیں دیکھی دل نادان سی چلنی والی</p> <p>اشک بن بن کی کھلتے ہیں نکلنی والی</p>
<p>منزل دہر میں وقفہ ہی تو اتنا صفحہ</p> <p>بہتر میں جیسی ٹھہر جاتی ہیں جلیں والی</p>	

۲۹۱ کہ آنکھوں میں پھرتی ہی صورت کیسی	مری دل کو ایسی ہی الفت کیسی	
کہ ملتی ہی انسی شہا بہت کیسی	پڑی آنکھ لٹو نہ شمس و قمر پر	
تری سامنی کیا حقیقت کیسی	حسین ہمہنی دیکھی زمانہ میں لاکھوں	
کبھی ایسی دیکھی ہی بہت کیسی	دیا ایک بوسہ وہ کہتی ہیں سپر	
کہہ دوں کیا نہیں ہی اجازت کیسی	ابھی جس میں جان دیتا تڑپ کے	
نہ کام آئی صاحب سلاست کیسی	مصیبت میں کب ساتھ دیتا ہی کوئی	
نہیں دل تمہارا جو قابو میں صفدر		
مقرر ہے تم کو محبت کیسی		
۲۹۲ اس گھر میں آج حج ہیں تہاں نئی	روز وصال دلیں ہیں ارمان نئی	
دامن نئی نئی ہیں گریبان نئی	آئی بھار پہولون فی بدلی ہیں پیہ	
وحشت نئی نئی ہی بیابان نئی	ہی بہتہ ای عشق میں کیا سیر کا مزہ	

<p>دست ہو ہی ہی ناز اوٹھاتی ہو ہی مجھے</p> <p>شب بھر رہی جو یاد مجھ ہی لف یا کی</p> <p>تکوون میں تازہ تازہ کل آئی اہلی</p>	<p>غصہ مری کرو نہ مجھ ہی مریبان نہی</p> <p>دیکھا کیا میں خواب پریشان نہی</p> <p>پیدا ہو ہی جو حنا مریبان نہی</p>
	<p>دست جنون کا پاس ہی صفدر کو</p> <p>کرتا ہے روز تندر گریبان نہی</p>
<p>جوانی میں بہار حسن صوت آہی جاتی ہے</p> <p>شباب آیا ترقی پر تو بوسون کی اجازت دی</p> <p>غضب کی خیر ہی پس انسان لاکھ بچتا ہے</p> <p>ہزار اندوہ منہ مرقہ کوہین دل میں ضبط کرتا ہے</p> <p>ہر سانہ است در ایدل ہنودوری لہی</p> <p>دیکھا ہی طبیعت کی حسین تنی می ٹنڈی ہون</p>	<p>۲۹۳</p> <p>شجر جھوٹ گد راتا ہی رنگت آہی جاتی ہے</p> <p>خدا دولت جو دیتا ہی تو ہمت آہی جاتی ہے</p> <p>مگر دل کچھ ہی جاتا ہی طبیعت آہی جاتی ہے</p> <p>مگر پھر کچھ لکچھ لب پر شکایت آہی جاتی ہے</p> <p>بشر ہمت جو کرتا ہے تو طاقت آہی جاتی ہے</p> <p>ہو ہی دو چار جب عاشق شہادت آہی جاتی ہے</p>

	<p>جب او سکی گرمیان صفدر نظر آتی ہیں</p> <p>بدن میں آگ لگتی ہی حسرت آتی ہے</p>	
<p>۲۹۲ انفصل گل جوئی موسم ناو نوش ہی</p>		
	<p>رند ہیں اور اندون خدمت میفرش ہی</p>	
<p>آبی سیری پاؤں کی کانٹوں سیل کی کٹ پٹین</p>		
	<p>روتی ہیں پوٹ پوٹ کر طرف لہو کا جوش ہی</p>	
<p>مخلفہ جو قتل ہے دیر نیکی ذرا</p>		
	<p>روح بھی تن کو بار ہی سہ بھی وبال دوش ہی</p>	
<p>ہجر میں حشر ہی نیا حشر ہی کہ حساب</p>		
	<p>صور بھی پک چکا مکرول کا وہی خردش ہی</p>	
<p>دل جو مرا سیاہ ہی منہ گنہ سی و غلو</p>		

طعن کی کچھ نہیں کعب سیاہ پوش ہی	
	مظنہ ہی ساقیا عالم بخودی کی سیر
اور بھی کوئی حجام دی کچھ ابھی مجھ میں ہوش ہی	
	بھر نصیحت آئی ہیں ناصح اگر تو یہ کہو ۔۔ *
قصہ سنیں گی اور دن آج تو درد گوش ہی	
	مرگ پہ میری ناکشس کوئی نہیں جہان میں
شمع بھی سیہی قبر پر آئی ہی پر خموش ہی	
	صفہ رختہ جان کی قدر آپ کو چاہی
ایک ہی جان نثار ہی ایک ہی سرفروش ہی	
اگر حبان جابی تو جای بلاسی	لگایا ہلکے زلف رسا سی ۲۹۵
مری یا بیجے کوئی میری بلاسی	مرا حال سنکر کہا کس اداسی

تراپ وصل میں بھری بھی ہوئی تھی	مراد در دل بڑھ گیا اس دوسی
رسائی اگر مرشش تک میری ہوئی	اوسی بت کا سائل میں ہوتا سی
لگا دٹ ترخی ب میں جانتا ہوں	میری جان لسنگی یہ جھوٹی دلائی
ستم ہی حجاب از گناہنگام کو	نہیں کہی منہ پیر لپٹا ادا سی
غضب ہی یہ بیماری عشق صفد	
نہ صحت دواسی نہ حاصل دعا کی	
برہمی زلف یار دیکھی کب تک رہی	کشمکش جان زار دیکھی کب تک رہی
کاوش مرگان یار دیکھی کب تک رہی	آبد دل میں حنا دیکھی کب تک رہی
قالب خاکی سی روح اپنی نکلے نہیں	گر دین یہ شہسوار دیکھی کب تک رہی
گلشن عالم میں ہی گاہ خوشی گاہ بیخ	دو خندان و بھار دیکھی کب تک رہی
تیزی دست خون روز تر قے پہی	پیر من تار تار دیکھی کب تک رہی

غیر سی ہی یار کو ربط بہت اندون	پہلو گل میں یہ خار دیکھی کبت تک ہی	
حسن پندرہ ورہن اپنی وہ صفدر بہت		
آئینہ اونسی دو چار دیکھی کبت تک ہی		
واغ اہنت لگا دیا کسنی	۲۹۷	نقش ہستی سٹا دیا کسنی
گل سی شبنم بنا دیا کسنی		ہمنس رہا تھار ولادیا کسنی
ایک عالم ہی آج کیون ہویش		نوح سی پردہ اوٹھا دیا کسنی
زلف تیری اگر نہیں لیلی		جگو محبتون بنا دیا کسنی
در بدر ہم تباہ پھرتی ہیں		اپنی در سے اوٹھا دیا کسنی
دل جو چالی کی طرح پھوٹ رہا		کس نے چپڑا رو لادیا کسنی
دل دکھا اونکی آنکھ بھرائی		
حال صفدر سنا دیا کسنی		

نہیں پروا سیکو زخم گہری ہیں جو بھل کی

قیامت کی تمہی نالوں فی خدائی خیر کی لکین

ہوای بی ثباتی چل ہی ہی کیا گلستان میں

ہوا بہوش مجنون دیکھتی ہی جلوہ سلی

ہوئی ہی سکی اوٹہ جانیسی محفل مجلس نام

بہت نزدیک ہم عاشقوں سی کوچہ جانا

۲۹۸ خوشامد پیشہ اولیٰ چومتی ہیں ماتہ قاتل کی

تہا تہر کی گردون عرش اعلیٰ بگیاہل کی

ہزاروں پھل مرجہا جاتی ہیں ہر روز بیکھل کی

پڑی غفلت کی پردی اوٹہ گئی پڑی مجھل کی

کر پروانی گلی سی شمع کی روتی ہیں مل مل کی

تھکی ماندی سانس لگتی ہیں پاس نثر کی

فراق یار میں کسی فاقہ دل فی کی صفہ

وہی ہی آشنا جو کام آئی وقت شکل کی

۲۹۹ اگر جای گی اب ہماری تمہاری

کہ تھکے ہوئے ہیں ستاری تمہاری

جہان میں شہجری ہماری تمہاری

بناوٹ کی ہیں طور ساری تمہاری

حسینو ہوا ہم کو افشان سی روشن

نہی عشق ایسا نہ ہی حسن ایسا

<p>کمان لالہ گل مین ہن رنگ ایسی</p> <p>تماشا ہی لین غنیر بوسی لبون کی</p> <p>بہلا غنیر کیا ہمسائی انجھین طاقی</p>	<p>حجب گال ہن پیاری پیاری تمہاری</p> <p>شکر رنجیان ہون ہماری تمہاری</p> <p>جو او کو نہوتے اشاری تمہاری</p>
	<p>اد اسی شب وصل بولے بگڑ کر</p> <p>بہنی کی نہ صفت در ہماری تمہاری</p>
<p>محفل سی تیری ادبت نا آشنا چلی</p> <p>جس روز سوی ملک عدم قافلا چلی</p> <p>اوس شک گل کو لاسی اوڑا کر ہوائی سو</p> <p>گل محیط فرسی پھر گئی بے بس کی آنکھ صفا</p> <p>بے بس ہو این ابرو و ترگان کی عشق میں</p> <p>شل حساب آتی ہی ہستی میں گئی</p>	<p>آئی تھی درد و رنج اوٹھانی اوٹھا چلی</p> <p>چلنا ہو جسکو ساتھ ہماری چلا چلی</p> <p>یار بچپن میں آج کچھ ایسی ہوا چلی</p> <p>آئی جو وہ چمن میں نیا گل کھلا چلی</p> <p>تیغ ستم چلی کہی تیرے خبا چلی</p> <p>اس بحر بی ثبات میں کیا آئی چلی</p>

	صفدر تبون کی نرم مین آنا تھا، عین	
	بہی بٹسای ظلم ہزاروں اوٹھا چلی	
لایا مکان سی طرف لا مکان بھی	۳۰۱	پہنچا دیا ہی دل فی کھان سی کھان بھی
رہبر ہی تو تو ایسی جگہ لچیل ای خون		دھونڈی زمین تلاش کری آسمان بھی
مجمع ہی سیری گردین کچہ بولتا مین		کھنی کوشل شمع ملی ہی بان بھی
عیش جہان سی کام نہ رنج جہان سی کام		ہی مثل سر و ایک بھار و خزان بھی
مسجد سی چپ کی آئی تھی کل سیکہ مین شیخ		جھپسی بہت جو دیکہ لیا ناگھان بھی
مطلب ہنن کچہ اور بس اتنی ہی تھا		مین جان جان کھنچ و کھین خستہ جان بھی
	صفدر جب اونسی کتا ہون آتی تھیں	
	منہ پیر کر وہ کھتی ہیں فرصت کھان	
	۳۰۲ مری نعر جہان کو یہ تازگی ہوئی بوی کیو یار	

کہ نہ سو گھون بخت مشک بھی جو نسیم ہی تیری

جو شمع گل بن بھاری وہی سو کہ جائیگی خاری

نہیں ایک ٹیل زاری یہ خبر سنی ہی ہزار سی

گل کاغذی ہون میں اسی صبا کہ ہمیشہ رنگ ہی کیا

انہ کہی خندان سی فسرده ہون بگفتہ ہون میں بکارت

نہ کیو مجھسی ہی ہمدی نہ کسی سی مجھو ہی آگہی

میں جدا ہون شہر و دیار سی میں آگاہوں اہل جہاں

شب وصل طرہ نہ سماں بند ہا نہ ادھر دہشتا و دہتر

مجھ ہی دیکھتی تھی وہ ماز سی او نہیں دیکھتا تھا میں پارس

جو ہزار نازوں سی تھی پل پس مرگ خاک میں ملگتی

نہ خجوری زینت و زیب کی نہ عرض ہی نقش و نگار سی

کھا او سنی رہو کی کہ ہونو یہ وہی ہی صفدر متبلا

پس مرگ بھی چلی آتی ہی جو صد ای مالہ مزاری

حضرت عیسیٰ بھی جس ظالم کی بیاڑ نہیں تھی

ہم تو کیا یوسف بھی ایک او سکی خدیوہ نہیں تھی

یہ جو ہیں دو جہاں ہم انکی گرفتار نہیں تھی

کیا ہمیں ای مثال عالم گنہگار نہیں تھی

پوچھتی ہیں سب یہ ندو نہیں دینداری نہیں تھی

جامہ زیور میں تھیں آئینہ رخسار نہیں تھی

چارہ گرم بھی اوس کی ناز بردار و نہیں تھی

جبتک تھا عشق کیسی شہری بازار نہیں تھی

خسروین اون کیسے و کو بچ کر ہمدنکی صفا

ازمانی تھی کہی غیروں پہ بھی تسخیر

وای حسرت میری میت پر کوئی آئینہ نہیں

دیکھ تو کو غریبان کو پڑی ہی جن پہ خاک

جھوٹی وعدی جھوٹی قسموں کا یقین کرتی تھی

وہ جو تھا مکار صفدر ہم بھی عیار نہیں تھی

نہیاجتہاد کوئی پہلو بدل رہا

پہلے ہی کیوں جان میں کیسا یہ زکزلہ

دست جنون کا اپنی ادنیٰ یہ شغل ہے	وامان کوہ و صحرا ہوتے ہیں پر زری ٹپی
تین اسیل ہی یہ پرزنگ اگیا ہے	کچھ دلی مت در سمجھو کلفت کو تم نہ دیکھو
پان دوڑ کر لیٹ جادل مجبسی کہ رہا ہے	قاتل کا ہی ارادہ تلوار میں لگاؤں
جب صبح کو وہ اٹھ کر آئینہ دیکھتا ہے	کھتا ہی کوئی محسوس آفاق میں نہیں ہی
پایا نہ اوسکا کوچہ آگیا حنا خدا ہے	بتخانہ دیکھ آئی کبھی ملک بھی پہنچے

کوچی کا اوسکی صفدر ملتا نہیں ٹھکانا

میں دلی پوچھتا ہوں دل مجبسی پوچھتا ہے

تمام عمر نہ برائی آرزو دل کی ہے	۲۰۵	سنی نہ تمہنی الگ ہوئی گھٹ گڈل کی
تمہیں یہ کہتی ہو مجبسی بری ہی خول کی		تمہیں فی لطف و کرم سی سی کیا گستاخ
کہو کہ خوش ہوئی اب نکلی آرزو کی		شب وصال گلی ملکی وہ یہ کہتی ہیں
کہ کچھ تو آتی ہی غنچوں میں بکودل کی		بجا ہی سیر پس کو جو روز جاتا ہوں

تڑپ رہا ہوں مجھی کوئی یار میں لچل	ہمیشہ مجھی یہ رہتے ہی گھٹ گول کی
نہ نکل گوشی سی جس طرح کوئی گوشہ میں	اوی طرح سی رسی دل میں آرزو دل کی
<p>فغان و نا اصف در سی خلق نا لائی</p> <p>بیا ہی حشر دو ہائی ہی چار سودل کی</p>	
<p>جانا ہی جلد دہری سوی فنا مجھی ۳۱۶</p> <p>جلا دایسی شوق سی کٹواون میں گلا</p> <p>دم بھر تری فداق میں جتیا نہ ای صنم</p> <p>لکڑی ہو جگر جو سنی آہ غنایب</p> <p>مستی میں گرم حرم کو میں آیا تو غم نہیں</p> <p>نفرت ہوئی شراب سی یہ بھر باریا</p>	<p>رو کی گئی چار دن نہ یہ مہمان مجھی</p> <p>تو کیا زبان تیغ کے مہربان مجھی</p> <p>مرنی پر اختیار جو دیتا خدا مجھی</p> <p>اسد فی دیاد دل درد آشنا مجھی</p> <p>ہشیا مسیکدی میں نہ لای خدا مجھی</p> <p>تہا رند لوگ کہنے لگے پارسا مجھی</p>
صفہ قریب قافلہ میں بھی پہنچ گیا	

کچھ کچھ سنائی دیتی ہی بانگ درمجمعی

پہری سرکھن برسوں قاتل کی چھپی	۳۰۷	گنتی حبان سی ہم تو اس دل کی چھپی
قصائیں دو نون اوس کی طرف ہیں		یہ قاتل کی آگ کی وہ بسل کی چھپی
نمازوں کی قصی ہیں روزوں کی جگہ		غضب کی بھٹیڑی ہیں قاتل کی چھپی
بچی ہم جو برو سے کیسویہ بولے		کہ ہیں اور قاتل بھی قاتل کی چھپی
خیال خندان خوف صیاد و گلچین		ہزار آفتیں ہیں عناد کی چھپی
کیا کہن منظور اسلام چٹورا		نہ کیا کیا کیا مینی اس دل کی چھپی

نہ سمجھا ہے ناصح نہ سمجھی صفا

پڑی کون اس مرد جاہل کی چھپی

دل اپنا پری پکیر پیتا باز آتا ہے	۳۰۸	جہ سے اتا ہی آند ہی کھینچ دیوانہ آتا ہے
ترا عاشق تری محفل میں بیتا آتا ہے		کہ جیسی شمع کی جانب کوئی پرواز آتا ہے

<p>بہار دین حشر میں ہمراہ ہیں لاکھوں تمنائیں مقرر ہی کوئی محبوب اس ہستی کی تری گلد کرتی ہی ہم سردم سہاؤ سی سخت جانی کا سر باز ارجب جاتا ہوں میں یہ ہجوم ہے</p>	<p>جبری ہنگامی سی تم پر دل یوانہ اتنا ہے عدم ہی جواد سر آتا ہی بیتا بانہ اتنا ہے زبان تیغ قاتل کو بھی افسانہ اتنا ہے پریر و یوتما شے کو چلو دیوانہ اتنا ہے</p>
	<p>ہماری درد دل فی کچھ اثر پیدا ہی صفا برنگ اشک وہ بھی آج بتا بانہ اتنا ہے</p>
<p>یہ اب دریافت ہوتا ہی مجھ کی گواہی سو تجنا نہ ہم جاتی تھی کبھی کو چلی آئی بیطرح حسن ہیں ہم ہو گدازادہ کہ شہزاد جو سنجوار و کولند تہی ہلن ہد کیا جان شب و صہلت چھری میری گلی پرین نہ چلی</p>	<p>۳۰۹ زمانہ وصل کا نزدیک ہی فضل الہی کمان کا قصد تھا پہنچی کمان گم کردی فقیر سی نہ مطلب ہی نہ قصد بادشاہی ہنہن واقف ہی صاف و کباب مرغ و ما کہ جاگ اٹھی وہ آواز خروس صبح کا ہی</p>

جلو میں فوج طفلان داغ سودا سرافہری	مری یو انگلی کچہ کم نہیں ہی بادشاہی سی
ترا داغ الم دل میں چپائی سطح صفہ	
خبر مشہور ہی یہ ماہ تک عالم میں باہی سی	
ہزاروں صدی سہا کر نیکی کبھی نہ آہ و بکا کرینگے	
وہ لاکھ پے جہا کرینگے ہم اسکی بدلی و جا کر نیکی	
ابھی ہی عہد شباب باقی نہیں ہیں ہم ایسی شیخ فانی	
ہینگلی صحبت میں گلرخونکی شراب گلگون پیا کر نیکی	
چمن میں پل چمکے ہی ہیں شکوفے گل مکے ہیں	
سرور میں ہم بہک رہی ہیں نہ ہاتھ خم سی جدا کر نیکی	
ہمیشہ عشق و جنون کی چہرچی ہینگلی ایدل اسی طرح سی	
سرای و ساقی میں ہم نہون گی بھی تماشی ہو کر نیکی	

جو جمع ہوتی ہیں اہل مذہب تو مجھ کو حسرت سی کہتی ہیں

جو یہ نہ ہوگا تو زندہ شرب اس کا چرچ کیا کر سکی

بہت سی کی مہنی سیر عالم بس اب ارادہ یہ ہی مصمم

اگلی مین اوس بت کی مٹھیا کر ہم ہمیشہ یاد خدا کر سکی

اوسی ہی کیا خوف روز محشر کہ جسکی صفہ ر علی ہوں

یہاں بھی حامی رہی ہیں کشتہ وہاں بھی جنت کر سکی

ناز سی جس راہ وہ دبیر چلی " ۲ " اگلی آگے رفتہ محشر چلی

عمر بھر جلتی رہی ہم مثل شمع نام اس محفل میں روشن چلی

لطف میخواری ہی ساتی تاج جب ہو ٹھنڈی چلی ساعز چلی

اگلی بیٹھی بزم کو جنت کیا جب اٹھی اک حشر بر بار چلی

وقت آخر تو اٹھالون کچھ لوگ کی اسی قاتل و زانیہ چلی

ہم کو ہستی و عدم کی کیا خبر	چار دن عنایت میں رہ کر گھر چلی
	یاد رکھ سستی میں صفدر قول درد
	جب تک بس چل سکی ساغر علی
تمہیں ای بتو کوئی کیا جانتا ہی	۳۱۶
میں عاشق میں شیدا میں وحشی میں مخمور	بڑی سخت دل ہو خدا جانتا ہی
مزدہ ہی محبت کا کچھ جسکے دل کو	وہ جو جانتا ہی کیا جانتا ہی
مجھی کیا غم نہ کوئی جانی خبانی	وہ تیرے حب کا کو وفا جانتا ہی
میں کشتہ ہوں اوس قاتل حیلہ گر کا	مرے دل کا وہ مدعا جانتا ہی
تمنا نہیں وصل کی اوسکی دل کو	اہو کو جو رنگ خدا جانتا ہی
	جو نہ وقت کا تیری مزا جانتا ہی
	وہ صفدر جو مدت سی شیدا ہی تھا
	خدا جانی تو اوس کو کیا جانتا ہی

<p>خط سی در گدرا میں اس القاب کو ادا ہے تیغ او دہر قیاب ہی قاتل او دہر قیاب ہے اس صدف میں جو گمہری گوہر نایاب ہے آنکھ کھلتی ہی نہیں یارب کیسا خواب ہے کیا عدم بھی مثل ہستی عالم اسباب ہے آج جو کچھ دھمیتا ہی کل یہ سب خواب ہے</p>	<p>۳۱۳ بیوفا و بدگمان خط میں مرا القاب ہے میں وہ سہل ہوں تڑپ کر سب کو مضطرب کر دیا آنکھ سی جو اشک پکا پھر وہ ہاتھ اتار نہیں عمر گزری طالع خفتہ کو چونکا قاتی ہو کیوں لگاتی ہی کھن کی قید میری کیسا ہوشیار ای دل کہ دنیا ہی ظلم فی ثبات</p>
	<p>شعر گوئی کی ہمیں فرصت کہاں صغیر دو گھنٹہ کی پشغول بھی خاطر احباب ہے</p>
<p>۳۱۴ یہ محشر نیا ہی قیامت نئی ہی ابھی اون سی صاحب سلامت ہی پھر اولٹا آنکھ رکھ دے تھی ہی</p>	<p>عجب چال چلتی ہو عادت نئی ہی تکلف بھی اک روز جاتا رہے گا مری گھر پہ جا جا کی ادنیٰ چھپانا</p>

حرم سے سو بستکہ آکی دیکھا	دوان سی بیان کچھ تو صورت نہی ہی
کبھی یاد کیو کبھی یاد تاست	وہ تازہ بلا یہ قیامت نہی ہی
قدیمی ہون میں قیدی دایم کیسو	نہ سودا نہی ہی نہ دشت نہی ہی
<p>زمانی میں جیتی ہیں بدل لگا کر</p> <p>تمہاری ہے صفہ رحمت نہی ہی</p>	
پہولانہ اگر گل تن انگار سے کوئی	۳۱۵ پہل پائیگا پھر کیا تری تلوار سی کوئی
اچھی نہیں یہ پال سرگور غریبان	برپا نہو فتنہ تری رفتار سی کوئی
بجلی ہو کہ سیما ب ہو صرصر ہو کہ طوفان	کیا بڑہ کی چلیگا تری تلوار سی کوئی
قاصد کا پستہ ہی نہ کبوتر کا نشان	پھر تا ہی نہیں کوچہ لدر سی کوئی
دل مجھی جگر نہی سینون کیطرت کے	کیا بات کری ایسے طرفدار سی کوئی
چلتی بھی ہی رکتی بھی کچھتی بھی ہی ہر دم	اٹھکیلیان سیکھتی ہی تلوار سی کوئی

جو چاہی صفدر علی امداد کرینگے

محروم نہیں حیدر کرار سی کوئی

۳۱۶

نہ شمعون میں جلوہ نہ پہولون میں نبوی

دکھا دیکھی نہ تاکجبالن ترانی

دیا ساتھ اسی دردمندت میں تونی

یہ خون تمننا ہوا میری دل میں

مرا دل تو بکیتا تجھی جانستہی

نکر دل کو پا مال اسطرح ظالم

چمن میں بھی تو آنجمن میں بھی توی

میں موسیٰ نہیں ہوں یکب گھنگوی

بڑی وقت کا آشنا ایک توی

کہ ترک تنہا کی اب آرزو ہی

مگر اسمیں آئینی کو گفتگوی

کہ مدت سی اسمیں ترے آرزو ہی

عیان رنگ وحدت ہی عالم میں جھنڈا

وہی ہی وہی ہے نہ میں ہوں کوئی

۳۱۷

اکرم سمجھی جواوس بتنے جفا کی

پھر اس پر ہم بڑی قدرت خدا کی

شب فرقت میں دل فی سائے چڑا	کمان اسن بمرت فی دغا کی
مری غم میں نہ طبعی دست افسوس	کہ شوخی کم نہوزنگ خاکی
نہک قاتل فی چھڑ کا خرم لپا	ہماری ورد کی اچھی دوا کی
بیک احسان کیا احسان کی بد	مزاج اوسنی اگر پوچھا دوا کی
غبار دل جو باقی تھا پس مرگ	ہماری خاک سی آندھی اوٹھا کی
شبید اوسکی میں کیا کچھ آؤن صنف	
وہ خود تصویر ہے ناز واد کی	
تری آنکھ اسی بت نازنین می بخود سی بھری رہی	
کوئی ہوشیار نہ چھوڑے اسی تاک میں یہ پری ہی	
نہ وہ اپنا جوش شباب ہی نہ وہ اونکی عشوہ گری رہی	
مگر آگ حسرت و نسل کی جو بھری تھی دل میں بھری رہی	

سرزم نرگس بایہ سی بکھے آنکہ اپنی جوتل گئے

تو نہ آیا ہوشش میں دیر تک مجھی ایسی خمیری رہی

تری بزم حسن میں شمع پر جو نگاہ کی تو سحر ملک

عجب آنکہ تھی کہ حبلاتو کی مگر آنسو ونسی بھری رہی

رہی جت تک کہ جہان میں ہم نہ کسی سی ہمیں رجوع کی

تری سنگ در پہ چین دہری تو وہ ساری عمر رہی

نہ سمجھ تو صندل اسی صنم پس مرگ اوج ملا مجھی

مری خاک تھی مری حناک تھی تری مانگ چین بھری رہی

نہ ہماری اب ہیں وہ ولولی نہ ہیں صفدر اذکی شوجان

نہ وہ اپنا جوشش جنون رہا نہ وہ اونکی جلوہ گری رہی

اوس بت سی نہ لیدن کی شمشیر مری ۳۱۹ پیدا کرین پہلی دہن ایسا کمر ایسی

حاصل ہوئی ہی لذت زحمت جگر ایسی	حسرت ہی کہ چپ زخمی شمشیر نگہ ہوں
تم لای کہان سی ہن ایسا کھٹے ایسی	آئینی مین وہ پوچھتی ہیں عکس سی انہی
مجنون فی کہانی کہی وہ دو پھر ایسی	لیلی ہوئی یہ محو کہ ناتہ نہ بڑ پایا
دل لکڑی ہوا اوسنی سانی خبر سی	قاصد کو نہ کہتا تھا کہ خط اوسنی کجا ک
فرقت مین ہوئی شدت در جگر ایسی	بسل کھیلچ شیکو مین تڑپا سر بستر
کیا زلف و رخ یار کی تعریف ہو صفہ	
شام ایسی نہ ہمنے کہی دیکھی سحر ایسی	
یہاں زندگی مر کی حاصل ہوئی	۳۲۰ مسیحا ہمیں تیغ قاتل ہوئی
مراد آج سنہ مانگی حاصل ہوئی	مجھی اوسنی بوسہ دہن کا دیا
کہ کروٹ بدلنی بھی مشکل ہوئی	ہو آہیرا ہمیں یہ ناتوان
پری یا پری سی مقابل ہوئی	ترا عکس رخ آئینی مین ٹپا

وہ لاغر ہوں مانند نقش قدم	جہان گر پڑا محب کو منزل ہوئی
تصور فی تیسہ ی جگہ دلین کی	پری اپنی شیشی میں داخل ہوئی

مری عمر غفلت میں صفر کٹی
میں سوتار واسطے پینسل ہوئی

نازنینوں کو بھی تیرا عشق روی پاک ہی	۲۶۱	دیکھی جس گل کو گلشن میں گریباں پاک ہی
دیکھ لیتا ہوں میں گھر مٹھی تماشای جانا		عرش پروازی میں کھتا طائر اور اک ہی
قتل کر نیکو ہماری اور سامان صفا		اک ہذا سی جنبش ابرو میں قصہ پاک ہی
تیری غمخیزی کسی کی جان بھنی کی نہیں		ایک ہی خونریزی یہ ایک ہی سفاکی
تن جو خاک و خون میں ہی کچھ غم نہیں آ		سرتو مجھ سہل کاکٹ کر بستہ قراک ہی
ہستی دنیا ی فانی بھی ہی کتنی بی شاست		جو ہوا ہی خاک ہی پیدا وہ آخر خاک ہی
خوب دیکھا ہمنی دیکھ کو کر ہی جای فنا		روز ہنگامہ سا ہنگامہ تہا فلاک ہی

عرصہ ہستی کو طی کرتا ہی یہ کیسا شتاب	اوس عرصہ روان چالاک سا چالاک ہی
	<p>دگر پر پیری وہ ہنسکر کہتی ہیں باورِ نچھ</p> <p>صفدر رنگیں بیان بھی ایک ہی بیاں</p>
<p>ای بے خدا وینج پیر دیند کویشی</p> <p>گرچہ گام یون ہی تم ناز سی جلگی</p> <p>غیر دن سی اب ہی لعنت ہو بھلا</p> <p>نر بے پختگی کو برسوں کوئی نہ آیا</p> <p>دنیا سی ہی لا لعنت کا کارخانہ</p> <p>کیا گلشن جہان کا گردون فی گہم</p>	<p>کافر ہو ہی ہنسکر زمار کیسی کیسی</p> <p>برپا کری گئی فتنی رفتار کیسی کیسی</p> <p>کچھ یاد ہی کیسی تہے اتہار کیسی کیسی</p> <p>موس بھی کیسی کیسی سنخواری کیسی کیسی</p> <p>مجبور ہو گئی ہیں محنتار کیسی کیسی</p> <p>کھلا گئی ہیں گل سے رخسار کیسی کیسی</p>
	<p>اب لطف زندگانی دنیا میں کیا ہے</p> <p>اوٹھی جہان نی اپنی سنخواری کیسی</p>

<p>بخاسی منہ نہ پیرن گی تسالی جکاجی چاہی</p>	۳۲۳	<p>وفاداری میں ہم کو آزمائی جکاجی چاہی</p>
<p>میں دلو ہاتھ میں لے کر حسینو نس کی تھیان</p>		<p>یہ طوطی بولتا لا یا ہوں پالی جکاجی چاہی</p>
<p>مرقی بو میں اگر کس فرسی وہ کھتی ہیں</p>		<p>ہنسالی جکاجی چاہی رو لالی جکاجی چاہی</p>
<p>حسینون کی برابر رکھ دیا ہی نقد ل مہنی</p>		<p>نہیں کچھ کام اب ہم کو اڈھالی جکاجی چاہی</p>
<p>گدا عشق سی پایا ہی دل فی شمع کاربہ</p>		<p>بلا کر اس کو محفل میں جلالی جکاجی چاہی</p>
<p>زکوۃ حسن کا بوسہ خدا کی راہ میں دیکھ</p>		<p>ہمیشہ ہم فقیروں کی دعا لی جکاجی چاہی</p>
<p>کبھی نند گو ہر آبر و صفدر نجای گی</p>		
<p>نظارہ حسن اک میں مجھ کو ملا لی جکاجی چاہی</p>		
<p>کسی گل کو نہیں بہت تمہاری دی گلگوں سی</p>	۳۲۴	<p>کہان ہر کوئی سے گلستان قد بنو سی</p>
<p>مقرر مر کی وصل عاشق و معشوق ہوتا ہی</p>		<p>آنا لیل کی آواز آرہی ہی گور مجنون سی</p>
<p>بہار عیش سچل باغ باغ اپنا نہو کنوٹر</p>		<p>دماغ جان سطر ہی شیم روی گلگوں سی</p>

ابھی نہ تھا ابھی عالم شب تاریک کا دھما

قیامت کو تو آنی دی کر گجاست اقلی تل

نشان نام آور و نکا میٹا یادور گردون

اندھیرا چا گیا آنکھوں میں یاد رکھتے ہو

ہماری خون کا محضر تری دامن پر خوشی

سنی آواز کو کو قسری قصر فریدون

نہی رفعت طبت دی طبیعت اسکو کہتی ہیں

بڑا یا اس میں کا مرتبہ صفدرنی گردن

کس شمعروسی تو ہے برابر لگی ہوئی ۳۲۰

دنیا میں ظلم کر کی وہ ہوتی تو مطمئن

کوچی میں تیری لاش ہی کی غریبی

میں جان ابھی نہ شاکر کرون تیغ بار

میں کون ہوں کہاں ہوں مطلق خیر نہیں

اپنی مرضی ہجرت کی تھوہی کچھ خبر

اک اگ سی ہی سینی کی اندر لگی ہوئی

لیکن ہی قید پریش محشر لگی ہوئی

قاتل جو بیٹری تری در پر لگی ہوئی

رہ جای یہ گل سے جو دم بھر لگی ہوئی

اک مکملی ہی جانب دہر لگی ہوئی

ہچکی ہے چار دن سی برابر لگی ہوئی

	دشوار محبہ یار میں تھی اپنی زندگی	
	لیکن امید وصل ہی صف درگی ہو	
	کھین وہ ذرون سے آشکارا کھین تارون سی وہ عیان ہے	۳۲۶
	وہی تو ہے ایک نور مطلق کہ جگاہ جگاہ کمان کمان ہے	
	اوسی کی چہری کی نور سی ہیں سہا و خورشید و ماہ روشن	
	اوسی کی ابرو کا ہے یہ پر تو جواج گردون پہکشان ہے	
	شیم سرین میں رنگ لالی میں تاب سنبھل میں آب گل میں	
	اوسی کی نیزنگ حسن سب ہیں عجب تماشا یہ بوستان ہے	
	عجب زنگس عجیب سو حسن عجیب سہرہ عجیب لالہ	
	چمن جوا یا سا کھلا ہوا ہے چمن کا کوئی تو باغبان ہے	
	غور زما حق ہے باغبان کا بھوکہ دی شیر کی اجازت	

گلوں میں رنگ ثابت کب ہی بھار ہی آج کل خزان ہی

سرای فانی میں ہم مسافر جو آج آئی ہیں جائیں گی کل

جو دیکھو بس ایک شب کا وقفہ اس آنی جا سکی دریاں

سیرِ عدم سب ہیں جانواری قترِ صفر نہیں کیسکو

یہ وہ مکان ہی کہ اس مکان میں جو مسینہ بان ہی مہمان

فصل گل تھی جتلاک میل گلستان میں

مثل اکھنڈ در تلاشِ انجیوان میں

شانہ بن کر یار کی زلف پریشان میں

روز ہنگامی نئی شہرِ خموشان میں

کمد و شوخیِ حبا کی اب چشمِ غلان میں

ہم کہی دوزخ کہے گلزارِ رضوان میں

۳۲۷

خطِ گلشنی پر نہ عاشق کوئی جانان میں ہے

اوس لبِ جانچش کا بوسہ نیا یا ایک شب

یا خد قسمتِ رسا ہو اس دلِ صدا کی

ایک عالمِ کشتہ تیغِ ادا می یار تھا

تمنیِ آنجہیں بند کر لیں گرجاؤں میں

عمر بھر اوس سی کہی وقت کہی صلیبت ہوئی

حال مذہب ایسا صف در نہ کچہ ظاہر ہو

ایک مدت صحبت گم بہر و سلمان ^{سے}

۳۲۸	کاٹین گئی رات رو کر ہنس کر سہ کرنگی	اوقات عیش و غم میں یوں ہی بسر کرنگی
	روشن ہوا دھیر کی ڈیبا اودھیر کی	آنکھوں کی گرد شین وہ سب کو کھار ہی
	یہ طفل ناخلف ہیں برباد گم کرنگی	آنکھوں کا نور آنسو کو مینگی رفت رفت
	ہو گا حبس ہو وہ ابرو ہم رخ اودھیر کی	دنیا کی چار حد میں قبلہ نما کی صورت
	جاسوس ہیں یہ اوسکی اوسکو جبر کی	کیونکر چپائیں عصیان ہمراہ دو دکات ^{ہیں}
	دو چار روز رکھ کر آئے سہ کرنگی	مہمان سہرا ہی دنیا ہم لوگ میں مسما

اک عمر ہمنی صفدر کبھی میں کی عباد

اب سبک دی میں جا کر چندی ^{کرنگی}

۳۲۹	نظر میں ہی غنہ سی پر نہاں	نہیں آگاہ آنکھ میں وہ کمان
-----	---------------------------	----------------------------

شما کی خبر قاتل ہو کیونکر

وہاں رحمہما بل بی زبان ہے

موجود کو ہے کھیاں دیرو

صدائے توس کی بانگ اذان ہے

نراکت میں وہ ایسی ہیں یگانہ

کہ اونپر نماز کی اپنی گراں ہے

چمن میں طائر رنگ چمن ہیں

کہ غنچہ ہمارا آشیان ہے

یہ رنگ بی ثباتی ہی جہان میں

کہ ہر گنار پامال خزان ہے

کروں سجدی بخونکر جہک کی صفدر

مرا کعبہ و وسنگ استنان ہے

محل عبرت ای غافل تماشا گاہ ہستی

۲۲۰

دہن سو ٹکڑی ہوتا ہی کلی جہوتی ہی

میں وہ بیخوار تھا ساقی کہ ایک میری ہستی

گٹھا مستانہ آتی ہی می گلگون ہستی

نہیں بعد فنا بھی حسرت دیدار سی حست

سجد میں لاش میری روح جنت میں ترستی

چمکاوی می سی ای ساقی پلاوی ختم کی چمکو

کہ عالم نوجوانی کا ہی وقت جوش ہستی

عدم کو چل تو انہیں بند کر کی کچھ نہیں کہنا	بہت ہموار رستہ ہی ملندی ہی نہ پستی
متاع حسن کی قیمت دل لون یا نہ لون باز	خرد کہتی ہی منگی عشق کہتا ہی کہ سستی
تصویری بنجا باہر دل صفدر ز مکر ویران	
اری او بیوف ظالم یہ ارمانوں کی بستی	
کب بھی ہمیں نظاری گلشن ایجاد کی	۳۳۱ پر نہ نکلی تھی کہ آی و ام میں صباؤ کی
کما بیان ہوئے سی نہ افلاک کی بیداری	ہیں یہ نوسفاک شاگرداوس تہم ایجاد کی
کوہ پر سر ہا دیجان دشت میں مجنون چرا	کارستانی ہیں یہ عشق خانان بر باد کی
آمد آمدوں کی ہی پر آج تک آتی نہیں	غلغلی مدت سی سنتی ہیں مبارکباد کی
روح کو وقت شہادت کیا مزہ حال ہوا	گرد پھرتی ہی جو تیغ و بازو جلاؤ کی
ہمیں عبرت سی کہا ایوان کسری و کھک	رہنی والی کیا بوی اس خانہ بر باد کی
قد جانان کی نہ الفت جایگی مرنی کی بعد	

قبر صدف ہی نبی کی سائیں شمشاد کی

۳۳۲	نہیں پروا کشیدہ ہی اگر شمشیر گردن سے نہ بتخانی کا نہیں رہنی والا ہی ذکھی کا مری قاصد فی جب مجکو دیا خط یار کا لاکھ چمن میں اوس مسی ماسین لب کی مینا کرتا کسی سی کب کہ ورت کھتی مین جج صاف ^{باطن میں} اسیران قفس کو چین ای صیاد کیا ای
۳۳۱	مری قاتل فی مجکو مار ڈالا نہ چپی چوکن سے شناسائی ہی جیسی شیخ سی سی برہمن سے مین سمجھا بوی گل مابو صبا لائی ہی گلشن سے دہن ملتا جو غنچی سی زبان ملتی جو سوسن سے نگاہ چشم آئینہ ہی سکیان دوست دشمن سے صدائیں مصفیرون کی چلی آتی ہیں گلشن سے

خدا جانی جہان سی حسرتیں کیا لیکیا صدف

صدی نالہ و زاری چلی آتی ہی مدین سے

۳۳۳	داغ ہاتہ آی عشق خوابان سے پہول چن لای ہم گلستان سے
	خاک ہو فی یہ بھی سان عبا جالپٹتا ہوں اوسکی دامن سے

تیری دل جدا نہیں ہوتا	کتنی الفت ہی تیری پکیان کے
زلف جانان کی دیکھنی والی	کیا ڈرین طول شام بھران کے
باغبان مجھسی تو خفا ہی ہے	لگیا کیا تری گلستان کے
لب جانان کو دیکھتی ہی خضر	ہاتھ دھو بیٹھی آنسو ان کے
ہاں حقدار کی ناتوانی ہاں	
کچھ نہ بس چل سکا گریبان کے	
زندگی دور روزہ کب قابل اعتبار ہے	
پیرہن اپنی عمر کا جامہ مستعار ہے	
سیرم کو جائین کیا روزِ شوقی یار ہے	
شاخِ نخل گل ہمیں خجبر ابدار ہے	
دل کو تو مجھسی لیلیا پر رہو دیکھتی ذرا	

	آہم سی جانتی ہو کیا فتنہ زور کا ہے	
		گروئی گھبراہٹ میں دشت میں کوہ سار میں
	تھکاؤ کہیں مت ارجی ایدل بہت ہے	
		بد درگی یہ تاکہ باقی ہوش اب بچ رہا
	آنکھ میں ہیں پھر چڑھی ہوئی نشی کا پھر اوتا ہے	
	نہیں	کارہ رخ نمکا کشتہ ہوں حاجت رونی
	گل جواد کا سے خاک پر شمع سے فرار ہے	
		صفت درختہ حال کا ظاہر و باطن ایک ہی
	سینہ بھی چاک چاک ہی جیب بھی تارتا ہے	
	۲۲۵	کبھی ہاتھوں میں نہدی ہی کہی لہو لہیں سنا ہے
	یہ سب اونکی بہانی ہیں نہ آنا ہی نہ جانا ہے	
	ابھی تو نماز اوسکی مدتوں بھکواؤ تھا ہے	نہ کیوں سلی ای ضعف اسنا تو نگر ہے

وہ رخ پر مکی غازہ دکھتی ہیں آج مٹنے	ہوا روشن کہ اونکو آگ پانی میں لگانا ہے
عجب یہ رہا حسن و عشق صحرا میں نظر آیا	غبار قیس لیلیٰ کی محسوس پرستایا ہے
عزیز احباب یہ سب گو ترک حاکم چھوڑ گئی	مری تابوت کی ہمراہ کیوں سارا زمانا ہے
و فوریل جیل مارا ہر سوزن و زونگار	یہ ساری آئین ہیں جس طرف قاصد انا ہے

سنا حالِ لعلِ صعد رتو وہ بولی حلیوں کے

کہ دیوانہ سا ہی کیا اسکی باتوں کا ٹھکانا ہے

آمد ہماری گھر میں کسی نہ لقا کی ہوا	۳۳۶ یہ شان کردگار یہ قدرت خدا کی ہوا
ہر شعر میں شناسا کس نہی لف رسا کی ہوا	کیونکہ نہ ہو کہ اپنی طبیعت بلا کی ہوا
جو بچتا ہی تیری تخیل کو اسی ستم	بی ساختہ کہتا ہی قدرت خدا کی ہوا
دونوں طرف ہی شکر سکایت کا کیا مقام	عادت مجھی وفا کی اونہیں خو جفا کی ہوا
شاید کہ قافلہ منیٰ وہ یوسف تھا	آواز و بخر اش نہایت درا کی ہوا

ناوان ہی جو تیر کری خوب وزشتین	اچی بری ہین ایک یہ خلقت خدا کی ہی
--------------------------------	-----------------------------------

انجام کیا ہو دیکھی صفدر سندھ

تکلیف است دین ہمیں نہتہا کی

دل خانقہ میں صحبت زاہد سی سنگی	۳۳۰	پیر مغان سی جا کی ملین یہ ترنگی ہی
--------------------------------	-----	------------------------------------

کسکی خیال رخ میں یہ کہا یا ہی داغ		خوشبو ہی اسمین پھول کی لائی کارنگی
-----------------------------------	--	------------------------------------

کوچی میں تم اگر نہیں دیتی جگہ ندو		ملک خدا ہی تنگ نہ یہاں پون لنگی
-----------------------------------	--	---------------------------------

دل دیکھی میں حسینوں سی کرتا نہیں طلب		اس درجہ مانگنی سی بھی عار و تنگی
--------------------------------------	--	----------------------------------

گل فی برنگ غنچہ سمیٹا ہی پیرین		اس درجہ میری پنچہ وحشت سی سنگی
--------------------------------	--	--------------------------------

مازک دلون کو سخت دلون سی ہو ربطا		شیشی کی حق میں موت ملاقات سنگی
----------------------------------	--	--------------------------------

صفدر دعا بھی کرتی ہوئی شرماتی

قانع ہوں مانگنا میری نزدیکی

دل بہار است عشق نرگس مستانہ ہی	۲۳۸	نہیا غرض ساقی سی ہی کیا حاجت پہاچی
ہم رہینگلی استخوان عشق میں ثابت ہم		ہار جانا دل کا ننگ بہت مروانہ ہی
خط مجھی لاکر دیا لیکر بڑی اغماض کی		قاصد محبوب میں بھی ناز معشوقانہ ہی
آمد آمد آج ہی کس شاہدی نوش کی		صوت آنعوش ساقی وادریخا نہ ہی
کچھ عجب سامان سی ہیں وہ زہر ^{نشین} سینہ		خاصدان ہی عطر دان ہی آنہ ہی شانہ ہی
قمریان عاشق ہیں تیری سرو بندہ ہی		بلبلین تجھ پر خدایں گل ترا دیوانہ ہی

جان ہی کن حسرتوں سی ہا صدف رنزی

اور وہاں اتہک وہی اک ناز معشوقانہ ہی

یوسف کی رخ میں نور تھا یا ضیائنتی	۲۳۹	پر تجھ میں حوادا ہی وہ اون میں ادانتی
پہولوں میں تازگی کہ چمن میں فضائنتی		اتنا مگر تھا عیب کہ بوی دفائنتی
مدت ہوئی اثر کا الہی نشان نہیں		کیا قابل متبول ہماری دعائنتی

<p>تربت پہ فاشی کو وہ آئی نہ ہی نصیب یا وہ تپاک یا ہین اب ایسی کہ دین چونکا کہی نہ خواب تغافل سی کوئی بت</p>	<p>اتنی بھی ہلکواؤںسی اسید و فاشی جواہر اتھی آپ کی وہ اتھی شاید شکست شیشہ دل میں صد انتہی</p>
<p>دنیا تھا اذکو دل تو کہیں متجان کی صفہ تر اقصو تھا اونکی خطا تھی</p>	
<p>یہ ولوں جنون کی یہ جوش غم نہونگی ظالم ہماری دل کو پامال شوق کے صحبت ہون کی سمجھو آفاق غنیمت گلزار ابر سبزہ معشوق حبا مینا تصویر تیغ ابرو و ہر گز نہ کہنچ سکی گی اس نمکدی میں ہم کو آئی کہی تہی</p>	<p>۳۴ مٹ جائیگی یہ چرچی جس روز ہم نہونگی آزردہ تجھسی تیری سر کی قسم نہونگی جنت میں یہ نہونگی دوزخ میں ہم نہونگی پھر ساری عمر ایسی سامان ہم نہونگی مانی کی ہاتھ دو نوجب تک قلم نہونگی پر حلقی وقت واقف اہل عدم نہونگی</p>

ہیں کشتہ تغافل راحت ہی ہم کو صفہ	
پہکنی دو صورت مشربہ ارجم نہونگی	
۳۲۱	افت میں لاکھ طبع کی ایذا اوٹھا ہے
سر او سکی آستان سی نہ اصلا اوٹھا	بیاری شراق میں مزما ہی خوش ہے
کیون نہیچ آفتنار سیجا اوٹھا	اسد فی ہمیں دل نازک عطا کیا
کیون مکر تبون کی عنبرہ نہیچ اوٹھا	شرم و حیا نثار ہیں نہیچ نگاہ پر
انہیں نہ مثل زر گش شلا اوٹھا	مدت سی ہم ہیں طالب نظارہ جمال
نہیچ سی نقاب زلف چلیپا اوٹھا	گر جائی جو آپ زمین میں تو خوش ہے
احسان مری بھی نہ کیا اوٹھا	
صفہ رکمال ضعف سی طاقت نہیں ہے	
کیون مکر تبون سی اب دل شیدا اوٹھا	
	۳۲۲
	نہیں ملا ہے وہ حسن جسکا فروغ ہر شام ہر محل

خدا کی قدرت میں دونوں عارض جو یہی خوشید وہ

اوس کا کوچہ ہی باغ جنت اوس کا دھج کا عالم

دماغ کیونکر نہ عرش پر چوس آسانی پر اپنا سر

روان کیا ہی مگر یہ ڈر ہی کہیں نہ رستی میں کوئی کوئی

نہ میرا نام نہ ہی وحی باری نہ طائر نہ در نام نہ

خدا فی اوس کو کیا ہی تھا نہیں مانی میں کوئی ٹہنی

شبیہ کیسچی لگا کیا مصور نہ وہ دہن ہی نہ وہ کمر

جو خبر روزیت بہان تھی وہ سوی ملک مہ

ہی دونوں عالم کا ایک عالم جو کچہ او ہر ہا دہی

عجیب است ہی سور ہی ہیں ملی ہوئی کشت گان

کسی کی گردن کا بازو کا بازو کا بازو کا بازو

نظر میں حور جنان ہی صفدر پری کو گھڑی تھی

تصور اپنا کمان کمان ہی خیال اپنا کہ ہر کہہ

مری رونی کی اب کوئی حد نہیں ہے ۳۴۲ کہ آنکھوں پر اوس شوخ کی آستین ہے

جو مضمون ہی تصویر سے کم نہیں ہے مرا خاتمہ کر نقاش چین ہے

غرض بتکدی سی نہ کبھی سی مطلب ترا آستان ہی ہماری حبس ہے

کھی کوئی جا کر یہ اوس بخیر سے کہ مل جا و اگر دم واپس ہے

ہی استدرسی صاف انکا زحما زبان پر ہی ہاں دلمیں اونکی نہیں ہے

نہیں دیتی جنت تو دودخ کو بھیجو ہمارا بھی آئندہ کانا کہیں ہے

جد ابرم قاتل سے ہر گز نہیں

بدن ہی یہاں جان صفدر وہاں ہے

بسمل پری ہوئی ہیں جو بسل کی سننے ۳۴۳ اک باغ ہی کھلا ہوا قاتل کی سننے

<p>کعبہ بھی عرش بھی تبرک تمام ہیں آئی بہار پھر بھی جوش جنون ہوا پہو لوگو ای صبا مرا کھنا سلام شو آیا تیرا یا تو جاتی رہی حواس حوریں کہتری ہیں ساغر کوثر لہری</p>		<p>پر کچھ نہیں یہ دونوں مری دل کی سائے پھر اندنوں میں طوق و سلاسل کی سائے پھر روکھا زبان کو عفت اول کی سائے لوٹا گیا یہ متاقلہ منزل کی سائے تلوار کی تلے تری بسمل کی سائے</p>
		<p>صفدر بہار گلشن ہستی ہی بی ثبات کیا کیا نہ پھول مگھے کھل کھل کی سائے</p>
<p>ہستی کا ظلم کوئی دم ہے اس عمر میں کیا تمام ہو حرا یارب وہ ہماری دلوں بلجی اتنا ہی دراز روزِ فرقت</p>	۲۲۵	<p>آیا جو عدم سے پر عدم ہے قصہ ہے طویل رات کم ہے جنت کہ جہان میں الم ہے جستنی کہ شب وصال کم ہے</p>

<p>دنیا کا نہ آخرت کا غم ہی</p> <p>سہرہ کو یہ راہ دوست دم ہی</p>	<p>ای جوش جنون تری بدلت</p> <p>ہستی سی عدم نہیں بہت</p>
	<p>دیکھا ہی بتوں میں اوسکا جلو</p> <p>صفدر بھی بت کدہ حرم ہی</p>
<p>۳۴۶ بیہوش جو شتاق ہیں مرجاتی ہیں کیسے</p> <p>اور وصل کی دن جلد گزرتی ہیں کیسے</p> <p>عاشق کا وہ دل لیکر جاتی ہیں کیسے</p> <p>کشتوں کا لہو دھیسکی ڈرتی ہیں کیسے</p> <p>دامن سی مری مفت گزرتی ہیں کیسے</p> <p>یہ لوگ ادھر اور ادھر جاتی ہیں کیسے</p>	<p>صدی شب فرقتیں گزرتی ہیں کیسے</p> <p>یارب نہیں ہوتی ہیں بدمعاش کی تین</p> <p>اتہار بھی کرتی نہیں دینی کا تو کیا</p> <p>کم سن ہیں ابھی، مکو وہ کیا قتل کریں</p> <p>مڑگان کو یہ حسرت ہی دم اشک نشانی</p> <p>تمنی کسی مارا ہے کہ ہنگامہ ہی پا</p>
<p>شعر لفظی</p>	<p>۳۴۷ پوچھو دل صفدر یہ ہی کیا صد جانکا</p>

تہا می ہوئی ہا تہوں سی جگر جانی ہیں کیسے

پیار سی ایک منظر دیکھنی جانی والے	۴۴۲	نیم بسمل ہیں تری ناز اوٹھانی والے
شمع کا حال نہ نہپسان ہی نہ پروانی کا		خود بھی جلاستی ہیں غریبوں کی جلائی والے
سب کی سستی ہو کسی روز بھاری ہی ہو		ہم بھی کچھ حال دل اپنا ہیں سنانی والے
سامنی اونکی کسی کو نہیں یاری سخن		کیسی چپ بیٹھی ہیں باتوں کی بنانی والے
بانع میں آج ہی کس شک چمن کی آمد		پہول چری کو ہیں بتوں میں چپائی والے
کہ فی حسانی نہیں دنیا کی مذمت سی تھا		کچھ تو سبھی ہوئی تھی اگلی زمانہ والے

فاتحہ پڑھنی کو آترت صفہ پہ کہہی

فتنہ حشر کو شوکر سے جگاتی والے

تخت اکبر نہ اوزنگ سلیمان چاہے	۴۴۱	مٹیہ رہنی کو زمین گوی جانان چاہے
وہل میں احسان آرایش کا سامان چاہے		لپ پرسی جاہیسی مانگی پوٹھان چاہے

<p>بیخبر کب تک رہیگا عاشقان زار کے آج ساقی تھیابی نرم مین جام شہرا زندگی مین پیر مین ہو بعد مرنی کی کھن آدمی حیوان کو الفت سی بنالیتی مین</p>		<p>یسی سچا اپنی بیباکوں کا دربان چاہیے ہاتھ آجای یہ سودا دست گردان چاہیے جو بیان درکار ہی ہیکو وہی وہان چاہیے لطف صحبت ہر جگہ حاصل ہی انسان چاہیے</p>
		<p>ہی انہیں پرخص صرغدر قیامتیں بجا مومنوں کو عفت دال وقت آن چاہیے</p>
<p>ترا وصل ہو خواہش دل بھی ہی تری تیغ دیکھی تو بسمل یہ کولے اوسی دیکر مجھسی کتا ہی دل وہ کہتی ہیں منہ دیکر آئیں نہ جو فرقت مین گردون پہ کھما</p>	۳۲۹	<p>محبت کا الفت کا حاصل بھی ہے گلی سے لگائی کی قابل بھی ہے مین بسمل ہوں جسکا وہ قاتل بھی ہے اگر ہی تو مسیہ امقابل بھی ہے مین سمجھا کہ شمشیر قاتل بھی ہے</p>

ہنازہ صاحبہ سے قبر پہنچا	قضائی کہا پسلی نزل بھی ہے
	کوئی غنچہ دیکھا جو کاشن ہین تو سمجھا کہ شاید مراد ل بھی ہے
۳۵۰ جھاپہ اونکی کمز بند ہی ہی مگر وفا کا خیال بھی ہے	
	ہماری مریسی خوش ہو ی مین گمراہ نہیں کچھ طلال بھی ہے
وہ زخم کھای ہیں تیغِ تم کی کہ دل کا احوال کچھ نہو چسو	
	شہید بھی ہے ذبح بھی ہی قتل بھی ہی حلال بھی ہے
نہوڑ شیشو کو تختہ یون کہ میکہ ی مین جمع میکش	
	کیکا دل ٹوٹا ہی طنالم تجھی کچھ اسکا خیال بھی ہے
نہ عورت کی یہ ادائیں نہ قاف مین یہ پری کی غمزی	
	کہیں تمہارا جواب بھی ہی کوئے تمہارا مال بھی ہے

جو جلوہ رخسار کا دکھایا کلیم کو طور پر عیش آیا

اکرم سے کیا تم کو ملایا جمال بھی ہی جمال بھی

بہار عارض سے چند روز غرور آتا نہیں ہی اچھا

فلک پہ ہمیں تیر کو دیکھا کمال بھی ہی وال بھی

ہزار شہ قمتین داغ کماؤں ہزار اندوہ غم اوٹھائوں

کلام شکوہ زبان پہ لاؤں مری یہ صفہ رجمال بھی

اور کوئی ڈھونڈ ہی جو روح جفا کی واسطے ۳۵۱ کبھی آزاد بند کیو نہ اکی واسطے

ہر طرح کی لوگ ہیں سرکار کی دربار میں
مجھ کہ اکو بھی گکار کیسے دعا کی واسطے

جیف ہی مطلق نہ پاس آشنائی ہو
سب سی بگانی ہو جس آشنائی واسطے

کسطح کبھی کو آئین شیخ تجانی نہ
پاؤں پر گر کر کی دین جیت خدا کی واسطے

زخم سینہ کی نہ سی جرح گھبراہٹ کا
رہنی دی باقی کوئی روزن ہو کی واسطے

ای تو انگریز کی محتاجوں کو زور راہ لی

چاہی کچھ سپیچ بازار خیر کی واسطے

چاہی ہر وقت ای صفہ خیال مصطفیٰ

دل محبت کو زبان پائی ثنا کی واسطے

کسی کی چشم تماشا طلب ہے

تری ماتہ میں آری یار ہے

تکلم ستم ہی تبسم غضب ہے

تری ہر اداہی قضا بھر عا شق

ہمیں تو تصور ترار و شب ہے

قمر کو کہتی ہیں خوشی کیا ہے

ز عیش و طرب ہی نہ رنج و تعب ہے

مجھی بخودی فی کیا سب سی فارغ

یہ فضل خدا ہی یہ تائید ہے

وہ بت طالب وصل ہی عیسیٰ و لیا

یہ رنگی بچہ بادشاہ طلب ہے

اوس آئینہ رخ پہ تل کو تو کچھ

جو آتا ہی میں وہ کہتی ہیں صفہ

ادب سی خموشی ہیں ان مہر ہے

سردی کی ہمسہ عشق سر کی	۳۵۳	کیا بات مری دل و جگر کی
بہتی ہوئی شاخ گل جو دیکھی		یاد آئی پچک کسی کمر کی
یہ خون ہوا وہ خاک جگر		یہ دل کی خبر ہی وہ جگر کی
دو بوسی لیے تو وہ یہ جھپی		چار آنکھ نہ ہمسہ بھر کی
طول شب بھر ہی قیامت		امید نہیں ہمیں سحر کی
کہنچیں گی نہ پاؤںسی کوئی خا		کہا قی ہیں قسم حسنوں کی سحر کی

صفدر بنو خشک باغ لغت

جاری رہی مھر چشم تری

وہ نفرت سی توری چڑھائی گئے	۳۵۴	مگر داغ دل ہم دکھائی گئے
کہیں جنغ سی ہم نہ آئی گئی		مگر نارتیری اوٹھائی گئے
گئی بیری گھر سے مگر اسطرح		سز نقش قدم بھی مٹائی گئے

<p>مدد اسکو کہتی ہیں تقدیر کی بہت باتہ کانون پہ رکھی مگر نہ آئی کبھی شہسی اغیار با</p>		<p>میں روہا کیا وہ سنائی گئے ہم احوال اونکو سنائی گئے او نہیں کچھ لگائی عجبائی گئے</p>
		<p>سنا ہی یہ ہمیں کہ صفدر کی شعر زبانوں سے حوروں کی گائی گئے</p>
<p>عاشقوں سے تمہیں غفلت کبھی ایسی نہ تھی بوئی وہ ناز سی ٹھکرا کی مرہیت کو ابتوسای سی بھی اپنی وہ جھجک جاتا غایتانہ نہیں کچھ سامنی خاطر سب کچھ برق و سیلاب سی بھی بڑھ کی ترپے اتھو صاف کہتی ہونہ میں آونگاسی دینی</p>	۳۵۵	<p>انکی سوتی ہوئی قسمت کبھی ایسی نہ تھی میری غافل تھی غفلت کبھی ایسی نہ تھی تیری دیوانی کو وحشت کبھی ایسی نہ تھی تنکو منہ دیکھی کی الفت کبھی ایسی نہ تھی دل متیاب کی حالت کبھی ایسی نہ تھی خاکساروں سی کہ ورت کبھی ایسی نہ تھی</p>

ابتو جی دیکھی کسی کی نہیں صفدر کو قرا

پیاری کی چاہ کی صورت کہی ایسی تھی

فغان ہی آہ ہی نار ہی بہت درجے ۲۵۶ فراق پار میں حالت عجب ہماری ہے

نئی طرح کی ہی پیدائش دلِ نالان صد ایسی عہد کی بجلی کی بقراری ہے

وہ بت گیا تو گیا کوہِ عنبرم گرا تو گرا ہر ایک حال میں شکرِ خبابا ہے

کیا ہی وصل کی وعدی فی اور بھی ہیں ترقیوں پہ مری دل کی بقراری ہے

جفا کی طہِ زمیں یاد ہی وفا کی عین چلو وہ چال تمہاری ہی یہ ہماری ہے

کلیم کر چکی غش طورِ جل چکا ہو یہ کہ سامنا ہی دہی اور ہماری باری ہے

شبہ بایہ تصویر سی آگئی دل میں

عمل سی شیشی میں صفدر پر ہی تھی

لگا دی ہی جھری ساون کی اپنی اسجائی ۲۵۷ لگا دی ہی چمک بجلی کی دل کی بقراری ہے

چمن میں دھوم ہی گنگشت گلشن کو وہ نیکی	خبر دی ہی تیس کو قاصد باد بہاری
عجب شان خدا ہی اوس بت کافر کو کچھ آیا	کیا تپسہ کا دل پانی ہماری آہ و زاری
ہماری آبرو کیا ہو سینو کی نگاہوں میں	ملایا خاک میں ہم کو ہمارے خاکسار نے
ٹپ کر جان ہی کس آرزو سی پانی قاتل پر	کیا کیا خاتمہ باخبر میرا بقیہ رہا ہے
خوشاقتدیراوسنی اشک لپ لپ چنی اپنی دہری	ہمیں کیا آبرو بخشی ہماری اشکباری
وہ آئی ہی گئی بھی اور نہ کچھ کہنی دیا صفد	
وہ فوراً شکباری فی کمال سجتی رہی	
وہ میری پسلی گھر سدا رہی ادھر کی دنیا او دہر ہوئی ہے	
قیامت آئی ہی یا الہی یہ آج کیسے سحر ہوئی ہے	
مریض الفت کی روح تن سی روانہ پھپھلی پھر ہوئی ہے	
تمام آفاق میں ہنسی شہرہ تمہیں بھی اسکی خبر ہوئی ہے	

تجہ ہی معلوم نہ کیا کہ عاشقی میں کیسی لذت

یہ پوچھ مجھ ہی کہ عمر میری اس میں ساری بسر ہوئی ہے

نہیں طبیعت میں اب وہ گرمی نہیں وہ آنکھوں میں طرزِ سو

ہمیں یہ ثابت ہوا مقرر کیسی تکوینِ ندر ہوئی ہے

خدا فی الیہ اجمال روشن کیا ہی اس مہر کو عفت

جو روی تابان سے زلف اُدھائی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہے

کبھی جو در تک میں اونکی پہنچا تو مجھ کو دربان فی دیہ ^{تکین}

بلا تہین کے وہ خسر ورتکو دڑا تو ٹھہر خیر ہوئی ہے

نیا ہی پیری میں یہ تکلف کہ لوگ صحبت سی بہا گئی ہیں

برہنہ شمشیر بن گئی ہم خمیدہ جب سی کمر ہوئی ہے

نصیب دیکھو کہ ایک دن بھی سناج اذکار نہ ہمسی بلا

اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا اور دھر ہو ہی رہی

گذر گئی جب شب جوانی تو یکبار ہا لطف شعر خوانی

زبان ہی بہت اپنی صف در خموش شمع عمر ہوئی

ہو اسی کیسو و رخسار باقی ہے ۳۵۹ اگر یہ گردش لیل و نہار باقی ہے

ہنوز او گئی ہی خاک فرار نمی گس کہ ہم کو حسرت دیدار باقی ہے

ابھی تمام نکر و درجہ ام ای سق کہ بزم بین کوئی امید وار باقی ہے

مزار کو بھی وہ ٹھوکر لگا کی چلتی ہیں مری طرف سی جو دلمین غبار باقی ہے

بتوں کو دیکھ چکی اب سر ہو کبھی میں دز اسی عمر جو پروردگار باقی ہے

عدم کو جانی کی سامان ہو چکی ہیں یہ دیر ہے کہ ترا انتظار باقی ہے

فقط ہماری ہی صورت بدل گئی صفد

وہی زمانہ وہی روزگار باقی ہے

<p>گر گئی اندھیر برپا ہو فانی آپ کی</p> <p>کیا کہوں کیا کچھ مری لعلی نگاہ شوق نے</p> <p>سادہ سادی ہو ٹھیکوں میں صاف کمدو جانمن</p> <p>آمد فصل خندان ہی خست فصل بہا</p> <p>یاد ہی کہنا کیسا کہ جہا کرو صلیمن</p> <p>پیش کعبہ محتسب پیہ کلیسا برمن</p>	<p>۳۶۰</p> <p>چار دن کی چاندنی تھی اشنائی آپ کی</p> <p>ہٹ گئی جہوقت سینی سی دولانی آپ کی</p> <p>کسنی ملکہ منہ سی منہ سی چہڑائی آپ کی</p> <p>وصل دیکھا دیکھنی ہی اب جدائی آپ کی</p> <p>ابتو کچھ شکوہ نہیں حسرت برائی آپ کی</p> <p>ای صنم مداح ہی ساری خدائی آپ کی</p>
	<p>رفتہ رفتہ حضرت صفدر کمان ہنسی کلام</p> <p>آسمان پر کل غزل زہرہ فی گائی آپ کی</p>
<p>ستم سہتی ہیں نیم جان کیسی کیسی</p> <p>گل اندام دیکھے جوان کیسے کیسی</p> <p>قفس میں ہنسی غم سناں گلشن</p>	<p>۳۶۱</p> <p>وہ لیتی ہیں روز تھان کیسی کیسی</p> <p>نگاہوں میں ہیں بوستان کیسی کیسی</p> <p>او جہڑی گئی اشیان کیسی کیسی</p>

<p>نیا یا مکان او کا قاصد بچہ آیا مٹی جب سی عشق وہاں و کھرین کبھی اوسنی پھر کر نہ کیا اندکھا</p>	<p>بتائی تھی سمنے شان کیسی کیسی کھلی ہمپر راز نہاں کیسی کیسی ٹپتی رہی نہجبان کیسی کیسی</p>
<p>کسی طرح صفدر کی تیور نہ بدلے کبھی عشق نے امتحان کیسی کیسی</p>	
<p>غضب تو قتل عاشق کی لمبی پٹی تھی منہ دی تھاری حسن پر آرشین بھی جان دین لو ہو ہو کی دل اپنا بھاتا ہی آنکھوں سی نصیب دشمنان بیدست پائی تھی وہ کیا کرتی</p>	<p>۳۴۲ تھاری دستگیری سی زیادہ اڑ چکی منہ دی گھلا سرمہ سی مٹ مٹ گئی پس منہ دی کف پای صنم میں غیر فی شاید ملی منہ دی لیسی جی بھر کی بوسی وصل میں کام آگئی منہ دی</p>
<p>سحر تک وصل میں اونکو بھی سیلی ہی صفد کبھی غازی کبھی سی کبھی سر کبھی منہ دی</p>	

<p>ابھی کس شوق سی ملت اوہ شوق فتنہ کر منہ دی ۳۶۳</p> <p>جو لیجاتی شہید نازی خون جگر منہ دی</p> <p>ہمارا ایک دل طالب بہت کس کو دین</p> <p>ادھر سے ادھر سی ادھر غانہ اوہ منہ دی</p> <p>خوشی اونکو بھی ایسی تھی ی گھر صبح آنکی</p> <p>کٹی شب کنگھی چوٹی میں لگاتی تاسخ منہ دی</p> <p>نہیں منظور یہ قتل کرنا یہ بھی جیل</p> <p>بند ہی ہستی ہی دست یار میں دو منہ دی</p>	
<p>ہمارے خون دل کو پوچھا ہی کون اچھے</p> <p>مگر شوق سی کرتی ہی کبھی اس پر منہ دی</p>	
<p>کھلی زلف شب جلوہ کر ہو گئی ۳۶۴</p> <p>اوٹھی رخی جسم حشر ہو گئی</p> <p>وہ سفاک محشر میں آیا تولید</p> <p>ادھر ہو گئی کچھ اوہ ہو گئی</p> <p>الہی یہ کہو لکھا خط شوق</p> <p>کہ دل کی ترپ نامہ ہو گئی</p> <p>الہی صفائے بی اثر تھی تھی</p> <p>دعا میری کیوں بی اثر ہو گئی</p>	
<p>کھی کوئی صفدر سی سوی بہت</p>	

اوٹھو انکھ کو لو سحر ہو گئی

کچھ اندون یہ عجب دور چرخ پر ہوئی	۳۶۵	امیر ہنسی تری عشق میں فقیہ ہوئی
خدا کی شان کہ ای بت ہیں سیت ^{بیکر}		وگرنہ ہمتو زمانہ کی دستگیر ہوئی
کان کشو نکو تری تیرے کار یہ خوف ہوا		کہ سہم سہم کی چلون میں شہ گری ہوئی
ترجی حسین کا قیامت ہی ایںم قشقتہ		اسی لکھیر پہ ہیں سیکر و فقیہ ہوئی

یہی تو لوگ ہیں دو تین شاعر ای ^{صفدر}

میان اسیر ہوئی ہم ہوئی اسیر ہوئی

امید کمان ہی وہ کبھی شاد کریں گے	۳۶۶	ہم خاک بھی ہونگی تو وہ برباد کریں گے
جنت میں بھی حسرت تری کوچی کی ^{رہیگی}		ہم اور فراموش تری یاد کریں گے
وہ بکس و ناشاد میں دنیا سی چلا ہوں		افسوس مری حال پہ بلا کریں گے
یہ حال تمہارا ہی تو غربت میں پہنچ کر		ای اہل وطن ہم تمہیں کیا یاد کریں گے

	نالون کی سوا شغل قفس میں نہیں جھنڈا ہو جائیگی چپ حنا طر سیاہ کرنگی
	تری گد اگی مشام جان میں طمع کی بو بھی نہیں گھی
	بری ہی لوٹ جہان سی داسی یہ گر دچو بھی نہیں گھی
	جو بعدت کی اگھی ہو نخب و جلدی ذرا ٹھہرو
	ابھی تو نطفہ سے دیکھ لینی کی آرزو بھی نہیں گھی
	مری مقدر فی محب کو کیسی دکھائی دشت جنوں کی نزل
	وہاں میں اسی عقل حبا کی پہنچا جہاں کہ تو بھی نہیں گھی
	نہ اتنا غیر و نکو نہ لگاؤ یہ لوگ صحبت کی کب ہیں قابل
	اگر جسکو کہتی ہیں آدمیت وہ ان میں چو بھی نہیں گھی
	وہ شرمین آنکھ اسکی صفدر حبا ی آئینی سے کیونکر

کہ آری ہاتھ میں ہے لیکن وہ رو برو بھی نہیں آتی

۳۴۸	خدا کا سوز غم پایا تو نگلی دل کہ آری نہوئی ظلم بند و پیر اگر تجھ کو سزا ملے شبِ فرقت معاذ اللہ کتنا طویل کہتی ہے بتوں کی حسن میں اللہ کا جلوہ نظر آیا
جلی شمع حقیقت شعلہ عشق مجاز ہے	تری نخوت بڑی ہی ایبت خدا کی نیاز ہے
سر موکم نہیں تیسری گیسو کی دراز ہے	حقیقی عشق پیدا ہو گیا عشق مجاز ہے

ہمیں اوس ماہ و شمس سی وصل تو حاصل ہوا
مگر دل کا پتا ہی چرخ کی نیز گناہ

۳۴۹	اوس آنکھ میں سرمی کی تحیر نظر آتی چہری پہ تری خط کی تحیر نظر آتی کیون عشق کیا ہمیں اوس فتنہ عالم سے محلِ تحی سینوں کی یا کوئی مرقع تھا
یاست کی قبضی میں شمشیر نظر آتی	یا سورۃ یوسف کی تفسیر نظر آتی
دیکھا تو ہمیں اپنے تقدیر نظر آتی	جو شکلِ لطف آتی تصویرِ لطف آتی

ہر ایک زمین میں ہم سرسبز ہوئی

اقلم سخن اپنی جاگہ نظر آئی

چمن میں عبث جستجو کی سیکی ۲۵۰ نہان حسانہ گل میں بو بھی سیکی

وہی ن کچھ اچھی تھی ای چشم حست نہ دل تھا کسی کا نہ تو بھی سیکی

کسی گل کو بھی نہ بونگھا نہ دیکھا سو تپیری کب آرزو بھی سیکی

کہوں کیا بھی کیسی ملتی تھی لہ نہ بان پر چو شب گنج بھی سیکی

نہ آتا میں بازار محشر میں کیونکر

کہ صدف بھی جستجو بھی کیسکے

گلزنگ ہوا دشت جو پہوٹی مری چکا ۲۵۱ کانٹوں فی بھی پہو لون کی طرح گنگا

فرقت جسی کہتی ہیں وہی شجیت دشمن کو بھی اللہ اس آفتیں بٹا لے

چوڑی عنبریزوں فی نکالا ہی تون اب مہی عنبریزوں کی خیر تو خدا لے

خود ہمیں کیا شیشی کو پتہ کی حوالی

فی سبب خطا کی جو دل اس سب سے کھیا

حیدر کا بھی کیا نام نہ نام ہی صفد

اس نام فی کرتی ہوئی لاکھوں ہی ^{سینا}

سب شکوئی اگلی پھلی فراموش ہو گئے

۲۵۲

پہنچی حضور یار تو خاموش ہو گئی

بارگراں سی آج سبکدوش ہو گئے

شکرت اگر خیر قائل سے مر کھا

بگڑا مزاج رند و مستح نوش ہو گئے

کچھ ہمسی حال حضرت و اعظا نہو چپی

کیسی وہ یاد ہیں کہ نہ فراموش ہو گئے

اقرار کچھ کی بھی کہی ہے اپنے

صفد بڑی فتنی بھی ہو شوق و حور

سب روز محبہ دیکھی روپوش ہو گئے

جان آنکھوں میں ہی اب عشق کی بھلاؤ ^{کی}

۲۵۳

کچھ خبر بھی نہیں اپنی گرفتاروں کی

کھتہ حبلہ ہی نازک تری خسار ^{کی}

پر کیا میل تصور میں بھی ہو سہ جولیا

دشت و دشت کو دیا ہی مری شست مری شست	تو کہ رکھتی ہی مری آبلون فی خارون کی
رحمت حق جوا و نہادی ابھی چھری نقا	ہیکہ دوڑین خوشا کہ کو گنہگار کی
<p>درد دل زخم جگر جبر تبان شکست</p> <p>ہای کچہ حد نہیں صفدر تری آزار کی</p>	
<p>نہ دلو چین کر بھی ہوا ہی یار میں ہی</p> <p>عجب راحت ملی کچہ دین و دنیا کی نہیں</p> <p>عوض حب ایک ل کی لاکہ دل ہون میں</p> <p>یہی راہ و روش اپنی رہی شست کے عالم</p> <p>ہماری ل کو رہا اہل دنیا سہی تنفر سے</p> <p>نہیں پروا ہمارے جو کٹ جائی گئی</p>	<p>۳۴۴</p> <p>تڑپ کر خلد سے پھر کوچہ دلدار میں آئے</p> <p>جنون کی ساسی میں پہنچی بڑی سرکائی</p> <p>تڑپنی کا مڑہ تیرے وقت دلدار میں آئے</p> <p>بیابان میں کہی پہنچے کہی گلزار میں آئے</p> <p>یہ وہ یوسف تھیں خلوت سے جو بازار میں آئے</p> <p>تھکی بازو نہ قاتل کا نہ بل تلوار میں آئے</p>
دم آخر وہ پونچھی انک صفدر اپنی دہن	

الہی جسم آتا تو مسزاج یارین ہے

خوشی جو شام سی یاد بخ حسین ہے	۲۵۵	ضیاءِ سمر کی سحر تک مری حسین ہے
وہ میری قتل کو اودھنی تو دوست دشمن ہے		پنچو چو بھٹ جو ہاں ہاں نہیں نہیں ہے
تری مریض کو صحت کہاں طلبیہ ہے		نظر تلاشِ مسیح فلک نشین ہے
عجب سائی شمت ہی ای حنائی ہے		چمن جو چوٹ گچھا دست نازین ہے
پس فنا بھی نہ کمنجت کو تہ ار آیا		ترپ وہی ال بتیاب کی زمین ہے
خدا کی واسطی اتو نیچھے انکا		اک رات وصل کی تھوڑی نہیں ہے

ہزار طرح سی چپہ اوصال میں صفدر

مگر جیاسی حیا چشم شرمگین ہے

سلام

بنی کی دل میں بی حب علی گھر نہیں سکتا

زمانی میں کوئی حب در کا ہر نہیں سکتا

فضیلت میں علی کی تختہ چہ کوئی قیامت

علی ممتاز ہیں بی شبہ گلزار پیر میں

کر کئی یسہ ق کوئی ربہ شیر و شیریں

کما حضرت فی فوج شام سی ہم کیا کدو

سناپ بھی شیر سی اعجاز ظاہر تھا

کما شہ فی ہمارا سر بھی کٹ جاتی کٹ جا

نہ روی شاہ بیتا بانہ اکبر کی بھی لاشی

کیسے حاکم فاسق کو نہنا بھی نہ بچھا

سلامی گھر میں داخل کوئی بی در نہیں سکتا

یکم کر ذرہ غور شید منور ہو نہیں سکتا

کلام اللہ میں دخل مخور ہو نہیں سکتا

شجر سب ہیں مگر کوئی صنوبر نہیں سکتا

دو نیمہ بی پر جبریل گوہر ہو نہیں سکتا

غبار آلودہ روی ماہ انور ہو نہیں سکتا

کسی سی اس طرح قرآن ازبر ہو نہیں سکتا

قدم تسلیم کی جادی سی باہر نہیں سکتا

کسی سی صبر یہ اللہ کہہ ہو نہیں سکتا

ترا محکوم نہ زندہ پیر ہو نہیں سکتا

غم شہ بین گریان دوش پر گریان ملک
رغم انسی مری عصیان کا دفتر ہوین

میرانی پیش حق ہی یہ رتبا حسین کا	روضہ ہی تاج عرش معلہ حسین کا
موسیٰ سی برہ کی کیون نہوڑ حسین کا	نقش پا ہو جب پد فیض حسین کا
ایکسٹ خضر و نوٹ مین پر ہین ^{خوان} _ج	دم بھرتی ہین فلک پہ حسین کا
شہور ہی جہان میں محبوب کردگا	سوجان سی تھا عاشق شیدائین کا
ذرہ انیس کی فیض ہی ہو تاہی تبا	ظل حند ای پاک ہی سایا حسین کا
بہائی بہتھی نہی سب ہو گئی شہ	خشی مین ہی تباہ فیض حسین کا
مقتل مین لاکھ طرح کی صدمی سہرے	راہ رضا سی پاؤں نہ سہرے حسین کا
فوج شفی نیزید کا بھرتی ^{دوم} _{اوو}	نعرہ تھا اہل دین مین ادھر حسین کا
فرزند فاطمہ تھا پیسہ کا جان	رتبہ ستمگر وں فی غبائین کا

قدسی فلک پہ روتی ہیں بہشت میں	ما تم کہاں کہاں نہیں برپا حسین کا
<div data-bbox="611 408 1326 604">صفر نہیں ہی شبہ کچھ او کی بچا میں</div> <div data-bbox="611 604 1326 892">محشر کی دن ہی جسکو وسیلا حسین کا</div>	
<p>مجراتی خاک و خونیں ہی لاشائیں کا</p> <p>بازو ہیں سیوین کی رسن سہی ہوئی</p> <p>وہ بکسی وہ یاس و حسرت و زخم</p> <p>وہ تیغ آبدار و حلقوم نازنین</p> <p>اک دن یہ سی کہ جسم مبارک ہی خاک</p> <p>اک دن وہ تھا کہ اگی گلستانِ خلک</p> <p>اوٹھایہ شور گھوڑیسی عباس گری</p> <p>حیدر پر ہنہ سر ہیں گریبان بی جا</p>	<p>سر پہلی ہن کاٹ کی اعدا حسین کا</p> <p>اونٹوں پہ سر بر ہنہ ہی کنبا حسین کا</p> <p>وہ تشنگی وہ دھوپ میں جلنا حسین کا</p> <p>وہ پانی خش شمر وہ سینا حسین کا</p> <p>کوئی نہیں ہے پوچھنی والا حسین کا</p> <p>روح الامین جو لاتی تھی جہولائین کا</p> <p>مارا گیا منہ رات پہ تھا حسین کا</p> <p>بی بی کی نام روتی ہی زہر حسین کا</p>

صفدر کسی سی کام نہیں کوئی کچھ بھی

سو جان سی ہوں عاشق شیدا ^{حسین کا}

۴ اسی مجھرتی حسین کی کیا بارگاہ ہی

حیران ہوں منہ دکھائی محشر میں کیا ^{نیرید}

اکبر کو دین امام کہ عباس کو ضیا

کس کس خوشی سی کرتی ہیں ^{شاہ} لاپستہ

سیدان میں شادیانی بجاتی ہیں ^{کین} اہل

رورو کی اہلیت یہ کہتی تھی شمر

خنجر کی رگڑنی تیا ہی جلتی شک پر

ظالم ہی جسکی سینہ زخمی یہ تو سوا

اوتھوں پہ سر بہنہ ہیں سب میان ^{سوا}

جسمین گدا کو مرتبہ بادشاہ

خون حسین خون رسالت پناہ

بازو کا ہی یہ زور وہ نور گاہ

میدان قتل غازیوں کو عید گاہ

انکی زبان پہ اشدان لالہ

خوف خدا بھی کچھ تجھی ای رو سیاہ

ای حبیب رسول کی یہ بوسہ گاہ

یہ شہسوار دوش رسالت پناہ

نوک سنان یہ منہ ق شہ پناہ

سجاد ملک شام کو جاتی ہیں سطح	تن پر نہ پیر ہن ہی نہ سر پر کلاہ
بازورسن میں پاؤں میں ٹکڑی گلہ طوق	بیمار ہی ضعیف ہی حالت تباہ ہے
لیکن ہی ہر قدم پہ زنجیر کی صدا	تھا بھی خوشش است کی راہ

صفدر چلو حسین کی روضی پہنڈے	
سب کچھ وہاں ملیگا ٹہری بارگاہ	

ای مجرتی جو بیت ہی اپنی سلام کی	مفتاح ہی وہ روضہ دار اسلام کی
حضرت برای بخشش است ہوئی شہید	واجب ہی سب پہ تعزیر داری امام کی
بزم عزای شاہ کا اندری مزہ	سرمہ ہی چشم حور کا خاک اس مقام کی
ہر بزم غم میں مہدی دلی کا نزل	تیسرے میں ضرور ہی شرکت امام کی
حورین بھی و فی آتی ہیں غلمان بھی	کچھ کم نہیں بہشت سی مجلس امام کی
سترک دیا نہ بیعت فاسق قبول کی	کیا شان ہی حسین علیہ السلام کی

حقا حسین پر ہی شہادت کا خاتمہ
فرمایا شاہ دین فی جاگیر ہوی ^{شہید}
نیز وہ پسر شہید ن کی اونٹنی ^{اہمیت}
کپڑی بدل کی آئین تاشی کو مردون

حق فی بنی پہ جیسی نبوت تمام کی
تصویر آج سٹ گئی خیر الانام کی
غل تھا کہ آج فستج ہوی میر شام کی
ہی عید قتل سبط رسول انام کی

صفدر جو سر پہ حیدر صفدر کا سایہ
دہشت نہیں ہی گرمی روز قیام کی

سلام او سپر بوت میں پا مصروف سے
سر شہادت میں اور باغری حست کم
ستم اعدا کا شہ کی سبکی مشہور ہی اب
ہمایت شاہ کو صدر ہو امر غیبی اکبر کی
بدن مجسود انکھوں میں اندھیرا پس ^{کی} شہ

خبر تھی سجدہ حق میں خیر سی قاتل سے
علاقہ کیا تھا دین دار و ملک و سنجو اور ملک سے
کہیں عالم میں پوشید ہو ای حق بھی باطل سے
جوان بیٹی کا کوئی داغ لوٹھی باکی دل سے
اوٹھائی لاش اکبر صنف حضرت ^{مشکل} سی

<p>لعینون فی ستم کیا کیا بھی سجا دیکس پر اہو جو راہ میں عابد کی چالوں سی پکھنا تھا کہا اہل حرم فی جب یار شام میں پہنچے</p>	<p>بکرتا ہی کوئی بیمار کو طوق و سلاسل کے بیابان تک بھی نالان تہ زبان چارنگ کے کہاں ہیں وہ اوتار کرتی تھی ہمو جو محل سے</p>
<p>اگر شکاکت ہوں حضرت شکاکت ^{صفہ} تو ہو آسان سی آسان جو مشکل ہو مشکل</p>	
<p>مجرئی جنگ کی میدان میں اکر آئی شہ فی منہ مایا مرا فاتحہ دنیا زینب رو کی صفہ انی کہا پھر گئی قسمت کیسی دی صدا حریفی کہ کیوں ای عمر سعدین غل ہوا شام میں ناموس پیر ہی بھی لاشیں شیر پہ ہر رات غزاداری کو</p>	<p>غل ہوا فوج عدو میں کہ پیر آئی سر و پانی جو کہیں تک کو سیر آئی پھر کی شیر نہ بہانی سے اکر آئی ہو کا پیاسا رہی مہمان ج بڑی گہرا آئی جب حرم اونٹوں پہ بی متنع و چادر آئی فاطمہ آئیں سے آئی پیر آئی</p>

یہی صفدر کی تمنای دلی ہی یارب

استان بوسی شیر سیر آئی

رباعی

گلزار میں دیکھا نہ چمن میں دیکھا

خلوت میں اوی نہ آنجسٹن میں دیکھا

اپنی ہی حجاب پر ہن میں دیکھا

دیکھا جو بغور ہمیں اوس یوسف کو

رباعی

دل کو بھی کہی سات گوارا نہوا

فرقت میں کسی سے کسے کسے نہوا

کیا ہو گا کیا جب ہمارا نہوا

اس فتنہ عالم کو عبث لیتی ہو

رباعی

پھر نہ رقت دلدار میں ہر بادریا

دل پہلی تو عیش وصل سی شادریا

اوجڑا بھی یہ کجبت تو آباد رہا

اب رہتی ہیں ہمیں غم و اندوہ و الم

رباعی

دل و یکی نباه چارون مشکل تھا

ان ظلم شعار و نہیں ہر اک و تاق تھا

یہ جو حوصلہ سیرا تھا یہ میرا دل تھا

صدی سی الفت میں گمراہ نہ کی

رباعی

کچھ قدر شباب کی سنجانی افسوس

غفلت میں گزر گئی جوانی افسوس

افسوس بچار زنگانی افسوس

وہ ولولی اب خنران پیری میں کیا

رباعی

اشک شبنم کہ گل کا ہنسنا دیکھو

گلزار حسان کا کیا تماشا دیکھو

دو روز کی ہے بہار کیا کیا دیکھو

شل گل حسن چن نظر میں شب و روز

رباعی

وہ نفیسہ وہ می وہ بزم وہ یار کیا

وہ لطف چمن وہ سیر گلزار کیا

پیری فی تمام کہو دیا حسن شباب

وہ ناز کہان وہ ناز بردار کہان

رباعی

ہم خوب سمجھتی ہیں تمہاری باتیں

و کہلائی کی ہیں فقط یہ ساری باتیں

منظور ہے جلوہ لہن ترانی حیلہ

اللہ ہی تمہاری پیاری پری باتیں

رباعی

جو لوگ گزر گئے اب نہیں یاد کریں

یا الفت خوبان پر نزاو کریں +

ہر دم ہی مجھ میں یاس و حسرت جھنڈ

فرصت اتنی کہان کہ دل شکوہ

رباعی

جو مرتبہ درد و الم جانتی ہیں

دنیا کی بقا کو کا عدم جانتی ہیں

بیدار کو درد کی کہان ہی لذت

جو ذائقہ اس میں ہی وہ ہم جانتی ہیں

رباعی

او س زخی او بھی نفتاب توبہ تو	وہ ہمسی ہون بی حساب توبہ تو
یہ آہ و فغان یہ تیراری ہی عیب	ایدل نکر خطہ اب توبہ تو
رباعی	
عالم کو جهان میں جستجو تیری ہی	ہر ایک کی دل کو آرزو تیری ہی
بتحافی میں ڈھونڈتے ہیں بہت تھکے	کبھی میں تلاش چار سو تیری ہی
رباعی	
گلزارِ مضا میں وہ بکلی غل ہو جا	فردوسی کی روح سنکی علیل ہو جا
وہ طبعِ رسا سی پڑھ کی افسون ہو گیا	محفل میں چراغِ انوری گل ہو جا
رباعی	
اب ہم کو حینولسی وہ الفت نہ ہی	وہ جو دوستم سنی کی طاقت نہ ہی
ہمراہِ جوانی کی گنتی جوش و خروش	وہ دل نہ رہا وہ اب طبیعت نہ ہی

رباعی

تھی خوی تو اضع جو ہمارے نگہ

منظور تھی جسکی پاسداری نگہ

کپڑوں میں ملا عطر تو مٹی کا ملا

زینت میں بھی اپنی خاکساری نگہ

رباعی

روشن ہی تمہاری کج ادائیگی

آئینہ صفت نہیں صفائی مجھے

انجھون سی نہان ہو تو دل سچا

نہ دیکھی کی ہے یہ آشنا کی

رباعی

قدرت تمہیں وصل و ہجر میں حاصل ہی

مجھسی نہ ملو ملو تمہارا دل ہے

محبوب ہوں میں غیب محنت اور مہم

آسان ہی تمہیں سب مجھی سب مشکل ہے

رباعی

افسردہ ہے دل کمال انگلشن ہی

صرصر کی چپلوں میں چال اس گلشن ہی

بے سال ہوا سید وفا	طبل ہوی کیا نہال اس گلشن سی
--------------------	-----------------------------

رباعی

آخر ہوی عمر عشق کرتے کرتے	بیدم ہوی دم بتون کا بھرتی بھرتی
معشوق و ناوارنہ پایا صفدر	حسرت سی یہ حسرت رہی مرتی مرتی

رباعی

دنیا فانی ہے زندگانی فانی	یہ ساز طرب یہ کامرانی فانی
صفدر کہی فانی بھی جو ہمیشی بھی	نکلا کلمہ بھی کہ فانی فانی

قطعات تاینخ طبع

قطعة تاینخ از جناب منشی مظفر علی صاحب اسیرہ ظلال العالی

عجب دیوان کہ سطرین کشان ہیں	مرد و خورشید کی رکتا ہی خطو خط
ہوی تاینخ اسیر اسکی چپا جب	زہی محبوب دل معشوق نور خط

قطعه تاریخ از جناب منشی امیر احمد صاحب

ز پنهان گر و کو پر یان چنین شرارت

ز هی عرائس افکار و شاهان خیال

یه بوی پولون مین معنی نہیں عبارت

امیر شوخ صاحب لکھوچی تاریخ

۹۵ ۱۲ م

قطعه تاریخ از جناب سید محمد اسماعیل حسین صاحب

بوی اہل دل اسکی خوبی سی ما

یہ دیوان فضل حسد اسی چہا جب

اکہ زیب و نایاب نظم جو

منیر اسکی تاریخ مینی پانی

۹۵ ۱۲

تاریخ طبع از میر شمس علی صاحب مصلح سنگ

کہ نہ ہو دینچنین دیکھ پ دیوان

زہی فی مرتبہ صف در علیان

بلاغت جلوہ آرای بیانش

فصاحت ناز بر دار زبانش

ہمہ پائیہ نظم فغانی

اداو حسن الفاظ و معانی

بخط دلکش و آئین زیبا

چو شد مطبوع این دیوان والا

پی تاریخ حشمت گوهری گفت

کلام شاعر شیرین بیان گفت
۱۲۹۵

قطعه تاریخ از امرا و مرزا صاحب نادان تخلص

شاگرد نواب مرزا خان صاحب داغ دیو

کمان است در آب و تاب سخن

زمانی کی ہمیں بھی دیکھے کلام

یہ دیوان ہے آفتاب سخن
۱۲۹۵

کو اسکی تاریخ نادان مگر

خاتمہ الطبع الحمد للہ المتکہ دیوان سدا پافضاحت مسہر

بگارستان الفت باہتمام کار پر دازان مطبع

در ماہ ذی قعدہ سال یکہزار و صد نو

ونچ بھری مثل شاہان عنابو

ظہور نو

۱۹

۱۲۹۵



Allama Iqbal Library



KASHMIR UNIVERSITY

Iqbal Library

Acc. No... 305967

